بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب و تخلیص

معانی الاخبار

اہم ترین مشکل آیات و احادیثِ رسولؐ
اور ان کے معانی، محمدؐ و آلِ محمدؐ کی زبانی

تحقیق: شیخِ اکبر، محدثِ اعظم
حضرت شیخ صدوقؒ
(جناب ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمیؒ)

انتخاب و تلخیص: مفسرِ قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی

www.drhasanrizvi.org

برائے ایصال ثواب

محترم بزرگ جناب سید علی رضا صاحب مرحوم

محترمہ مرحومہ سیدہ ظہیر فاطمہ

محترم سید حسن رضا مرحوم

محترمہ سکینہ خاتون مرحومہ

www.drhasanrizvi.org

بسم الله الرحمن الرحيم

www.drhasanrizvi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب و تلخیص

معانی الاخبار

اہم ترین مشکل آیات واحادیثِ رسولؐ
اوران کے معانی، محمدؐ وآلِ محمدؐ کی زبانی

تحقیق: شیخ اکبر، محدثِ اعظم حضرت شیخ صدوقؒ
(جناب ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمیؒ)

انتخاب و تلخیص: مفسرِ قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی

www.drhasanrizvi.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: معانی الاخبار

ترتیب وتالیف: ڈاکٹر سید محمد حسن رضوی

صفحات: 144

تعداد: 1000

قیمت: 100 روپے

ناشر: اکیڈمی آف قرانک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ

کمپوزنگ: اے کیو ایس گرافکس 0334-3665915

مطبوعہ: النجف پرنٹرز و پبلشرز

ملنے کا پتہ

النجف پرنٹرز و پبلشرز (فائیو اسٹار مارکیٹنگ)

ایف 56 خیابان میر تقی میر رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد، کراچی

فون: 021-6701290 موبائل: 0300-2459632

www.drhasanrizvi.org

سب سے زیادہ سمجھدار کون؟

"تم لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھدار وہ شخص ہے جو ہمارے کلام کے معانی و مطالب کو جان پہچان لے۔ کیونکہ ہماری احادیث کے سمجھنے کی وجہ سے مومن ایمان کے انتہائی بلند درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور ہر آدمی کی قیمت اس کے اسی علم و معرفت کے برابر ہے۔۔۔ تم میں کوئی فقیہ (دین کی گہری سمجھ رکھنے والا) نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے کلام کے مختلف مطالب و معانی اور مختلف زاویوں کی معرفت حاصل نہ کر لے کیونکہ ہمارے کلام کے معانی و مطالب بہت گہرے وسیع اور کئی زاویوں پر مشتمل ہوتے ہیں" (جناب رسولؐ خدا، بروایت امام جعفر صادقؑ)

نوٹ: (اس کتاب میں وہ اہم ترین احادیث رسول آئمہ معصومینؑ جمع کی گئی ہیں جس میں مشکل اور متشابہ آیتوں اور حدیثوں کے معانی و مطالب آئمہ اہلبیتؑ نے بیان فرمائے ہیں۔ اس لیے قرآن و حدیث کی مشکلات کو حل کرنا اس کتاب کا اصل مقصد ہے۔)

اس کتاب کے مؤلف حضرت شیخ صدوقؒ کا تعارف

۳۰۵ھ یعنی غیبت صغریٰ کے زمانے کے مشہور معتبر ترین علماء میں سے ہیں۔ اپنے زمانے کے مرجع تقلید تھے، کامل مجتہد تھے۔ آپ کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مذہب شیعہ کی چار اہم حدیث کی کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی کتابیں بے حد اہم ہیں۔

قول و عمل کے لحاظ سے اس قدر پاک و پاکیزہ کردار کے انسان تھے کہ ساری دنیائے علم ان کو صدوق (بہت زیادہ سچے انسان) کے نام سے پکارتی ہے۔ اسی لیے ایک ہزار سال کے بعد بھی شیخ صدوقؒ کی تحقیقات و تالیف محمدؐ و آل محمدؐ کے علوم کا سرچشمہ ہیں۔

اس کتاب میں کلام معصوم کو کلام معصوم سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان احادیث

www.drhasanrizvi.org

رسول کو جمع کیا گیا ہے جو بہت اہم اور مشکل ہیں۔ جن میں متشابہ آیتوں اور حدیثوں کے معانی ومطالب کو بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح قرآن وحدیث کی مشکلات کو حل کرنا اس کتاب کا اصل مقصد ہے۔ اس کتاب کو سمجھ کر پڑھنے سے انسان دین وایمان کی گہرائیوں تک پہنچ سکتا ہے۔ فقیہ اسی کو کہتے ہیں جو دین کی گہری حقیقتوں کے معانی ومطالب کو سمجھ چکا ہو۔

تفقہ فی الدین یعنی دن کی گہری سمجھ حاصل کرنے کے لیے یہ کتاب بے حد مفید ہے۔

خداوند عالم کی معرفت

خدا کے نام

خدا محتاج نہیں تھا کہ اپنا کوئی نام رکھے مگر اس نے ہماری خاطر اپنے کچھ نام رکھے تا کہ ہم اس کو ان ناموں سے پکاریں اور پہچانیں۔ خدا نے اپنا پہلا نام جو پسند فرمایا وہ ''العلی العظیم'' ہے کیونکہ خدا تمام چیزوں سے بلند اور عظیم ہے۔ اس لیے یہی نام اس کا پہلا نام ہے۔ (حضرت امام علی رضاؑ)

بسم اللہ کا مطلب

''ب'' سے مراد بھاء اللہ یعنی اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کے حاصل کرنے کے لیے خدا سے مدد مانگنا ہے۔ سین سے مراد سناء اللہ یعنی اللہ کی بلندی مراد ہے۔ میم سے مجد اللہ سے اللہ کی عظمت اور بزرگی مراد ہے، نیز میم سے ملک اللہ یعنی اللہ کی بادشاہت اور حکومت بھی مراد ہے کیونکہ اللہ اور پالنے والا مالک ہے۔

مراد وہ ذات ہے جو ساری کائنات عالم کا مالک پالنے والا ہے۔ رحمان کے معنی وہ ذات جو تمام کائنات عالم کے لیے سراسر رحمت ہے اور فائدہ بخش فائدہ ہے۔ اور رحیم کے معنی وہ خدا

www.drhasanrizvi.org

جو مومنین پر خاص طور پر بے حد مہربان ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

اللہ کے معنی

اللہ کے لفظ میں الف سے مراد آلاء یعنی خدا کی نعمتیں ہیں، جو اس نے ہم محمدؐ و آل محمدؑ کی ولایت (حکومت اور محبت) کی وجہ سے عطا فرمائی ہیں۔ اللہ کے نام میں لام سے ہماری ولایت کا لازم کر دینا مراد ہے اور آخر میں حرف ھا سے مراد ھوان یعنی پستی اور رسوائی ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے خدا رسولؐ اور آل محمدؑ کی مخالفت کی۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

بسم اللہ کا حقیقی مطلب

یعنی میں اپنے تمام کاموں میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں کیونکہ کوئی اس کے سوا عبادت (غلامی) کے لائق نہیں ہے۔ وہی سب کی فریاد کو پہنچتا ہے۔ جب کوئی اس سے فریاد کرتا ہے تو وہ اس کو جواب دیتا ہے۔ کیونکہ صرف خدا ہی نجات دینے پر قادر ہے جب کہ کوئی دوسرا نجات دلانے والا نہیں ہے اور خدا وہاں بھی مدد کرنے پر قادر ہے جہاں کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں ہے۔ (حضرت امام حسن عسکریؑ)

اللہ کے ایک ہونے کے معنی

اگر خدا کو ایک کہنے والا خدا کو ایک کہے اور اس کی مراد گنتی والا ایک ہو تو خدا کے لیے اس معنی میں ایک کہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا (جیسا) دوسرا کوئی نہیں ہے، اس لیے خدا گنتی والے ایک میں داخل ہی نہیں ہے اسی لیے خدا نے اس کو جو اس کو تین کا تیسرا کہتے ہیں (قرآن میں) کافر قرار دیا ہے۔

خدا کے لیے اس طرح ایک کہنا کہ وہ لوگوں میں سے ایک ہے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے مراد جنس میں سے ایک نوع ہے۔ کیونکہ اس معنی میں خدا کو ایک کہنا، اس کو دوسروں سے

www.drhasanrizvi.org

تشبیہ دینا ہے، جب کہ ہمارا مالک ہر قسم کی تشبیہات سے بلند و بالا ہے (کیونکہ اس جیسا کوئی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے)

ہاں اگر کہنے والا خدا کو ایسا ایک کہے کہ جس کے مشابہ کوئی نہیں، تو ہمارا پالنے والا مالک ایسا ہی ایک ہے۔ یعنی خدا ایسا (Unique) یکتا ہے کہ نہ تو اس کے وجود کو تقسیم کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کی ذات ہماری عقل میں سما سکتی ہے۔ بس ہمارا مالک ایسا ہے (حضرت علی علیہ السلام)

(اے برتر از قیاس وگماں وخیال ووہم
از ہر چہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم)

(یعنی خدا وہ ہے جو ہمارے وہم گمان و خیال و تصورات سے بلند ہے جو کچھ ہم نے اس کے بارے میں کہا ہے یا سنا ہے پڑھا ہے، وہ ان سب سے بہت بلند ہے، اسی لیے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا کی ذات کے بارے میں جو بھی خیال آئے کہہ دو کہ خدا ایسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ جس کی ذات عقل میں سما جائے وہ خدا نہیں۔)

صمد کے معنی

(۱) صمد اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی کھوکھلا پن یا کمزوری نہ ہو

(۲) صمد ایسے سردار کو کہتے ہیں کہ جس کی طرف ہر کام کے لیے رجوع کیا جائے تا کہ ہر کام بن جائے۔

(۳) صمد اس سردار اور بلندی کو کہتے ہیں جو اپنی انتہا کو پہنچ جائے (جس سے کوئی بلند نہ ہو)

(۴) صمد اس ذات کو کہتے ہیں جو اپنی ذات کی وجہ سے قائم و دائم ہو اور کسی کا محتاج

www.drhasanrizvi.org

نہ ہو۔

(۵) صمد وہ ذات ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کا تصور بھی نہ کیا جاسکے۔

(۶) صمد وہ ہے جس کی اطاعت کی جائے اور جس سے بلند کوئی حکم دینے والا نہ ہو۔

(۷) صمد وہ ہے جس کا کوئی شریک نہ ہو اور جسے عالمین کی حفاظت کسی مشقت، محنت یا پریشانی میں نہ ڈال سکے اور کوئی چیز اس سے ڈھکی چھپی نہ ہو۔ (حضرت امام زین العابدینؑ)

صمد کی صاد بتا رہی ہے کہ خدا صادق الوعد ہے۔ اس نے سچائی کی پیروی کی دعوت دی ہے صمد کا میم اس کے ملک کو بتا رہا ہے۔ یعنی اس کا ملک نہ پہلے کبھی زائل ہوا، اور نہ کبھی زائل ہوتا ہے۔ (اور یہ کہ وہ ہر چیز کا مالک ہے)

اور صمد کا دال، دلیل ہے کہ خدا کا ملک دائم ہے اور

خدا کی ذات کو دوام ہے۔ کیونکہ خدا ہی وہ ہے جس کے ہونے کی وجہ سے ہر چیز کا ہونا ثابت ہوا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود

مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا) اقبال

سبحان اللہ کے معنی

(۱) خدا ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے۔

(۲) خدا جیسی ذات صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(۳) سبحان اللہ کی تفسیر یہ ہے کہ ہم خداوند عالم کی تعظیم کر رہے ہیں۔ اور خدا کو ان تمام صفات سے پاک اور بلند سمجھے جائیں جو مشرک خدا کے لیے کرتے ہیں۔ جب کوئی

www.drhasanrizvi.org

شخص دل سے سمجھ کر سبحان اللہ کہتا ہے تو تمام فرشتے اس کے لیے خدا سے رحمت طلب کرتے ہیں۔(حضرت علیؑ)

(کیونکہ سبحان اللہ دل سے سمجھ کر کہنا خدا کی معرفت کی دلیل ہے)

توحیداور عدل کے معنی

توحید الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے مالک کے متعلق ان تمام باتوں کو رد کر دو جو تم اپنے لیے قرار دیتے ہو۔اور خدا کے عدل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنے خالق کو ان کاموں سے نسبت نہ دو جن کاموں پر خود تمہاری ملامت کی جاتی ہے۔(امام جعفر صادقؑ)

اللہ اکبر کے معنی

اللہ اکبر کے معنی یہ نہیں کہ خدا ہر چیز سے بڑا ہے۔اس لیے کہ کیا کوئی چیز ایسی ہو سکتی ہے جو اللہ سے بڑی ہو؟ اگر تم نے یہ کہا کہ اللہ ہر چیز سے بڑا ہے تو تم نے اللہ کو محدود کر دیا۔اللہ اکبر کا اصل مطلب یہ ہے کہ اللہ اس بات سے پاک و بلند اور اعلیٰ ہے کہ اس کی ذات کی حقیقت کو سمجھایا بیان کیا جائے۔(حضرت امام جعفر صادقؑ)

(یعنی اللہ کی توصیف کرنا ممکن نہیں اور اس کی ذات کا تصور کرنا ممکن نہیں)

هوالاول والآخر

خدا قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔وہ ایسا آخر ہے کہ جسے کبھی زوال نہ ہوگا۔نہ اس کی ابتداء ہے نہ انتہا ہے۔اس پر کوئی چیز اثر نہیں کر سکی۔نہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتا ہے۔اور وہی ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔(حضرت امام جعفر صادقؑ)

”ہر چیز ہلاک ہوگی سوا خدا کے چہرے کے۔“ قرآن

(۱) مطلب یہ ہے کہ ہر چیز فنا ہو جائے گی سوا خدا کی ذات اور خدا کے دین کے

www.drhasanrizvi.org

(۲) خدا کے چہرے سے مراد ہم محمدؐ و آل محمدؐ ہیں (کیونکہ چہرے ہی سے پہچان ہوتی ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ کے ذریعے خدا پہچانا گیا ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

مشکل آیاتِ قرآنی کے معانی و مطالب

خدا کا فرمانا کہ "یقیناً قیامت کے دن ان لوگوں کو خدا سے پردے میں رکھا جائے گا۔" (القرآن سورہ مطففین ۱۵) اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا کہیں پر چھپا ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ خدا کے ثواب اور عطاؤں سے پردہ میں ہوں گے۔ (یعنی محروم ہوں گے) (حضرت امام علی رضاؑ)

خدا کا فرمانا "اور تمہارے پالنے والا مالک کا حکم اور فرشتے صف در صف آجائیں گے۔" (قرآن سورۃ فجر۔۲۲)

بے شک خدا کو آنے جانے سے موصوف نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے بہت بلند ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ تیرے پالنے والے مالک کے حکم پر فرشتے صف در صف آجائیں گے۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا کا فرمانا کہ "وہ خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جب کہ خدا ان کو دھوکہ میں رکھنے والا ہے۔" (سورۃ النساء:۱۴۲)

بے شک خدا نہ ہنسی اڑاتا ہے نہ مذاق کرتا ہے۔ نہ مکاری کرتا ہے نہ دھوکہ دیتا ہے۔ بلکہ خدا ان تمام برے کاموں کی سزا دیتا ہے۔ اللہ ان کاموں سے بلند ہے جو ظالم اس کے لیے کہتے ہیں (امام صادقؑ)

"انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے ان کو بھلا دیا" (قرآن سورۃ توبہ ۶۷)

بے شک خدا نہ بھولتا ہے نہ غلطی کرتا ہے۔ یہ صفات خدا کی مخلوق کی ہیں۔ خدا خود فرماتا ہے

www.drhasanrizvi.org

کہ تمہارا پالنے والا مالک بھولنے والا نہیں (سورۃ مریم ۶۴) خدا کے بھلا دینے کا مطلب ان کو چھوڑ دینا ہے۔ یعنی جس طرح انہوں نے ہماری ملاقات کی تیاری کو چھوڑ دیا تھا اس طرح ہم قیامت کے دن ان کو چھوڑ دیں گے (ان کی طرف کوئی توجہ یا رحمت نہ کریں گے۔) (امام جعفر صادقؑ)

اللہ نور السموات والارض (اللہ زمین وآسمان کا نور ہے۔) (قرآن)

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا مثل نورہ خدا کے نور کی مثال کمشکوۃ چراغ داں جیسی ہے۔ چراغدان سے اصل مراد جناب رسولؐ خدا کا سینہ مبارک ہے اور فیھا مصباح یعنی اس میں چراغ ہے، تو چراغ سے علم اور نبوت کا نور مراد ہے۔ پھر خدا کا فرمانا کہ چراغ شیشہ کی قندیل میں ہے۔ یعنی رسول خدا کا علم منتقل ہوا علی کے قلب میں۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ قندیل ایک چمکتے دمکتے ستارے کی طرح ہے جو مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے کہ جو نہ مشرق والا ہے نہ مغرب والا ہے (سورہ نور آیت: ۳۵) اس سے مراد حضرت علیؑ ہیں جو نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں۔ اور خدا کا فرمانا کہ "قریب ہے کہ اس کا تیل از خود چمک اٹھے چاہے اس کو آگ نے چھوا بھی نہ ہو" اس کا مطلب یہ ہے کہ قریب ہے کہ آل محمدؐ کے کسی بھی عالم کے منہ سے علم ظاہر ہو قبل اس کے کہ ان سے کوئی سوال پوچھا جائے۔ پھر خدا کا فرمانا نور علی نور یعنی نور بالائے نور، اس کا مطلب ہے کہ آل محمدؐ کے سلسلے سے ایک امام کے بعد دوسرا امام (ہدایت دینے کے لیے ہر وقت) موجود ہے۔ (تفسیر از امام جعفر صادقؑ)

خداوند عالم کا فرمانا کہ اے ابلیس تجھے اس کو سجدہ کرنے میں کس چیز نے روکا؟

جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا تھا؟ (القرآن)

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہاتھوں سے مراد کلام عرب میں قوت اور نعمت ہوتی

www.drhasanrizvi.org

ہے۔ جیسا کہ خدا نے خود فرمایا ہے ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کرو جو ہاتھوں والے تھے۔ یعنی قوت والے تھے۔ (سورہ ص آیت ۱۷)

یا خداوند عالم نے فرمایا اور آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھ سے بنایا (ذاریات ۱۷)

(یعنی آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا)

یا فرمایا ایدھیم بروح منہ یعنی ''ہم نے اس کی اپنی روح سے مدد کی'' یعنی ہم نے خود ان کو مضبوط کیا۔ (امام جعفر صادقؑ)

رسولؐ خدا کا فرمانا کہ ''میں قیامت کے دن اللہ کا دامن پکڑے ہوئے ہوں گا اور میرے اہلبیت (ائمہ اہلبیتؑ) میرا دامن پکڑے ہوں گے اور ہمارے شیعہ ائمہ اہلبیتؑ کا دامن پکڑے ہوں گے'' (الحدیث) تو ''دامن سے مراد ہے نور ہے'' (حضرت امام علی رضاؑ)

خداوند عالم کا فرمانا۔ ونفخت فیہ من روحی

''جب میں آدم میں اپنی روح پھونک دوں'' (سورۃ حجر ۲۹) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایک روح کو خدا نے پیدا کیا جو ہوا کی طرح متحرک تھی۔ پھر خدا نے اس روح کی نسبت اپنی طرف دی کیونکہ خدا نے اس روح کو تمام ارواح میں سے چن لیا تھا۔ جس طرح خدا نے تمام گھروں میں سے کعبہ کو چن کر اپنا گھر قرار دیا۔ اس طرح حضرت ابراہیمؑ کو چن کر خلیل یعنی اپنا دوست فرمایا۔ اس طرح اس روح کو بھی خدا نے پیدا کیا دوسری تمام چیزوں کی طرح، پھر اس کی پرورش بھی کی گئی۔۔۔ پھر خدا نے فرمایا جب میں اپنی روح پھونک دوں

تو روح سے اصل مراد خدا کی قدرت ہے (امام جعفر صادقؑ)

یعنی جب میں آدمؑ میں اپنی روح پھونک کر اچھے برے عمل کرنے پر قادر بنا دوں، تب تم

www.drhasanrizvi.org

اس کو سجدہ کرنا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں اللہ کے دو ہاتھ ہوں (یداللہ ہوں) جو اللہ کے بندوں پر رحمت اور مغفرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ اور میں "باب حطہ یعنی کلمہ استغفار ہوں (یعنی میری محبت اور اطاعت کے ذریعہ گناہ معاف ہوتے ہیں) جس نے مجھے پہچان لیا یقیناً اس نے خدا کو پہچان لیا کیونکہ میں خدا کی زمین پر خدا کی حجت (دلیل) ہوں۔ اس کے نبی کا وصی (جانشین) ہوں۔ اس حقیقت کا کوئی انکار نہیں کرتا مگر وہ جو خدا اور رسول کو رد کرنے والا ہے۔ (حضرت علیؑ)

خدا فرماتا ہے کہ یہودی کہتے ہیں کہ یداللہ مغلولۃ

یعنی "خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں" (القرآن سورہ مائدہ:۶۴) امام صادقؑ نے فرمایا کہ "یہودیوں کا مطلب یہ ہے کہ خدا اب اپنے کاموں سے فارغ ہو چکا ہے۔ اب وہ کوئی کام کوئی اضافہ یا کمی نہیں کرسکتا۔ خدا نے ان کی بات کو جھٹلا دیا اور فرمایا اصل میں انہیں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ یعنی خدا کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہے اپنے اختیارات کو استعمال کرسکتا ہے۔ (سورۃ مائدہ:۶۴)

اسی لیے خدا نے فرمایا: یمحو اللہ مایشاء یعنی اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے کیونکہ اصل کتاب خدا ہی کے پاس ہے (سورہ ۳۹)"

خدا کا فرمانا "جب ان لوگوں نے ہمیں غصہ دلا کر جھنجھلا دیا تو ہم نے ان سے بدلے لیا۔ (القرآن) (سورۃ زخرف:۵۵)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا "خدا ہماری طرح جھنجھلاہٹ کا شکار نہیں ہوتا مگر خدا نے اپنی ذات کے لیے اپنے کچھ ایسے نمائندے اولیاء (خاص دوست) پیدا کیے ہیں جو لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے غصہ کرتے ہیں۔ اور جب لوگ خدا کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ راضی ہو

www.drhasanrizvi.org

جاتے ہیں۔ خدا نے انہیں لوگوں غصہ کو اپنا غصہ اور ان کی خوشی کو اپنی رضامندی فرمایا ہے۔

اسی لیے خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا: جس نے میرے ولی (خاص دوست) کی بے عزتی کی وہ یقیناً مجھ سے جنگ کرنے پر اتر آیا۔ قرآن میں خدا نے فرمایا: ''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے یقیناً خدا کی اطاعت کی'' (سورہ نساء: ۸۰)

نیز خدا نے فرمایا'' جو لوگ اے رسول تیری بیعت کرتے ہیں وہ اصل میں خدا کی بیعت کرتے ہیں'' (القرآن سورہ فتح: ۱۰)

(گویا خدا کا غصہ اور خوشی اس کے نمائندوں کا غصہ اور خوشی ہے)

کیونکہ اگر غصہ خدا کی ذات میں داخل ہو سکتا ہے تو خدا میں تبدیلی بھی آسکتی ہے۔ اور اگر تبدیلی آسکتی ہے تو وہ ختم بھی ہو سکتا ہے۔ خدا ان تمام چیزوں سے بلند ہے کیونکہ وہ خود غصے اور جھنجھلاہٹ کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ کسی طرح مغلوب یا محتاج نہیں ہے۔ خدا کی کیفیت بیان کرنا محال ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(اس لیے خدا کے خاص بندوں کا غصہ کرنا ہی خدا کا غصہ کرنا ہے اور خدا کے خاص بندوں کا خوش ہونا ہی خدا کا خوش ہونا ہے)

کیا خدا راضی یا ناراض ہوتا ہے؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا'' خدا سطرح راضی یا ناراض نہیں ہوتا جس طرح مخلوق ہوتی ہے۔ اگر خدا میں خوشی اور غصہ داخل ہو سکتا ہے تو گویا خدا ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتا ہے، جب کہ خدا میں اس طرح کوئی چیز غالب یا داخل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا ذات اور معنی دونوں اعتبار سے یکتا ہے۔ غصہ یا خوشی کا داخل ہونا مخلوق کی صفت ہے۔ یعنی خدا خوش ناخوش ہوتا ہے مگر ہماری طرح نہیں۔ اس پر خوشی یا غصہ غالب نہیں آسکتا کیونکہ خدا بے انتہا

www.drhasanrizvi.org

قادر ہے، بے حد عزت والا اور صاحب اختیار ہے" (امام جعفر صادقؑ)

خدا کا اپنے بندے کو اس کی حالت پر چھوڑ دینے کا مطلب

یہ ہے کہ خدا اس کی نافرمانی میں رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ اس کی نافرمانی کے درمیان حائل نہیں ہوتا۔ یعنی خدا (سخت گناہگار کو) اس کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ اس کی مدد نہیں کرتا۔ اس کو گناہ سے بچنے کی توفیق نہیں دیتا۔ (بوجہ اس کی سرکشی کے) مگر جب بندہ خدا کی اطاعت کرتا ہے تو اس کو موفق کہتے ہیں۔

(یعنی خدا نے اس کو اپنے حکم کی موافقت کی توفیق عطا فرمائی)

اس طرح خدا گناہوں سے رکنے کی بھی توفیق دیتا ہے مگر جب بندہ اپنے اختیار سے پوری طرح گناہ پر اتر آتا ہے تو خدا اس کو گناہوں سے بچنے کی توفیق نہیں دیتا۔ پھر اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ خدا کے بے حد عظیم سزا ہے" (حضرت امام جعفر صادقؑ)

قرآن کے حروف مقطعات کے معنی اور خدا کی بہترین معرفت

الم: کے معنی انا اللہ المجید (میں اللہ بزرگ و برتر ہوں)

المص: کے معنی انا اللہ المقتدر والصادق (میں صاحب اقتدار سچا خدا ہوں)

الر: کے معنی انا اللہ الروف (یعنی میں بے حد مہربان خدا ہوں)

المر: انا اللہ المحی الممیت الرزاق: (میں زندگی موت رزق دینے والا خدا ہوں)

کھیعص: انا الکافی الھادی الولی العالم الصادق الوعد (میں کفایت کرنے والا، ہدایت کرنے والا، سرپرستی کرنے والا، اور عالم اور وعدوں کا سچا خدا ہوں)

طہ: رسولؐ خدا کا نام ہے۔ یعنی: طالب الحق والھادی الیہ (یعنی حق کا طالب اور حق کی جانب ہدایت کرنے والا)

www.drhasanrizvi.org

طس: انا طالب السمیع (یعنی میں طلب کرنے اور سننے والا ہوں)

طسم: انا طالب السمیع المبدی المعید (یعنی میں طلب کرنے والا خوب سننے والا، ناچیز سے خلقت کی ابتداء کرنیوالا، اور سب کو اپنی طرف واپس لوٹانے والا ہوں)

یاسین: رسول خدا کا نام ہے یعنی یاایھا السامع للوحی (اے وحی کے سننے والے)

ص: یہ اس چشمے کا نام ہے جو جنت میں ہے۔ حضورؐ نے معراج کے موقع پر اس سے وضو کیا تھا۔ جبرئیل روزانہ اس میں غوطہ لگاتے ہیں اور ان کے بالوں کے گرنے والے ہر ہر قطرے سے خدا ایک فرشتے کو پیدا کرتا ہے۔

حم: الحمید المجید: (وہ خدا جو قابل تعریف بزرگ ہے)

حمعسق: الحلیم المثیب العالم السمیع القادر: (برداشت کرنے والا، ثواب عطا کرنے والا، عالم، ہر بات سننے والا، قادر مطلق اور بے انتہا قوت والا خدا)

ق: یہ اس پہاڑ کا نام ہے جس نے زمین کو گھیر رکھا ہے۔ اس سے آسمان کی شادابی ہے اور یہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔

ن: جنت کی ایک نہر ہے جو خدا کے حکم سے روشنائی بن گئی۔ پھر خدا نے قلم کو حکم دیا لکھ، تو قلم نے قیامت تک ہر ہونے والی بات کو لکھ دیا۔ وہ روشنائی بھی نور ہے۔ قلم بھی نور ہے۔ لوح وہ تختی ہے جس پر لکھا گیا وہ بھی نور کی پٹی ہے۔

اس کا لکھا جبرئیل رسولوں تک پہنچاتے ہیں۔

خدا کا فرمانا الم ذالک الکتب لاریب فیہ یعنی اے محمدؐ یہ کتاب قرآن تمہارے ہی حروف اور الفاظ پر مشتمل ہے۔ اگر یہ خدا کا کلام نہیں ہے تو اس کی مثال لا کر دکھا دو۔ پھر فرمایا اگر سارے جن انسان جمع ہو جائیں تو بھی وہ قرآن کی مثل نہیں لا سکتے (سورۃ اسریٰ ۸۸)

یہ کتاب متقین کے لیے ہدایت ہے۔ یعنی جو لوگ اپنی تباہی بربادی اور خدا کے عذاب

www.drhasanrizvi.org

سے بچنا چاہتے ہیں وہ اپنے اوپر اپنے نفس کی بری خواہشات کو مسلط ہونے سے خود کو بچاتے ہیں۔ پھر قرآن سے علم حاصل کر کے وہ کام کرتے ہیں جو خدا کو راضی کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے (اس طرح وہ تمام قسم کی تباہیوں سے بچ جاتے ہیں) اور خدا کو راضی کر کے بلند ترین کامیابیاں حاصل کرتے ہیں) (قول رسولؐ، بروایت امام جعفر صادقؑ)

(یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے)

مشکل قرآنی الفاظ کے معانی و مطالب

الرحمٰن علی العرش استویٰ

"یعنی خدائے رحمان عرش پر غالب ہے" یعنی وہ ہر چیز پر اس طرح مکمل غالب اور قریب ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غالب اور قریب نہیں (امام جعفر صادقؑ)

عرش و کرسی

۱۔ عرش ایک معنی میں خدا کی تمام مخلوقات ہے اور کرسی اس کا ظرف ہے

۲۔ عرش سے مراد خدا کا وہ علم ہے جو خدا نے انبیاءؑ اور ائمہؑ کو عطا فرمایا ہے اور کرسی سے مراد خدا کا وہ علم ہے جو خدا نے کسی کو عطا نہیں فرمایا: (حضرت امام جعفر صادقؑ)

لوح و قلم

(۲) دو فرشتے ہیں

خدا کی میزان عدل

انبیاء کرامؑ اور ان کے اوصیاءؑ (ائمہ طاہرینؑ) ہیں (خدا ان لوگوں کے اعمال کے معیار پر

www.drhasanrizvi.org

سب کے اعمال تولے گا اور ان کو ان کا اجر عطا فرمائے گا کیونکہ انبیاءؑ اور ائمہؑ ہی ہمارے لیے نمونہ عمل ہیں) ۔ (دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان)

صراط:

جس نے دنیا میں امام کی معرفت حاصل کرلی اور ان کی ہدایتوں پر عمل کیا، وہ قیامت میں اس صراط (پل) سے گزر جائے گا جو جہنم کے اوپر ہے۔ اگر دنیا میں اس نے صراط یعنی امام کی معرفت حاصل نہ کی اور ان کی تعلیمات پر عمل نہ کیا تو آخرت میں صراط پر اس کے قدم ڈگمگا جائیں گے اور وہ جہنم میں گر جائے گا (گویا صراط سے اصل مراد وہ امام ہے جسے خدا نے نمونۂ عمل اور واجب الاطاعت مقرر فرمایا ہے) (امام جعفر صادقؑ)

نیز امام نے فرمایا اس لیے

''اللہ اور ہمارے درمیان کوئی حجاب (پردہ، رکاوٹ) حائل نہیں ہے (کیونکہ)

ہم ہی اللہ تک پہنچنے کے دروازے ہیں، صراط مستقیم ہیں، خدا کے علم کا خزانہ یا صندوق ہیں، خدا کی وحی کے ترجمان، اس کی توحید کے ارکان، خدا کے رازوں کا مقام ہیں'' (امام زین العابدینؑ)

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ قیامت کے دن تم اور جبریلؑ صراط پر بیٹھے ہو گے۔ کوئی اس کو پار نہ کر سکے گا سوا اس کے جس کے پاس ایک تحریر ہو جس میں تیری ولایت کی تصدیق ہو، جس کی وجہ سے اس کے لیے نجات مکمل ہو۔ (حضرت امام محمد باقرؑ)

صراط الذین انعمت علیھم

ان صاحبان نعمت سے مراد علیؑ کے دوست محب اور پیروی کرنے والے شیعہ ہیں جن کو خدا نے علیؑ کی ولایت کے ذریعہ (ہدایت کی) نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان پر خدا کبھی غصہ نہیں

www.drhasanrizvi.org

ہوا کیونکہ وہ کبھی گمراہ نہ ہوئے (جنابِ رسولِ خدا)

''بے شک مومن محمدؐ وآلِ محمدؐ سے سچی قلبی محبت رکھتا ہے۔ اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ اس طرح خدا کے عذاب سے بچنے کے لیے مضبوط قلعہ یا بچاؤ حاصل کرلیا۔

اب جو شخص اللہ کے ایسے بندوں کے ساتھ نرمی کرے گا۔

تو یہ بہترین عمل ہے جس کی وجہ سے وہ کبھی حق سے خارج نہ ہوگا۔ باطل میں کبھی داخل نہ ہوگا۔ خدا اس کے ہر سانس کو تسبیح قرار دے گا۔ ہمارے دشمنوں کی باتیں سن کر برداشت کرنے پر خدا اس کو اپنے خون میں غوطہ لگانے کے برابر ثواب دے گا۔

خدا قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے بندے تو نے اپنے مومن بھائیوں کا حق ادا کیا اور اپنا حق ان سے نہ مانگا۔ میں سب سے بڑا سخی کرم کرنے والا ہوں۔ اس لیے تیری اس نیکی پر میں تجھے آج اس اعلیٰ ترین (مقام) سچے حقیقی مقام تک پہنچادوں گا جس کا میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا۔ پھر اپنے فضل وکرم سے اور بھی عطا کروں گا۔ اور تو نے جو میرے حق ادا کرنے میں کمی کی ہے اس کا تجھ سے حساب نہ لوں گا۔'' (حضرت امام حسن عسکریؑ)

حب فی اللہ بغض فی اللہ

جنابِ رسولِ خدا نے فرمایا ''اے اللہ کے بندے اللہ سے محبت کر اور اللہ کے لیے دشمنی کر ۔اس کے بغیر ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔''

صحابہ نے پوچھا ہم کیسے جانیں کہ ہمارے محبت اور دشمنی صرف خدا کے لیے ہے؟ رسولِ خدا نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''علی کا دوست خدا کا دوست ہے۔ علی کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ تو علی سے قلبی دوستی رکھ۔ علی کے دشمن سے دشمنی رکھ۔ چاہے وہ تیرا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔'' (جنابِ رسولِ خدا)

www.drhasanrizvi.org

اذان کے الفاظ کے معانی و مطالب

اللہ اکبر یعنی اللہ ہی کے لیے خلق بھی ہے اور امر بھی (وہی خالق و مالک ہے) ساری مخلوقات عالم کو خدا نے ہی پیدا کیا ہے اور سب کو خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ خدا ہمیشہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اسپر زوال نہیں۔ اس کی ذات کو سمجھا نہیں جا سکتا۔ اس لیے خدا کی بڑائی کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ خدا کے سوا تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔

دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اپنی مخلوق کے ماضی حال مستقبل سب کو خوب جانتا ہے۔ (خدا کی بڑائی یہ ہے)

تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے معنی یہ ہیں کہ (خدائی کی بڑائی یہ ہے کہ) خدا جو چاہتا ہے کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ بھی صرف اپنی ذاتی قوت کے ذریعے سے۔ خدا کی قدرت تمام چیزوں پر غالب ہے۔ وہ جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی قوت برداشت اور عزت کی حد کوئی نہیں جان سکتا۔ وہ اس طرح معاف کر دیتا ہے کہ جیسے اس نے گناہگار کو گناہ کرتے دیکھا ہی نہیں تھا۔ اور اس طرح گناہوں کو چھپا دیتا ہے جیسے گناہگار نے گناہ کیا ہی نہیں تھا۔ خدا سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا صرف اپنی اسی برداشت کی وجہ سے (یہ خدا کی بڑائی کی انتہا ہے)

۱۔ نیز یہ کہ خدا اتنا بڑا ہے کہ بغیر کسی عوض یا اپنے فائدے کے ہمیں سب کچھ دیتا ہے۔

۲۔ نیز یہ کہ خدا اتنا بڑا ہے کہ ہم اس کی عظمت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

۳۔ نیز یہ کہ خدا اتنا بڑا ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ کے معنی

ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ خدا کے سوا کوئی

www.drhasanrizvi.org

لائق عبادت یا لائق غلامی نہیں۔ خدا کے سوا کوئی خالق مالک نہیں۔ خدا کے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ کوئی اس کے سوا لائق عبادت نہیں۔

اشھد ان محمد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ خدا کے خاص بندے ہیں۔ رسول ہیں نبی ہیں اور چنے ہوئے خدا کے راز دار ہیں اور تمام انبیاء کرامؑ کے سید و سردار ہیں۔

حی علی الصلوۃ کے معنی لوگو بہترین عمل کی طرف چلے آؤ۔ خدا کی مغفرت کی طرف آؤ۔ خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اگر تم نے خدا سے دل سے دعا کی تو تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ کیونکہ خدا بے حد کریم با اختیار ہے۔

(گناہگار تو ایسے تھے ہم کہ بس توبہ خدا کریم نہ ہوتا تو مر گئے ہوتے)

آؤ کہ خدا نے تم کو اپنے سامنے کھڑے ہونے کی اجازت دی ہے۔ اپنی حاجتیں خدا کے سامنے پیش کرو۔ خدا سے ہم کلام ہو، اس کی طرف اپنی حاجتوں کو بلند کر۔ وحی علی الفلاح کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بقا حاصل کرنے کے لیے آؤ جس کے لیے کبھی فنا نہیں ہے۔ جس کے ساتھ ہلاکت موت یا زوال نہیں ہے۔ ایسی روشنی کی طرف آؤ جس کے ساتھ اندھیرے مصیبتیں نہیں ہیں۔ ایسی خوش قسمتی کی طرف آؤ جس کے ساتھ بد قسمتی نہیں ہے۔ ایسی بے نیازی کی طرف آؤ جس کے ساتھ فقر و فاقہ نہیں ہے۔ ایسی صحت کی طرف آؤ جس کے ساتھ بیماری نہیں ہے۔ جلدی کرو آخرت کی (ابدی دائی) خوشیوں کی جانب بڑھنے کے لیے۔

آخر میں اللہ اکبر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اس سے بلند ہے کہ کوئی خدا کی عظمت بڑائی کی انتہا کو جان سکے۔ کوئی اس عزت کی انتہا کو بھی نہیں جان سکتا جو خدا نے اپنے دوستوں کو دی ہے اور نہ کوئی خدا کے دشمنوں کی سزاؤں کی انتہا کو جان سکتا ہے۔ کوئی خدا کی ان معافیوں کو بھی نہیں جان سکتا جو اس نے اپنے فرماں برداروں کے لیے جمع کر رکھی ہیں۔

www.drhasanrizvi.org

آخری مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی دلیل اور حجت کامل مکمل ہوگئی۔ اب جو خدا کے حکم کو قبول کرے گا اس کے لیے نور ہے، کرامت ہے، حقیقی عزت ہے، خوشی ہے۔ جو خدا کی بڑائی کا انکار کرے گا، تو اللہ کو اس کی ماننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہت جلد سزا پانے والا ہے۔

اقامت میں

قد قامت الصلوۃ کہنے کا مطلب ہے کہ خدا کی زیارت، مناجات دعاؤں، حاجتوں کے پورا ہونے کا اور خدا کی رضامندیاں کمانے کا وقت آپہنچا (خدا سے ملاقات اور گفتگو کرنے کا وقت آپہنچا)

اذان میں حی علی خیر العمل کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے ساتھ ساتھ بہترین عمل ولایت پر ایمان لانا ہے۔ سب سے بہترین عمل فاطمہ اور اولاد فاطمہ کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ گویا حی علی خیر العمل کہہ کر موذن اولاد فاطمہؑ کے ساتھ نیکی کرنے کی بھی دعوت دیتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا، بروایت امام جعفر صادقؑ)

حروف تہجی کے معانی و مطالب

الف — سے مراد آلاء اللہ اللہ کی نعمتیں ہیں

ب — سے مراد بہجۃ اللہ یعنی اللہ کی خوشی اور رضامندی ہے (جو سب سے اعلیٰ چیز ہے)

ت — سے مراد تمام اللہ یعنی دین مکمل ہوگیا قائم آل محمدؐ کے ذریعہ

ث — سے مراد مومنین کا ثواب ہے، جو ان کو ان کے اعمال پر ملے گا (جو اصل نعمت ہے)

ج — سے مراد جمال الٰہی اور جلال الٰہی ہے (خدا کا حسن اور رعب و دبدبہ)

ح — سے مراد خدا کا حلم یعنی گناہوں کو برداشت کرنا ہے (فوری سزا نہ دینا اور معافی

www.drhasanrizvi.org

طلب کرنے پر معاف کر دیتا ہے)

خ سے مراد خمول یعنی نافرمانوں کی ہلاکت ہے۔

د سے مراد اللہ کا دین (اللہ کا بتایا ہوا طریقہ زندگی ہے۔)

ذ سے مراد ذی الجلال خدا کی شان و شوکت ہے۔

ر سے مراد خدا کا روؤف (مہربان) ورحیم ہونا ہے (جو ساری نعمتوں کی جڑ بنیاد ہے)

ز سے مراد قیامت کے زلزلے ہیں۔

س سے مراد سناء اللہ یعنی اللہ کی بلندی اور برتری ہے۔

ش سے مراد ماشاء اللہ یعنی اللہ جو چاہے چاہ سکتا ہے اور کر سکتا ہے۔

ص سے مراد خدا صادق الوعد ہونا ہے (یعنی خدا کا ہر وعدہ سچا ہے)

ض سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں کی ضلالت گمراہی ہے۔

ط سے مراد طوبیٰ خوشی ہے اور یہ جنت کا ایک درخت ہے جو مومنین کے لیے ہے۔

ظ سے مراد ظن المومنین یعنی مومنین کا خدا کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ہے۔

ع سے مراد خدا کا عالم ہونا ہے (ہر چیز کا)

غ سے مراد خدا کا غنی ہونا ہے (ہر چیز سے)

ف سے مراد فرج یعنی خوشی خدا کی عطا سے ملی ہے۔

ق سے مراد قرآن ہے جس کو جمع کرنا اور حفاظت کرنا خدا کا کام ہے۔

ک سے خدا کا کافی ہونا مراد ہے۔

ل سے مراد کافروں کی لغو بے ہودہ باتیں ہیں جو وہ خدا کے لیے بکتے ہیں۔

م سے مراد خدا کا ملک سلطنت یا حکومت ہے۔

ن سے مراد خدا کی نعمتیں ہیں جو مومنین کے لیے ہیں۔

www.drhasanrizvi.org

و سے مراد ویل ہے جو جہنم کا کنواں ہے جو خدا کے نافرمانوں کے لیے ہے۔

ھ سے مراد نافرمانوں کی اہانت ذلت وخواری ہے۔

لام سے مراد لا الہ الا اللہ جو کلمہ اخلاص ہے۔ جو سچے دل سے سمجھ کر اس کو پڑھے گا اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

ی سے مراد ید اللہ، اللہ کا ہاتھ یعنی اللہ کی قدرت جو ساری کائنات عالم پر چھائی ہوئی ہے۔

قرآن انہیں الفاظ پر مشتمل ہے مگر آج تک کوئی قرآن کی مثل نہ لا سکا اور نہ کبھی لا سکے گا چاہے جن اور تمام انسان مل کر ہی کوششیں کیوں نہ کرلیں۔ (جناب رسولؐ خدا)

اہم ناموں کے معانی

''یعقوب اپنے جڑواں بھائی کے بعد پیدا ہوئے اس لیے ان کو یعقوب کہا گیا یعنی عقب میں (بعد میں) پیدا ہونے والا۔

اور اسرا کے معنی قوت، اور ایل کے معنی خدا، یعقوب کا لقب اسرائیل یعنی اللہ کی قوت رکھا گیا (کیونکہ وہ بہت طاقتور تھے) جبرئیلؑ کے معنی بھی اللہ کی قوت اور اللہ کے بندے کے ہیں یوسف کا لفظ آسف سے ہے یعنی غصہ ہونا۔ کیونکہ یوسف کی ولادت پر ان کے بھائی غصہ ہوئے تھے اس لیے ان کا نام یوسف پڑا۔ موسیٰ کیونکہ پانی اور درختوں کے درمیان صندوں میں ملے تھے اور قبطیوں کے زبان میں پانی کو مو اور درخت کو سی کہتے ہیں۔ اس لیے موسیٰ نام ہوا خضر کو خضر اس لیے کہتے ہیں کہ وہ جہاں جاتے ہیں سبزہ اگ آتا ہے۔ خضر کے معنی سبزہ۔ طور سینا یعنی زیتون کے درختوں والا پہاڑ، جو پہاڑ سرسبز ہو اس کو طور سینا یا طور سینین کہتے ہیں۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

جوتے اتار دو کے معنی

خدا کا موسیٰ سے طور پر کہنا کہ فاخلع نعلیک اپنے جوتے اتار دو یعنی اپنے دل سے دونوں خوف نکال دو۔

بیوی کے مرنے کا خوف جن کو موسیٰ وضع حمل کی حالت میں سخت تکلیف میں چھوڑ کر آئے تھے اور دوسرے فرعون کا خوف۔ اور طویٰ اس وادی کا نام تھا جس میں خدا نے موسیٰ سے کلام کیا تھا۔ (حضرت امام محمد باقرؑ)

انبیاء کے ناموں کے معنی

''داؤدؑ اپنی دوا خدا کی محبت سے کرتے تھے۔ ایوبؑ کا لفظ یوب سے نکلا ہے یعنی بلاؤں کے بعد آرام۔ یونس کیونکہ اپنی قوم سے انسیت (محبت) رکھتے تھے اس لیے یونس کہلائے مسیح کا لفظ سیاحت سے ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ سیاحت بہت کرتے تھے۔ سیاحت کے معنی روزہ دار کے بھی ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ اکثر روزے سے رہتے۔ عیسائیوں کو نصاریٰ اس لیے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ناصرہ نامی بستی میں رہتے تھے جو شام میں تھی۔ حواری کے معنی پاک اور خالص کے ہیں کیونکہ وہ لوگ اپنے نفس کو بھی پاک صاف کرتے تھے اور دوسروں کو بھی عیبوں سے دور رہنے کی نصیحتیں کرتے تھے۔ وہ اصل میں دھوبی تھے اور حوار کے معنی سفید ہونے کے ہیں۔ ادیم الارض زمین کی سطح کو کہتے ہیں کیونکہ آدمؑ زمین کی سطح کی مٹی سے بنائے گئے تھے اس لیے آدم نام ہوا۔ حوّاؑ کے معنی ہدایت یافتہ۔ ابراہیمؑ کے معنی غموں میں مبتلا ہو کر خوشی پانے والا'' (حضرت امام جعفر صادقؑ)

جناب رسولؐ خدا کے نام اور ان کی معرفت

''خدا نے اپنے ناموں سے میرا نام نکالا۔ خدا محمود (تعریف کیا گیا) ہے اور میرا نام خدا

www.drhasanrizvi.org

نے محمدؐ رکھا۔ خدا نے میرا نام احید رکھا یعنی توحید کا پیغامبر۔ زبور میں میرا نام ماحی رکھا کیونکہ خدا نے میرے ذریعہ بتوں کے پوجنے کو محو (ختم) کیا۔ قرآن میں میرا نام محمدؐ ہے کیونکہ میں قابل تعریف ہوں۔ قیامت میں میرے سوا کوئی (سب سے پہلے) شفاعت نہ کر سکے گا۔ خدا نے قیامت کے دن میرا نام حاشر رکھا ہے کیونکہ لوگوں کا حشر میرے قدم پر ہوگا۔ میرا نام موقف بھی ہے کیونکہ میں لوگوں کو خدا کے سامنے کھڑا کروں گا۔ میرا نام عاقب بھی ہے کیونکہ میں تمام نبیوںؑ کے بعد آیا ہوں۔ میں مقفی ہوں یعنی تمام انبیاءؑ پر فوقیت رکھتا ہوں۔ قیم یعنی بے عیب اور کامل ہوں۔ خدا نے میری امت کو سورۃ فاتحہ عطا کی جو عرش کا خزانہ ہے۔ خدا نے میری امت کے لیے ساری مٹی کو سجدہ گاہ بنایا۔ خدا نے اپنے ذکر کے ساتھ میرے ذکر کو ملا دیا۔ جو خدا کا ذکر کرے گا، وہ میرا بھی ذکر کرے گا۔ (جناب رسولؐ خدا)

میں محمد یعنی زمین میں قابل تعریف ہوں اور احمد اس لیے ہوں کہ آسمانوں میں بھی قابل تعریف ہوں۔ ابوالقاسم (بانٹنے والا) اس لیے ہوں کہ خدا قیامت کے دن خدا میری محبت اور پیروی کی بنیاد پر جنت جہنم تقسیم کرے گا۔ جو میری نبوت کا حقیقتاً اقرار کرے گا وہ جنت میں ہوگا اور میرا انکاری جہنم کی آگ میں ہوگا۔ میرا نام داعی (بلانے والا) اس لیے ہے کہ میں خدا کی طرف بلاتا ہوں نذیر ڈرانے والا اس لیے ہوں کہ خدا کی نافرمانیوں سے ڈراتا ہوں۔ بشیر اس لیے ہوں کہ خدا کی اطاعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیتا ہوں (جنابِ رسولؐ خدا)

رسول ابوالقاسم اس لیے بھی ہیں کہ حضرت علیؑ جنت جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں اور جناب رسولؐ خدا حضرت علیؑ کے والد کی طرح ہیں۔ (ابوالقاسم کے معنی تقسیم کرنے والے علیؑ کے باپ) (حضرت امام علی رضاؑ)

''خدا نے رسولؐ خدا کو یتیم اس لیے کہا

www.drhasanrizvi.org

کہ اولین و آخر میں کوئی آپ جیسا نہ تھا۔ خدا کا فرمانا کہ کیا تم کو یتیم نہ پایا یعنی ایسا اکیلا نہ پایا جس کی مثل و نظیر کوئی نہ ہو۔ پھر تم کو خدا نے (حضرت ابو طالبؑ کے ذریعہ) پناہ دی۔ تم ضال یعنی گمنام تھے، خدا نے لوگوں کو تمہارا مرتبہ پہنچوا دیا۔ یعنی جب خدا نے تمہاری قوم کو گمراہ پایا تو خدا نے آپ کو پہنچوا کر ان کی ہدایت فرمائی۔ خدا نے خدیجہؑ کے مال کے ذریعہ آپ کو غنی کر دیا۔ پھر خدا نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا: یہاں تک اگر آپ چاہتے تھے تو پتھر کو سونا بنا دیتے تھے، اپنی دعا کے ذریعہ۔ خدا نے رسول کو اس لیے بھی یتیم بنایا کہ ان کو کسی کی اطاعت نہ کرنی پڑے۔" (حضرت بن عباسؓ)

امی کے معنی

یہ نہیں کہ رسول لکھنا، پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ وہی اللہ ہے جس نے امیوں (یعنی مکہ والوں) میں رسول بھیجا جو ان پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہے، ان کو پاک و پاکیزہ کرتا ہے، اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ (القرآن سورۃ جمعہ ۲) رسولؐ خدا بھلا وہ شخص کیسے تعلیم دے سکتا ہے جس کو لکھنا پڑھنا ہی نہ آتا ہو۔ خدا کی قسم جناب رسولؐ خدا ۷۳ زبانیں بول اور لکھ سکتے تھے۔ رسول خدا کو امی صرف اس لیے کہا گیا کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور مکہ کا نام ام القریٰ (یعنی آبادیوں کا مرکز) تھا۔ خدا نے فرمایا لتنذر ام القریٰ و من حولھا یعنی رسولؐ خدا کو ام القریٰ مراد مکہ اور اس کے چاروں طرف رہنے والوں کو ڈرانے سمجھانے کے لیے بھیجا گیا (انعام)" (امام جعفر صادقؑ)

وجہ تخلیق کائنات اور محمدؐ و آل محمد کی معرفت ہے

خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی موسیٰ میں نے کچھ خاص لوگوں کی وجہ سے آدمؑ و حوا کو پیدا کیا ہے۔ جنت و جہنم کو پیدا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ خدا نے فرمایا

www.drhasanrizvi.org

(۱) محمد ہیں جن کا نام میں نے اپنے نام محمود سے نکالا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا مالک مجھے ان کی امت میں قرار دے۔ خدا نے فرمایا تم ان کی امت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ان کو پہچان نہ لو اور ان کے اہلبیت کو نہ پہچان لو۔ جو شخص ان کے حق پہچان لے گا میں اس کے جہل کو علم اور حلم سے اور ان کے اندھیروں کو نور اور روشنی سے بدل دوں گا۔ پھر جب وہ مجھے پکارے گا میں اس کو جواب دوں گا۔ اور اس کو مانگنے سے پہلے عطا کر دوں گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا: میں آدمؑ کے صلب میں تھا جب آدمؑ کو اتارا گیا تھا۔ پھر میں حضرت نوح کے صلب میں تھا جب وہ کشتی میں سوار تھے۔ پھر میں اپنے دادا ابراہیم کے صلب میں تھا جب وہ آگ میں پھینکے گئے تھے۔ غرض میرے دادا پر دادا کبھی گناہ میں آلودہ نہیں ہوئے۔ خدا نے مجھے پاک، پاکیزہ صلبوں اور رحموں کی طرف منتقل فرمایا۔ میرا ذکر خدا نے توراۃ و انجیل میں کیا۔ مجھے آسمانوں میں بلند کیا۔ میری امت کا نام حامدون رکھا (یعنی خدا کی تعریف کرنے والے) خدا کا نام محمود ہے اور میرا نام محمد (جس کی تعریف کی جائے) (جناب رسولؐ خدا)

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کائنات میں کوئی مخلوقِ خدا ہم (محمدؐ و آل محمدؐ سے زیادہ پسند نہیں۔ ہم سے زیادہ عزت والی نہیں۔ خدا نے میرا نام اپنے نام سے نکالا۔ علی کا نام بھی اپنے نام علی الاعلیٰ سے نکالا۔ خدا نے اپنے نام محسن سے حسن و حسین کا نام نکالا۔ فاطمہؑ کا نام اپنے نام فاطر سے نکالا۔

پھر جناب رسولؐ خدا نے فرمایا اے خدا میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میری صلب ان سے ہے جو ان (علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ) سے صلح رکھتے ہیں۔ اور ان سے میری جنگ ہے جو ان سے جنگ کرتے ہیں۔ میری محبت ان کے لیے ہے جو ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور میری دشمنی ان

www.drhasanrizvi.org

سے ہے جو ان سے دشمنی رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ (علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (جناب رسولؐ خدا)

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا: میں اور علیؑ ایک ہی نور سے بنے ہیں۔ ہم عرش خدا کے داہنی طرف آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خدا کی تسبیح میں مشغول تھے۔ جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا تو ہمارا نور ان کے صلب میں رکھا۔ ہمارا نور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اسی سلسلہ نے مجھے عبداللہؑ کے صلب میں رکھا۔ اور علیؑ کو ابو طالبؑ کے صلب میں رکھا۔ خدا نے مجھے نبوت و رسالت عطا کی اور علیؑ کو فصاحت و شجاعت عطا کی۔ اس لیے صاحب عرش محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں۔ اللہ علی الاعلیٰ ہے اور تم علی ہو (جناب رسولؐ خدا حضرت علیؑ سے مخاطب)

ائمہ اہلبیت امت کے امتحان کا ذریعہ

حضرت علیؑ نے فرمایا "یاد رکھو کہ میں تم لوگوں کے لیے امتحان کا ذریعہ ہوں۔ میری محبت کے ذریعے خدا نے مومنین کا امتحان لیا ہے۔ میری دشمنی سے منافق پہچانے جاتے ہیں۔ کیونکہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے اے علیؑ تم سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن۔ تم سے نفرت نہیں کرے گا، مگر منافق۔ میں دنیا و آخرت میں رسولؐ خدا کا علمبردار ہوں۔ رسولؐ خدا میری پیاس بجھائیں گے اور میں اپنے دوستوں پیروی کرنے والوں کی پیاس بجھاؤں گا۔ میرے دوستوں کے لیے کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ میں مومنین کا سرپرست (ولی) ہوں۔ اس لیے میرے دوستوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کاموں سے محبت کریں جن سے خدا محبت کرتا ہے۔ اور میرے دشمنوں کو چاہیے کہ ان چیزوں سے نفرت کریں جو خدا کو پسند ہیں۔ (حضرت علیؑ)

حضرت فاطمہؑ کے نام کے معنی

www.drhasanrizvi.org

خدا نے فاطمہؑ کا نام فاطمہؑ اس لیے رکھا کہ خدا نے ان سب کو جو فاطمہؑ سے محبت رکھتے ہیں جہنم کی آگ سے الگ کر دیا ہے (جناب رسولؐ خدا بروایت ابوھریرہ)

حضرت فاطمہؑ کا لقب زہرا اس لیے رکھا کہ جب آپ عبادت کے لیے محراب میں کھڑی ہوئی ہیں تو آپ کا نور آسمان والوں کے لیے اس طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے ستارے چمکتے ہیں اور اس لیے بھی آپ کا نام زہرا (بے حد چمکدار) رکھا کہ خدا نے حضرت فاطمہؑ کے نور کو اپنی عصمت (پاکیزگی) کے نور سے پیدا فرمایا (امام جعفر صادقؑ)

امام کو امام اس لیے کہتے ہیں

کہ وہ سب کے لیے نمونۂ عمل ہے اور اس کی اطاعت سب پر فرض ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

امام محمد باقرؑ کو باقر اس لیے کہا جاتا ہے

کہ انہوں نے علم کو اس طرح پھاڑا اور پھیلایا جس طرح کہ اس کو پھاڑنا اور پھیلانا چاہیے تھا۔ امام زین العابدینؑ کو سجاد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ دن رات میں ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ امام جعفر صادقؑ کو صادق اس لیے کہا گیا تاکہ وہ امامت کے جھوٹے دعویداروں سے ممتاز ہوں جائیں اور سب کو معلوم ہو جائے کہ سچے حقیقی امام آپ ہیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

امام رضاؑ کو رضا اس لیے کہا گیا

کہ آپ خداوند عالم کے پسندیدہ تھے (رضا کے معنی پسندیدہ) نیز یہ کہ دوست دشمن سب آپ کی امامت پر راضی تھے۔ امام تقی کو تقی اس لیے کہا گیا کہ آپ کا خدا سے ڈرنا اور برائیوں سے بچنا سب سے واضح تھا۔ نیز یہ کہ خدا نے آپ کو مامون کے شر سے بچائے رکھا۔ (حضرت علیؑ)

www.drhasanrizvi.org

امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ کو عسکرین اس لیے کہا گیا۔

آپ عسکر نامی محلے میں رہتے تھے (جو فوجی چھاؤنی تھی) اور قائم آل محمدؐ (امام مہدیؑ) کا لقب اس لیے قائم پڑا کہ آپ لوگوں کے بھلائے جانے کے بعد قیام فرمائیں گے (باطل سے جنگ فرمائیں گے) (حضرت علیؑ)

''من کنت مولیٰ فعلی مولیٰ

جس کا میں حاکم ہوں اس کا علی حاکم ہے'' اس حدیث رسول کا مطلب یہ ہے کہ رسولؐ خدا خبر دے رہے ہیں کہ حضرت علیؑ میرے بعد عالمین کے امام ہیں۔ (امام زین العابدینؑ)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب رسولؐ خدا لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ علیؑ ان کے جانشین اور قائم مقام ہیں (امام محمد باقرؑ)

اس طرح خدا نے فرقہ بندیوں کو ختم کرنے کے لیے اور اللہ کے گروہ کی پہچان کی خاطر حضرت علیؑ کو بطور علم (نشانی) مقرر کیا (یعنی جو علیؑ کو رسول کا جانشین اول مانتا ہے وہ خدا کا گروہ ہے) (حضرت زید ابن علیؑ)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول یہ بتلا رہے ہیں کہ میرے ساتھ کسی کو امامت اور سرداروں یا حکومت کا حق حاصل نہیں ہے مگر علی کو جو ان سب کا ولی (حاکم) ہے جن کا میں حاکم ہوں۔ اور علیؑ کے ساتھ کسی دوسرے کو حکومت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے) (حضرت ابن عباسؓ)

(چرا در معنیٔ من کنت مولیٰ من روی ہر سو
علی مولیٰ بہ آں معنی کہ پیغمبرؐ بود مولیٰ

یعنی تو مولیٰ کے معنی تلاش کرنے میں ہر طرف کیوں بھاگا پھر رہا ہے؟ علیؑ تو اس معنی میں

www.drhasanrizvi.org

مولیٰ ہیں جس معنی میں رسول مولیٰ (حاکم) ہیں کیونکہ رسول نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ علی مولیٰ ہیں بلکہ فرمایا جس کا میں مولیٰ (حاکم) ہوں اس کا علی حاکم ہے۔ نیز یہ کہ یہ بات فرمانے سے پہلے رسول نے سب سے پوچھا تھا کہ کیا میں تم لوگوں سے تمہاری جانوں سے بھی زیادہ ان کا مالک نہیں ہوں؟

اس کے بعد رسولؐ نے فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علی مولیٰ ہیں۔ یعنی جس طرح میں تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ حکم چلانے کا مالک ہوں اسی طرح علیؑ بھی تمہارے اوپر خود تم سے زیادہ حکم چلانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ یعنی علیؑ بھی میری طرح تمہارے حاکم ہیں)

رسولؐ خدا کا یہ فرمانا کہ اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی (الحدیث از صحیح بخاری)

کیونکہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ جانشین اور نمائندہ تھے، اس لیے اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ حضرت علیؑ رسولؐ خدا کے جانشین، خلیفہ اول اور امام ہیں۔ (شیخ صدوق)

رسولؐ خدا کا فرمانا کہ "میں تم میں اپنے بعد دو (۲) بے حد قیمتی بھاری اور وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک خدا کی کتاب اور دوسرے میری عترت اہلبیتؑ۔ جب تک تم ان دونوں سے اپنا تعلق مضبوطی کے ساتھ جوڑے رکھو گے، کبھی ہرگز گمراہ نہ ہوگے، اور یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آجائیں" اس حدیث میں عترت سے مراد علیؑ حسنؑ حسینؑ اور وہ ائمہ معصومینؑ ہیں جو امام حسینؑ کی اولاد میں ہوں گے۔ اور اہلبیتؑ سے مراد بھی ائمہ اہلبیت ہیں (امام جعفر صادقؑ)

امام مبین کے معنی اور امام کی معرفت

www.drhasanrizvi.org

خدا کا فرمانا کہ "ہم نے ہر چیز کا علم روشن امام کے اندر جمع کر دیا ہے" (القرآن سورۃ یاسین آیت ۱۲) جب یہ آیت اتری تو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کھڑے ہو گئے اور فرمایا یا رسولؐ اللہ کیا امام مبین سے مراد انجیل و زبور ہیں؟ رسولؐ خدا نے فرمایا نہیں۔ پھر دونوں نے پوچھا کیا امام مبین سے مراد قرآن ہے؟ رسولؐ خدا نے فرمایا نہیں۔ حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ اسی وقت حضرت علیؑ آ گئے۔ جناب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "یہی وہ امام ہے، جس میں اللہ نے ہر چیز کا علم جمع کر دیا ہے۔" (حضرت امام حسینؑ)

شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں کہ امام کے معنی لوگوں کا پیشوا ہیں۔ امام معمار کے اس دھاگے کو بھی کہتے ہیں جس کی مدد سے وہ دیوار کو بالکل سیدھا رکھتا ہے۔ امام اس سکے کو بھی کہتے ہیں جو نمونہ ہوتا ہے، جس کے مطابق دوسرے سکے بنائے جاتے ہیں۔ یعنی امام کے معنی نمونہ عمل ہیں اس لیے عربی میں امام اس تیر کو بھی کہتے ہیں جس کو سامنے رکھ کر دوسرے تیر بنائے جاتے ہیں۔ (امام جناب رسولؐ خدا کی سیرت کا کامل ترین نمونہ عمل ہوتا ہے۔ (شیخ صدوقؒ)

امام کا مرتبہ

امام کا مرتبہ اس سے بہت بلند ہے کہ لوگ اپنی مرضی سے اس کو مقرر کر سکیں۔ اس لیے کہ خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو امام مقرر کیا تھا کئی امتحان لینے کے بعد۔ جب کہ وہ پہلے سے خلیل کے مرتبہ پر فائز تھے۔ پھر ان کو امامت کا شرف بخشا۔ جب خدا نے حضرت ابراہیم کو امام مقرر کیا تو انہوں نے

کہا "ومن ذریتی" اور میری اولاد سے بھی امام مقرر فرما" تو خدا نے فرمایا "لا ینال عھدی الظالمین" میرا یہ عہدہ ظالم تک نہیں جا سکتا۔ اس طرح خدا نے قیامت تک ہر ظالم گناہگار کی امامت کو باطل قرار دے دیا۔ اس طرح امامت صرف خدا کے چنے ہوئے معصوم پاکیزہ بندوں

www.drhasanrizvi.org

میں قرار پائی۔ اس لیے امامت انبیاء کرام کی وراثت ہے خلافت الٰہی اور خلافت رسولؐ ہے۔ حضرت علیؑ کا منصب اور حسنؑ و حسینؑ کا ورثہ ہے۔ امامت دین کی لگام، مسلمانوں کا نظام، دنیا کی اصلاح، مومنین کی عزت، اور اسلام کی مضبوط جڑ ہے۔ اسلام کی شان و شوکت ہے۔ امام ہی سے نماز روزہ حج زکوۃ جہاد صدقات اور خدا کے حدود اور احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ خطرات سے حفاظت ہوتی ہے۔ اور امام ہی اللہ کی حلال قرار دی ہوئی چیزوں کو حلال اور خدا کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ اللہ کے حدود کو قائم کرتا ہے۔ دینِ خدا کی حفاظت کرتا ہے۔ کامل دلیل کے ساتھ اچھی نصیحت اور حکمت کے ذریعہ اپنے رب کے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ امام چمکتے سورج کی طرح عالم کو روشن کرتا ہے امام کا مقام اتنا بلند ہے کہ جہاں نہ کوئی ہاتھ پہنچ سکتا ہے نہ کسی کی نظر پہنچ سکتی ہے۔

امام وہ میٹھا پانی ہے کہ جو علم و ہدایت کے پیاسوں کو سیراب کرتا ہے۔ ہر برائی سے بچاتا ہے۔ امام بلند مینار پر جلی آگ کی طرح راستہ بتاتا ہے۔ تاپنے والوں کو حرارت بخشتا ہے۔ ہلاکتوں سے بچاتا ہے۔ اس لیے جو امام سے الگ ہوا وہ ہلاک و برباد ہوا۔۔۔ امام امانتدار دوست، شفیق و مہربان باپ، محبت کرنے والا بھائی اور لوگوں کے لیے مصیبتوں میں پناہ دینے والا ہے۔ امام خدا کی حجت (دلیل)، خدا کا اس کی زمین پر خلیفہ (نمائندہ) ہے۔ اللہ کی طرف سے ہدایت دینے والا "ھادی" اور حرام سے بچانے والا ہے۔ گناہوں سے پاک کرنے والا اور تمام علوم کا عالم ہے۔ دین کا نظام، مسلمانوں کی عزت، اور منافقوں کافروں کی تباہی کا سامان ہے۔ امام ایسا گوہر یکتا ہے کہ جس کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی عالم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نہ اس کا کوئی مثل و نظیر ہے۔ ساری فضیلتیں اسی کے ساتھ مخصوص ہیں جو اس کو خدا نے بخشی ہیں۔ اس لیے کوئی امام کو منتخب نہیں کر سکتا۔ امام کی شان کو بیان کرنے میں عقلیں ناکام اور سمجھداریاں عاجز ہیں۔ امام کی منزلت کو جاننے میں عقلمند حیران، آنکھیں چکا

www.drhasanrizvi.org

چونکہ، دانشور پریشان، صاحبان علم لاچار، خطیب مجبور، اور شعرا تھک چکے ہیں۔ صاحبان عقل ہکا بکا اور ادیب عاجز ہو چکے ہیں۔ فصیح بلیغ مقررین گونگے ہو گئے۔ اس لیے امام کے مقام کو کون پہنچ سکتا ہے؟ امام سے کون بے نیاز ہو سکتا ہے؟ امام کا حقیقی مقام عقلیں

سمجھ ہی نہیں سکتیں تو بھلا امام کا انتخاب کیسے کر سکتی ہیں؟ جن لوگوں نے اپنی ناقص عقلوں سے امام کا انتخاب کیا وہ حق سے بہت دور چلے گئے۔ گمراہی کو اپنا لیا۔ پھر شیطان نے ان کے اعمال کو سجا بنا کر ان کو دکھایا، کیونکہ انہوں نے خدا رسولؐ کے انتخاب کو چھوڑ کر اپنے منتخب کردہ لوگوں کی طرف منہ پھیر لیا۔ جب کہ خدا بار بار یہ فرما رہا تھا "تمہارا پالنے والا مالک جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے لوگوں کو انتخاب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے خدا ان کے اس شرک سے پاک اور بلند ہے۔" (سورۃ قصص:۶۸)

نیز خدا نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ کسی مومن مرد یا عورت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ جب خدا اور رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو پھر وہ اپنے معاملات میں خود صاحب اختیار بن جائیں (سورۃ احزاب:۳۶)

خدا نے یہاں تک فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے الٹے سیدھے فیصلے کر رہے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں سے یہ سب کچھ تم پڑھتے ہو؟ (سورۃ قلم)

غرض امام کی معرفت اور اطاعت خدا کا فضل و کرم ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے (سورۃ حدید:۲۱ اجمعہ۴) (حضرت امام جعفر صادقؑ)

امام کی پہچان

(۱) خدا نے اس کو امام مقرر کیا ہو، جس کا ثبوت ہو

(۲) وہ خدا کی نشانی اور حجت ہو جس کو رسول خدا نے اور ان سے پہلے آنے والے

www.drhasanrizvi.org

امام نے مقرر کیا ہو، جس طرح رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو مقرر کیا تھا۔

(۳) جب بھی امام سے کوئی بھی سوال کیا جائے، وہ فوراً اس کا صحیح جواب دے سکے۔

(۴) وہ لوگوں کو کل جو ہونے والا ہے اس کی خبر دیتا ہے

(۵) لوگوں سے ہر زبان میں بات کرتا ہے۔ (حضرت امام محمد باقرؑ)

(۶) امام سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور سب سے زیادہ عقلمند ہوتا ہے

(۷) سب سے زیادہ متقی پاک کردار، حلیم بردبار ہوتا ہے

(۸) سب سے زیادہ بہادر، سخی اور عبادت کرنے والا ہوتا ہے (گویا ہر کمال میں سب سے آگے ہوتا ہے۔

(۹) ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے اور سب سے زیادہ پاک کردار ہوتا ہے۔

(۱۰) جس طرح سامنے دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے دیکھتا ہے۔

(۱۱) جب پیدا ہوتا ہے تو دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر خدا رسول کی گواہی دیتا ہے۔

(۱۲) اس کی آنکھ سوتی ہے مگر اس کا دل (دماغ) نہیں سوتا۔

(۱۳) فرشتے اس سے باتیں کرتے ہیں۔

(۱۴) رسولؐ خدا کی زرہ اس کے جسم پر بالکل ٹھیک آتی ہے

(۱۵) اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے

(۱۶) تمام لوگوں کا حاکم، مگر سب پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہوتا ہے۔

(۱۷) اللہ کے لیے سب سے زیادہ جھکنے والا اور سب سے زیادہ خدا کا مطیع ہوتا ہے۔

(۱۸) اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے

www.drhasanrizvi.org

(۱۹) صاحب ذوالفقار ہوتا ہے

(۲۰) اس کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں تمام شیعوں کے نام اور اس کے تمام دشمنوں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔

(۲۱) نیز اس کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ تمام چیزیں لکھی ہوتی ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے

(۲۲) اس کے پاس جفر اکبر، جفر اصغر، اور دوسرے تمام پوشیدہ علوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت بھی لکھی ہوتی ہے۔

(۲۳) اس کے پاس صحیفۂ فاطمہؑ بھی موجود ہوتا ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)

نوٹ: (تاریخ گواہ ہے کہ یہ تمام صفات سوائے ائمہ اہلبیتؑ کے بارہ (۱۲) افراد کے کسی میں نہیں پائی گئیں، جن کے اول حضرت علیؑ ہیں اور آخری حضرت امام مھدیؑ ہیں۔

امامانِ حقیقت کی مثالیں دوں تو کس سے دوں؟

کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں مثالیں بے مثالوں کی؟

لوگوں کی تین قسمیں ازروئے قرآن، سب سے آگے کون لوگ ہیں؟

۱ ظالم وہ شخص ہے جو صرف اپنی ذات کو خوش رکھنے کے لیے ساری کوششیں کرتا ہے (اور اپنے فائدے کے لیے دوسروں کے حقوق مارتا ہے۔

۲۔ مقتصد (درمیانہ) وہ ہے کہ جو ساری کوششیں اپنے دل خوش کرنے کے لیے کرتا ہے (مگر کسی کا حق نہیں مارتا)

۳۔ سابق بالخیرات یعنی نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جانے والا وہ ہے جو ساری کوششیں اللہ کو خوش کرنے کے لیے کرتا ہے۔ (اپنے دل کو خوش کرنا اس کا اصل مقصد

www.drhasanrizvi.org

نہیں ہوتا بلکہ اپنے پالنے والے مالک کو خوش کرنا اس کی زندگی کا واحد مقصد ہوتا ہے)

دوسری روایت کے مطابق

۱ ظالم وہ ہے جو امام (برحق) کو نہیں پہچانتا

۲ مقتصد (میانہ رو) وہ ہے جو امام برحق کو پہچانتا ہے (اور ان کی عملاً پیروی کرتا ہے)

۳ اور نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جانے والا امام ہوتا ہے۔ وہ جنت عدن میں داخل ہونے والے امام ہیں۔ اور مقتصد یعنی میانہ روی اختیار کرنے والے وہ ہیں جو حدوں سے آگے نہیں بڑھتے بلکہ دوسروں کا حق مارنے سے خود کو روکتے ہیں۔ (حضرت امام محمد باقرؑ)

اہلبیتؑ میں کون داخل ہے؟ کون نہیں؟

حضرت نوحؑ کا بیٹا ان کا اصلی بیٹا تھا۔ مگر جب اس نے خدا کے حکم کو نہ مانا (اور نوحؑ کے کہنے پر حضرت نوحؑ کی کشتی پر نہ بیٹھا) تو خداوند عالم نے اس کے حضرت نوحؑ کے بیٹے ہونے کی نفی کردی۔ اس لیے اب جو بھی ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) میں سے ہو (یعنی اولاد رسولؐ ہو یا ہمارے شیعہ ہونے کا دعویدار ہو) اور خدا کی عملاً اطاعت نہ کرے، تو وہ ہم سے نہیں ہے۔ (یعنی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے) اور جو اولاد فاطمہؑ سے نہ ہو، مگر خدا کی عملاً اطاعت کرے تو وہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہے (یعنی ہمارا ساتھی ہے) (حضرت امام علی رضاؑ)

اور جناب رسولؐ خدا کا یہ فرمانا کہ خدا نے اولاد فاطمہؑ کو جہنم سے آزاد قرار دیا ہے اس سے مراد حضرت فاطمہؑ کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والے حضرت امام حسنؑ امام حسینؑ جناب زینبؑ اور جناب ام کلثومؑ ہیں (حضرت امام جعفر صادقؑ)

(یعنی تمام سادات آل فاطمہؑ اس سے مراد نہیں ہیں)

حضرت فاطمہؑ کا مقام

www.drhasanrizvi.org

حضرت مریمؑ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں اور جناب فاطمہؑ اولین و آخرین کی تمام عورتوں کی سردار ہیں (جناب رسولؐ خدا)

امانتوں کا ادا کرنا اس قدر ضروری ہے کہ

اگر کوئی شخص جو میرے باپ حضرت امام حسینؑ کا قاتل ہو، اور وہ وہی اپنی تلوار میرے پاس امانت رکھے جس سے اس نے میرے باپ امام حسینؑ کو شہید کیا تھا، تو بھی میں اس کی وہ تلوار اس کو واپس کر دوں گا۔ (حضرت امام زین العابدینؑ)

خدا کی امانت؟

خدا فرماتا ہے کہ ''ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین کے سامنے پیش کی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ کانپنے لگے۔ مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ یقیناً وہ ظالم جاہل تھا۔'' (القرآن) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: امانت سے اصل مراد خدا کی ولایت (خدا کی نمائندگی خلافت، یا امامت عظمیٰ) ہے اور یہاں انسان سے مراد ابوالشریر۔ یعنی بہت زیادہ شریر اور گناہگار منافق ہے۔ (جنہوں نے خدا رسول کی خلافت کا جھوٹا دعویٰ کیا) (امام جعفر صادقؑ)

امانت سے مراد ولایت (خدا کی طرف سے حکمرانی اور خلافت کا حق) ہے اور جو شخص اس امانت کے اٹھانے کا ناحق دعویٰ کرے، وہ کافر ہے (حضرت امام علی رضا)

خداوند عالم نے چار (۴) چیزوں کو چار چیزوں میں چھپا دیا ہے

۱ خدا نے اپنی رضا مندی کو اپنی اطاعت میں چھپا دیا ہے۔ اس لیے تم لوگ خدا کی اطاعت کے کسی کام کو بھی معمولی نہ سمجھو۔ ہو سکتا ہے کہ خدا تمہارے اسی کام کرنے کہ وجہ سے تم سے راضی ہو جائے۔

www.drhasanrizvi.org

۲۔ خدا نے اپنے غیض وغضب کو اپنی نافرمانی میں چھپا دیا ہے۔اس لیے تم بھی گناہ کو معمولی نہ سمجھو کہ کہیں خدا اسی گناہ کرنے کی وجہ سے تم سے ناراض نہ ہو جائے۔

۳۔ خدا نے اپنی قبولیت کو دعاؤں میں چھپا دیا ہے اس لیے کسی دعا کو معمولی نہ سمجھو، ہو سکتا ہے کہ اسی دعا کی وجہ سے خدا تمہاری (تمام) دعائیں قبول کر لے

۴۔ خدا نے اپنے اولیاء (خاص دوستوں) کو اپنے بندوں میں چھپا دیا ہے۔اس لیے تم کسی انسان کو معمولی حقیر یا ذلیل نہ سمجھو۔ ہو سکتا ہے کہ وہی خدا کا خاص دوست ہو۔(حضرت امام زین العابدینؑ)

درود پڑھنے کے معنی

جو شخص جناب رسولؐ خدا پر درود پڑھتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا سے یہ کہتا ہے کہ میں اپنے اس میثاق (عہد اور وعدے) پر قائم ہوں جو میں نے عالم ارواح میں خدا سے کیا تھا، جب خدا نے ہم سے پوچھا تھا کہ "کیا میں تمہارا پالنے والا مالک نہیں ہوں؟ تو سب نے کہا تھا کہ ہاں بے شک تو ہی ہمارا پالنے والا مالک ہے" (مطابق آیت: ۱۷۲ سورہ اعراف) (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)

کیونکہ خدا ہی نے جناب رسولؐ خدا کو ماننے اور ان سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے اور ان پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ رسولؐ خدا کو مانے بغیر خدا کی اطاعت ہو ہی نہیں سکتی۔اس لیے کہ اطاعت کے لیے خدا کے احکام جاننا ضروری ہیں جو رسولؐ خدا معلوم ہو سکتے ہیں۔

حرمات علامات یعنی تین محترم چیزیں

خدا نے تین چیزوں کو محترم (عزت والا) قرار دیا ہے، جنکی مثل کوئی محترم نہیں ہے۔

www.drhasanrizvi.org

۱۔ خدا کی کتاب قرآن جو سراسر حکمت اور نور ہدایت ہے۔

۲۔ خدا کا گھر کعبہ جس کو خدا نے تمام لوگوں کا کعبہ قرار دیا ہے۔ اگر اس کی طرف منہ نہ کیا تو خدا نماز کو قبول ہی نہیں فرماتا:

۳۔ جناب رسولؐ خدا اور ان کی عترتؑ (اولاد) کیونکہ ان کو مانے بغیر خدا کی اطاعت ہو ہی نہیں سکتی۔ (امام جعفر صادقؑ)

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ "اس امت کے دو نگہبان اور آقا ہیں"

بس خدا لعنت کرے اس پر جو ہم دونوں (محمد و علی) سے فرار اختیار کرے۔ پھر جناب رسولؐ خدا نے مجھ سے کہا کہ تم آمین کہو۔ جب میں نے آمین کہا تو دو اور کہنے والوں کو سنا جو آمین کہہ رہے تھے۔ میں نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ یہ دو کون آمین کہہ رہے ہیں؟ فرمایا یہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ہیں (بروایت حضرت علی از جناب رسولؐ خدا)

ابوتراب کے معنی

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیونکہ حضرت علیؑ زمین کے مالک ہیں اور رسولؐ خدا کے بعد اللہ کی زمین پر خدا کی حجت ہیں اس لیے زمین کا سکون حضرت علیؑ کا محتاج ہے اس لیے رسولؐ خدا نے ان کو ابوتراب (یعنی زمین کا مالک) فرمایا

دوسری وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن جب کفار اور علیؑ کے دشمن علیؑ کے دوستوں (شیعوں) کا ثواب اور بلند مرتبے دیکھیں گے تو سر پیٹ کر کہیں گے "یالیتنی کنت ترابا" کاش میں تراب (مٹی) ہوتا (القرآن) یعنی اے کاش میں بھی ترابی (مراد علی کا شیعہ) ہوتا (بقول حضرت ابن عباسؓ)

آل یاسین کے معنی

www.drhasanrizvi.org

خدا نے فرمایا سلام علی آل یاسین (القرآن)

یعنی آل یاسین پر سلام ہو یعنی سلام ہو محمد (جو یاسین) ہیں

اور آل یاسین یعنی آل محمدؑ پر

۲۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قیامت کے دن سلامتی ان لوگوں کے لیے ہے جو محمدؐ و آل محمدؐ سے دلی محبت رکھتے تھے (بقول حضرت ابن عباسؓ)

یاسین حضرت محمدؐ ہیں اور آل یاسین ہم آل محمدؐ ہیں۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

تم دنوں سے دشمنی نہ کرو

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا تم دنوں سے دشمنی نہ کرو ورنہ وہ بھی تم سے دشمنی کریں گے (الحدیث)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایام یعنی دنوں سے مراد ہم محمدؐ و آل محمدؐ ہیں کیونکہ ہماری وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں (اور دن رات ہو رہے ہیں) اس لیے ہفتہ کا دن رسولؐ خدا کا دن ہے۔ اتوار حضرت علیؑ سے منسوب ہے پیر کا دن امام حسنؑ امام حسینؑ کا ہے۔ منگل کا دن امام زین العابدینؑ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کا ہے۔ اور اربعاء یعنی چوتھا دن مراد یہ چار اماموں سے منسوب ہے۔ امام موسیٰ کاظمؑ، امام علی رضاؑ، امام محمد تقیؑ امام علی نقیؑ، اور جمعرات امام حسن عسکریؑ سے اور جمعہ میرے بیٹے امام مھدیؑ سے منسوب ہے کیونکہ جملہ کے معنی جمع ہوتا ہے۔ جمعہ ہی کے دن حق والے امام مھدیؑ کی مدد کرنے کے لیے جمع ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ غرض دنوں سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ اگر تم دنیا میں ان دشمنی رکھو گے تو یہ آخرت میں تمہارے دشمن ہوں گے (یہ مطلب ہے دنوں سے دشمنی نہ کرنے کا)

(جناب رسولؐ خدا، بروایت امام علی نقیؑ)

www.drhasanrizvi.org

اس درخت کا مطلب جس سے حضرت آدمؑ نے پھل کھایا

جنت کے درخت میں کئی چیزیں اگتی ہیں۔ اس درخت میں گندم بھی تھا انگور بھی تھے۔ جب تمام فرشتوں سے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تو حضرت آدمؑ کو یہ خیال آیا کہ میں سب سے افضل مخلوق ہوں۔ خدا نے حضرت آدمؑ کو حکم دیا کہ سر اٹھاؤ اور عرش کو دیکھو۔ عرش پر لکھا تھا" کوئی خدا نہیں سوا اللہ کے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، علی ابن ابی طالبؑ امیر المومنین ہیں۔ آپ کی بیوی حضرت فاطمہؑ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں، حسنؑ وحسینؑ جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں" یہ پڑھ کر حضرت آدمؑ نے خدا سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ خدا نے فرمایا" یہ تیری اولاد میں سے ہیں۔ یہ تم سے بلکہ میری تمام مخلوقات میں سب سے افضل اور بہترین ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا ہی نہ کرتا۔ جنت جہنم زمین آسمان کسی چیز کو پیدا نہ کرتا۔ تم ان کی طرف حسد (رشک) کی نظر ڈالنے سے بچو۔ اگر نہ بچے تو میں تم کو اپنے پاس سے نکال دوں گا۔"

مگر حضرت آدمؑ نے ان کی منزلت کی تمنا کی۔ اس لیے شیطان ان پر مسلط ہو گیا۔ اسی لیے انہوں نے خدا کے روکنے کے باوجود اس درخت سے کچھ کھا لیا۔ پھر شیطان نے حوا پر تسلط (قابو) حاصل کر لیا کیونکہ انہوں نے حضرت فاطمہؑ کو حسد (رشک) کی نگاہ سے دیکھا تھا۔ اس لیے انہوں نے بھی درخت سے کچھ کھا لیا۔ اس لیے خدا نے ان کو جنت سے یعنی اپنے پاس سے نکال دیا۔ (حضرت امام علی رضاؑ)

وہ کلمات جو آدمؑ نے خدا سے سیکھے

وہ محمدؐ، علیؑ فاطمہؑ، حسنؑ حسینؑ تھے، جب آدمؑ نے ان لوگوں کے حق کا واسطہ دے کر خدا سے توبہ کی تو خدا نے ان کی توبہ قبول فرمائی (حضرت ابن عباسؓ)

www.drhasanrizvi.org

وہ کلمہ جو خدا نے متقیوں پر واجب کیا ہے

خدا نے حضرت محمدؐ سے فرمایا بے شک علیؑ ہدایت کا پرچم ہے۔ میرے دوستوں کا امام (نمونہ عمل) میری اطاعت کرنے والوں کے لیے نور (ہدایت) ہے۔ علی وہ کلمہ ہے جو میں نے متقیوں پر لازمی قرار دیا ہے۔ جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی (حدیث قدسی مروی از جناب رسولؐ خدا)

اللہ نے مجھ سے علیؑ کے سلسلے میں یہ عہد لیا ہے جو خدا نے اس حدیث قدسی میں بیان فرمایا ہے (جناب رسولؐ خدا)

وہ کلمات جن کے ذریعہ خدا نے حضرت ابراہیمؑ کا امتحان لیا

یہ وہی کلمات ہیں جو حضرت آدمؑ نے خدا سے سیکھے تھے۔ یعنی محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ علیہم السلام۔ آدمؑ نے کہا تھا مالک میں ان ناموں کے حق کا واسطہ دے کر دعا کر رہا ہوں کہ میری خطا معاف فرما۔ اس پر خدا نے آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی۔ امام سے پوچھا گیا پھر اتمہن (انہوں نے پورا کیا) اس کا کیا مطلب؟ امام نے فرمایا یعنی حضرت ابراہیمؑ نے بارہ کے بارہ اماموں کو امام مہدیؑ تک نام لے کر نام بنام اپنا امام مانا (یعنی بارہ اماموں کو تسلیم کیا) (حضرت امام جعفر صادقؑ)

پھر امام سے پوچھا گیا کہ خدا نے فرمایا وجعلھا کلمۃً باقیۃً فی عقبہ یعنی انہوں نے اپنی نسل میں ایک کلمہ باقی رکھا (سورۃ زخرف ۴۳۔۲۸)

''کلمہ باقی'' سے مراد ائمہ اہلبیتؑ کے سلسلے کو باقی رکھنا ہے اور مراد اس سے مراد امامت ہے جس کو خدا نے امام حسینؑ کی اولاد میں قیامت تک کے لیے باقی رکھا ہے (تاکہ ہدایتوں کا سلسلہ قیامت تک قائم کر رہے۔

پوچھا گیا کہ خدا نے امامت کو امام حسنؑ کے بجائے امام حسینؑ کی اولاد میں کیوں قرار دیا؟

www.drhasanrizvi.org

امام نے فرمایا بے شک موسیٰ اور ہارونؑ دونوں بھائی تھے مگر خدا نے نبوت کو ہارون کی اولاد میں قرار دیا۔ اس لیے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اللہ سے اس کا سبب پوچھے۔ کیونکہ امامت اللہ کی خلافت (نمائندگی) ہے اور کیونکہ خدا حکمت والا ہے۔ اس لیے اس کے کسی کام پر کیوں کا سوال نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سوال لوگوں سے کیا جاسکتا ہے (کہ وہ محکوم ہیں اور خدا حاکم مطلق ہے) (امام جعفر صادقؑ)

غرض جن کلمات سے خدا نے حضرت ابراہیمؑ کا امتحان لیا تھا ان کا پہلا کلمہ تو بارہ (۱۲) اماموں کو جاننا پہچاننا اور دل سے ماننا تھا۔

۲ دوسرا کلمہ (امتحان) حضرت ابراہیمؑ کا یقین کامل تھا جس کو خداوند عالم نے یوں فرمایا "اور اسطرح ہم نے ابراہیمؑ کو آسمان وزمین کے اپنے اختیارات دکھلائے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہوجائیں" (سورہ انعام:۷۵)

۳۔ تیسرا کلمہ (امتحان) جس میں وہ مکمل کامیاب ہوئے وہ توحید کامل کا عقیدہ تھا۔ یعنی وہ مکمل موحد تھے۔

(براہیمی نظر پیدا بڑی مشکل سے ہوتی ہے ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنالیتی ہے تصویریں)

۴۔ چوتھا کلمہ (بات) ابراہیمؑ کی شجاعت کا امتحان تھا۔ انہوں نے اپنی پوری قوم سے ٹکر لے کر اپنی شجاعت کو ثابت کیا۔ تمام بت توڑ ڈالے۔ ابراہیمؑ نے پوری قوم کو للکار کر کہا یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں تمہارا رب وہی ہے جو زمین وآسمانوں کا پالنے والا مالک ہے اور میں اس بات کا خود گواہ ہوں۔ (القرآن) پھر ابراہیمؑ نے ان کے بتوں کو چور چور کرڈالا۔ (القرآن سورہ انبیاء ۵۲ سے ۵۸) (حضرت امام جعفر صادقؑ)

(ساری قوم سے اکیلے ٹکر لینا یقیناً بڑی بہادری کا امتحان تھا

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے)

www.drhasanrizvi.org

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے) اقبال

۵۔ ابراہیمؑ کا امتحان کا پانچواں کلمہ (پرچہ) ان کا حلم اور برداشت تھا۔ خدا نے فرمایا ابراہیم واقعاً بہت ہی برداشت کرنے والے دردمند اور خدا کی طرف بے حد رجوع کرنے والے تھے (سورہ ھود: ۷۵)

۶۔ گھر والوں اور رشتہ داروں کو خدا کی محبت میں چھوڑ دینا انکا چھٹا امتحان تھا۔

۷۔ ان کی سخاوت ایسی عظیم تھی کہ خدا نے خود اس کا کلمہ پڑھا کہ مہمانوں کو دیکھتے ہی بچھڑا بھون کر لے آئے (جو ان کی کل پونجی تھا) سورۃ ذاریات)

۸۔ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتے اور برائی سے روکتے تھے۔ اپنے مربی چچا سے کہا آپ ایسے (نکمو) کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے؟ نہ یہ (کاٹھ کا الو) کسی کے کام آتا ہے (سورہ مریم)

۹۔ برائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کا امتحان دیا۔ جب ان کے مربی چچا نے ان سے کہا کہ مجھ سے دور ہو جاؤ تو ابراہیمؑ نے فرمایا "سلامتی ہو آپ پر۔ میں عنقریب خدا سے آپ کے لیے معافیاں طلب کروں گا کیونکہ خدا میرے حال پر بہت مہربان ہے" (سورہ مریم)

۱۰۔ ان کا خدا پر اس قدر توکل اور بھروسہ تھا کہ خدا نے خود فرمایا کہ ابراہیمؑ نے کہا جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور پھر میری ہدایت بھی کی ہے۔ وہی مجھے کھانا دیتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو شفا دیتا ہے۔ وہی موت دیتا ہے۔ اور پھر زندہ کرتا ہے مجھے اسی سے امید ہے کہ حساب کے دن میری (تمام) غلطیاں معاف کر دے گا" (شعراء: ۷۸ سے ۸۲)

۱۱۔ حضرت ابراہیمؑ کی حکمت عقلمندی، علم اور نیک عملی جسے خدا نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے دعا کی خدایا مجھے علم و حکمت عطا فرما اور صالحین (یعنی) اچھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا

www.drhasanrizvi.org

دے (سورہ شعراء: ۸۳)

انہوں نے خدا سے دعا کی کہ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین

''میری اولادوں میں میری سچی زبان اور ذکر خیر قرار دے'' (سورہ شعراء)

خدا نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی اولاد میں انبیاء کرام جیسی سچی زبان، اور علی ابن ابی طالب جیسے سچے کھرے انسان کو قرار دیا اور پھر خدا نے فرمایا واجعلنا لھم لسان صدق علیا۔ ہم نے ان کے لیے سچائی کی بلند (علیا) ترین زبان قرار دی

اصل مراد حضرت علیؑ کی سچی شخصیت ہے۔ (سورہ مریم ۵۰)

۱۲۔ جان دینے کا امتحان دیا۔ جب ان کو منجنیق کے اندر بٹھا کر آگ میں پھینکا گیا۔ (اور وہ بالکل نہ گھبرائے)

۱۳۔ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کا امتحان دیا جو خدا کے حکم پر انہوں نے انجام دیا (یہ کمال اطاعت کا سخت ترین امتحان تھا)

(۱۴) بیوی پر القبطی بادشاہ نے قبضہ کرنا چاہا جسے خدا نے بچالیا۔

۱۵۔ زندگی بھر اپنی بیوی سارا کی بداخلاقی پر صبر کرتے رہے

۱۶ بے حد عبادت کے ساتھ ساتھ انکساری اس قدر پیدا کی کہ خدا سے دعا فرمائی کہ مجھے اس دن ذلیل نہ کرنا جب سب قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ (سورہ شعراء: ۸۷)

۱۷۔ تمام برائیوں سے دوری اختیار فرمائی یہاں تک کہ خدا نے فرمایا ''ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے۔ وہ سچے کھرے مسلمان، خدا کے تابعدار، حق پرست، باطل سے الگ رہتے تھے اور مشرکوں میں سے بھی نہ تھے۔'' (سورہ آل عمران: ۶۷)

۱۸۔ خدا کی کامل مکمل خالص اطاعت کی جس کو خدا نے ان کے حوالے سے یوں فرمایا کہ ''میری نماز میری تمام عبادتیں میری تمام زندگی، میری موت (سب کا سب صرف) اللہ کے

www.drhasanrizvi.org

لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا مالک ہے" (سورہ انعام ۱۶۲) ان کی اسی کامل خالص اطاعت خدا کی وجہ سے خدا نے انکی اس دعا کو قبول فرمایا "مالک مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کسطرح زندہ کرے گا؟" (سورہ بقرہ ۲۶۰)

۱۹۔ خدا نے ابراہیمؑ کو خود منتخب کر کے فرمایا اور ہم نے ان کو دنیا میں چنا اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہیں (سورۃ بقر:۱۳۰)

۲۰: ابراہیمؑ اپنی رائے یا قیاس کو کبھی دین کے معاملات میں داخل نہ فرماتے تھے۔ خدا نے فرمایا جب ابراہیمؑ کے مالک نے کہا تم اپنے کو میرے حوالے کر دو تو ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے پالنے والے مالک کے لیے سر پا تسلیم جھکا ہوں (پوری طرح اطاعت کے لیے تیار ہوں) (سورہ بقرہ:۱۳۱)

۲۱: انہوں نے اپنی اولاد تک کو خدا کی اطاعت کی وصیت کی۔ خدا نے فرمایا اور "اسی بات کی ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لیے اپنے دین (طریقہ زندگی) کو خود چنالیا ہے۔ اب تم اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک تم واقعی مسلمان یعنی خدا کی مکمل اطاعت کرنے والے نہ ہو جاؤ" (سورہ بقرہ ۱۳۲)

غرض انہیں (۲۱) کلمات و امتحانات میں مکمل کامیاب ہونے پر ابراہیمؑ کو خدا نے امام مقرر فرمایا جس پر ابراہیمؑ نے دعا کی کہ ومن ذریتی اور میری اولاد میں سے بھی امام بنا۔ "من" کا لفظ بتا رہا ہے کہ ساری اولاد کے لیے دعا نہ کی تھی بلکہ کچھ کے لیے کی تھی۔ من کے معنی کچھ کے ہیں

کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ ابراہیمؑ امامت کے لیے غیر معصوم کے لیے دعا کریں۔ اصل میں ابراہیمؑ کی دعا خاص مومنین کے لیے تھی

۱۔ جو کفر و شرک سے قطعی دور ہوں

www.drhasanrizvi.org

۲۔ گناہوں سے مکمل پاک ہوں۔ یعنی معصوم ہوں۔ اس لیے خدا نے امامت کو ابراہیمؑ کی معصوم اولاد میں قرار دیا، یہ فرما کر کہ لاینال عھدی الظالمین

میرا یہ عہدہ ظالم گناہ گاروں تک نہیں جائے گا۔ (سورۃ بقر: ۱۲۴)

اس سے ثابت ہوا گیا کہ وہ شخص امام نہیں بن سکتا جس نے پلک جھپکنے کی مدت کے لیے بھی غیر خدا کی عبادت کی ہو، یا خدا کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا ہو، کیونکہ شرک کو خدا نے قرآن میں ظلم عظیم قرار دیا ہے۔

پھر ظلم کے معنی کسی چیز کو غلط جگہ رکھنے کے ہیں۔ یعنی گناہ کرنا۔ اس لیے وہ شخص امام بننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا جو حرام کام کرے۔ چاہے وہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو (کیونکہ وہ ظلم ہے) اس سے ثابت ہو گیا کہ عالمین کا امام صرف وہی ہو سکتا ہے جو معصوم ہو اور عصمت صرف اس وقت ثابت ہو سکتی ہے جب خدا کی طرف سے نبی اکرمؐ اس کی وضاحت فرمائیں۔ کیونکہ عصمت اس کے بغیر لوگوں کو معلوم ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عصمت چھپی ہوئی چیز ہے (کیا معلوم کوئی آدمی چھپ کر کیا کچھ کرتا ہے؟) اور اس چھپی ہوئی چیز کو صرف خدا ہی جان سکتا ہے۔ اس لیے خدا کی معرفت کرائے بغیر عصمت اور امامت کی معرفت حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔

(جناب رسولؐ خدا بروایت امام جعفر صادقؑ)

کلمۂ باقیہ

خدا کا فرمان کہ انہوں نے اس پیغام (اسلام) کو اپنی اولادوں میں کلمہ باقیہ یعنی باقی رہنے والی چیز قرار دیا (سورہ زخرف ۲۸)

تو اس باقی رہنے والے کلمہ (بات) سے مراد وہ امامت (کبریٰ) ہے جو امام حسینؑ کی اولاد میں قیامت تک باقی رہے گی (حضرت امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

عصمت کے معنی

امام معصوم وہ ہوتا ہے جو خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔ اللہ کی رسی قرآن ہے (دوسرے رسولؐ کے اہلبیت ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا قرآن اور میرے اہلبیت قیامت تک ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے (الحدیث) اس لیے قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے اور امام قرآن کی طرف بلاتا ہے، اور خدا فرماتا ہے کہ یہ قرآن اس راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔ (سورہ اسراء ۹)

(اہلبیت پاک کے ہر سانس کوائے مدعی
ہاں ملا کر دیکھ لے آیات قرآنی کے ساتھ)

امام کی عصمت کا راز

ا۔ تمام گناہوں کی چار وجوہات ہیں

ا۔ حرص

۲۔ حسد

ا۔ امام دنیا کا حریص اس لیے نہیں ہوتا کہ دنیا کی تمام چیزیں اس کے قبضہ قدرت میں ہوتی ہیں۔ پھر وہ کسی چیز کا حریص کیوں ہو؟ امام کے مرتبہ کے برابر دنیا کوئی ہوتا ہی نہیں جس سے امام حسد کرے۔

امام دنیا کے معاملات میں غصہ اس لیے نہیں کرتا کہ اس کو دنیا کی طلب ہی نہیں ہوتی (وہ خود ہر چیز کا مالک حاکم ہوتا ہے) اس لیے اسکا غصہ صرف خدا کے لیے ہوتا ہے

دنیا کی چیزوں کی خواہشات اس پر اس لیے غالب نہیں آسکتیں کہ خدا نے امام کو آخرت کی نعمتوں کا علم دے کر ان کو اس قدر محبوب بنادی ہیں جتنی ہمیں دنیا کی نعمتیں محبوب معلوم ہوتی

www.drhasanrizvi.org

ہیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کوئی بدصورت چہرے کی خاطر خوبصورت چہرے کو چھوڑ دے۔ (ہشام بن حکم شاگرد امام جعفر صادقؑ)

امام کی ضرورت

امت میں اختلافات کا (عملاً) موجود ہونا ثابت کرتا ہے کہ امت اس قابل نہیں ہے کہ قرآن کو پوری طرح سمجھ سکے اور قرآن کے سلسلے میں جناب رسولؐ خدا کی قائم مقام بن سکے۔ اس لیے خدا کے لیے یہ جائز ہی نہ ہوگا کہ خدا کسی قوم پر قرآن جیسی عظیم کتاب اتارے اور اسکا کوئی ناطق (مفسر، معلم) موجود نہ ہو جو ان تمام باتوں کی تفسیر کر سکے جس کو لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ خدا کے لیے یہ بھی جائز نہیں ہوگا کہ وہ ہم پر قرآن پر عمل کرنے کی ذمہ داری تو ڈال دے مگر قرآن کے ساتھ کوئی ایسا انسان قرار نہ دے جو جناب رسولؐ خدا کی طرح ان کا جانشین بن کر اپنے زمانے کے لوگوں کو قرآن کی تمام آیتوں کی تفسیر بتائے اور ناسخ منسوخ سمجھائے، خاص و عام آیتوں کو الگ الگ کر کے بتائے، قرآن کے وہ معنی اور وہ مطالب بتائے جو خداوند عالم نے مراد لیے ہوں۔ غلط تاویلوں تفسیروں اور مطالب کو رد کرے۔ یہ بات عقل کو فطرت سے ثابت ہے۔

انصاف کے قوانین کے عین مطابق اور لازمی ہے۔

اگر خدا نے ایسے ناطق (معصوم بولتے ہوئے امام اور معصوم مفسر قرآن) کا بندوبست نہیں کیا ہے تو گویا خدا نے امت کے اندر اختلافات اور فرقے بندیوں کو خود جائز قرار دیا ہے۔ پھر تو خدا نے ہر شخص کو یہ حق دے دیا کہ وہ جس طرح چاہے قرآن کے مطالب سمجھے اور سمجھائے۔ (ہشام شاگرد امام جعفر صادقؑ)

تمام فائدے اور اچھائیاں ان چار کلمات میں جمع ہیں

www.drhasanrizvi.org

خدا نے حضرت آدم پر وحی کی کہ آدم میں نے تمہارے لیے تمام خیر اور بھلائی کو ان چار (۴) باتوں میں جمع کر دیا ہے۔ ایک بات میرے لیے ہے۔ ایک تمہارے لیے ہے۔ ایک میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ اور چوتھی چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے۔

۱۔ میرے لیے یہ بات ضروری ہے کہ تم صرف میری عبادت (غلامی) کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

۲۔ تمہارے لیے یہ بات ہے کہ میں تمہارے (اچھے) کام کا بدلہ اس چیز کو قرار دوں گا جس کے تم سخت محتاج ہو گے (یعنی جنت جہاں تمہاری مرضی کی ہر چیز موجود ہو گی۔)

۳۔ جو بات میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم پر لازم ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور مجھ پر لازم ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کروں۔

۴۔ جو بات تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کے لیے ہر اس بات پر راضی ہو جاؤ جس بات سے تم خود اپنے لیے راضی ہوتے ہو" (حضرت امام محمد باقرؑ)

(یعنی دوسروں کے لیے وہی کرو جو تم اپنے لیے چاہتے ہو کہ دوسرے تمہارے لیے کریں۔ دوسروں کو اس طرح خوش کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ لوگ تم کو خوش کریں)

ابلیس کے معنی

نافرمان کے ہیں۔ کیونکہ وہ (اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے) خدا کی رحمت سے مایوس ہو گیا تھا اس لیے اس کا نام ابلیس (یعنی مایوس) رکھا گیا۔ حالانکہ اس کا اصلی نام "حارث" ہے (امام علی رضاؑ)

ابلیس کا سرمہ سستی اور جمائی ہے۔ اس کی معجون (دوا) جھوٹ بولنا ہے۔ اس کی خوشبو تکبر ہے (جناب رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

بہترین دعا

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چھپے ہوئے، پاک و پاکیزہ اور پاک کرنے والے مبارک نام کے واسطے سے اور میں سوال کرتا ہوں تیرے عظیم نام اور تیری قدیم ازلی ابدی بادشاہت اور حکومت کے واسطے سے کہ اے انعامات بخشنے والے خدا! اے قیدیوں کو آزاد کرنے والے خدا! اے جہنم کی آگ سے اپنے غلاموں کی گردنوں کو رہا کرنے والے خدا! تو خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمد و آل محمد پر۔ اور میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔ اور مجھے دنیا سے امن و سکون کی حالت میں نکال اور جنت میں (فوراً) مکمل سلامتی کی حالت میں داخل فرما۔ اور میری دعا کی ابتداء کو میری مکمل کامیابی قرار دے۔ میری دعا کے درمیانی حصے کو میری نجات قرار دے۔ اور میری دعا کے آخری حصہ کو میری اصلاح اور فائدوں کا سامان بنا دے۔ بے شک تو تمام چھپی ہوئی باتوں کو بہت زیادہ جاننے والا ہے۔'' یہ دعا ان حفاظت کرنے والی چیزوں میں س ایک ہے جو مجھے رسولؐ خدا نے سکھائی تھیں اور یہ حکم دیا تھا کہ میں یہ بات حسنؑ حسینؑ کو سکھاؤں (حضرت علیؑ)

سب سے بہترین استغفار

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک وابوء بنعمتک علی وعلی ابوائلک فاغفرلی انہ لایغفر الذنوب الاانت

اے اللہ تو ہی میرا پالنے والا مالک ہے۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا تیرے۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرے عہد پر قائم ہوں۔ تیری نعمتوں اور عطاؤں کا معترف ہوں جو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں۔ مجھے معاف کر دے۔ کیونکہ یقیناً کوئی دوسرا تیرے سوا تمام گناہ معاف نہیں کر سکتا (جنابِ رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

بے فائدہ علم

ایک شخص کو لوگ گھیرے ہوئے تھے۔ رسول خدا نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ علامہ ہے۔ رسول خدا نے پوچھا علامہ کیا (بلا) ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ عربوں کے نسب اور جاہلیت کے واقعات اور اشعار کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ''یہ ایسا علم ہے کہ جس کے نہ جاننے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، اور جس کے جاننے سے کوئی نفع نہیں ہوتا۔ (جناب رسولؐ خدا)

(پھرتی ہیں جہالتیں نہ معلوم کتنی
کاندھوں پہ عبائے علم وحکمت ڈالے)

منافق کی پہچان

ایک شخص نے امام سے پوچھا کہ کیا میں منافق تو نہیں ہوں؟ امامؑ نے اس سے پوچھا کہ جب تم گھر میں بالکل اکیلے ہوتے ہو تو نماز پڑھتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ امام نے پوچھا پھر کس کے لیے نماز پڑھتے ہو؟ اس نے کہا خدا کے لیے۔ امام نے فرمایا پھر تم منافق کیسے ہو سکتے ہو؟ جب کہ تم صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے (اکیلے میں بھی) نماز پڑھ رہے ہو؟ کسی غیر کو دکھانے کے لیے نہیں پڑھ رہے۔ (اس لیے تم منافق نہیں ہو) (امام جعفر صادقؑ)

(کیونکہ تم واقعی دل سے خدا کو اپنا پالنے والا مالک مانتے ہو)

بیماری کی شکایت کرنا

یہ ہے کہ تم خدا سے یا لوگوں سے یہ کہو کہ خدا نے مجھے ایسی سخت بلا میں ڈال دیا ہے جس میں کسی کو نہیں ڈالا۔ البتہ تمہارا لوگوں سے بس یہ کہنا کہ کل رات میں جاگتا رہا، یا دن بھر بخار رہا۔ اس جیسے جملے کہنا شکایت کرنا نہیں ہے (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

کسی کام کے کرنے سے پہلے اللہ سے مدد طلب کرو

پھر اس کام کے بارے میں لوگوں سے مشورے کرو۔ خدا سے مدد مانگنے کی وجہ سے خدا خیر (فائدے کی بات) کو آدمی کی زبان پر جاری کر دے گا اس طرح تم کو فائدہ پہنچا دے گا (امام جعفر صادقؑ)

سب سے اچھا نام

وہ ہے جو خدا کی غلامی یا عبدیت کا اظہار کرے (جیسے عبداللہ) یا پھر سب سے اچھے نام انبیاء کرامؑ کے ہیں۔ (حضرت امام محمد باقرؑ)

آنکھ کی خیانت

اس طرح دیکھنا ہے کہ جیسے کچھ نہیں دیکھ رہا ہے
(کنکھیوں سے دیکھنا) اس کو خائنۃ الاعین آنکھوں کی خیانت کہتے ہیں۔ (امام جعفر صادقؑ) (جیسے نظر بازوں کا عورتوں کو دیکھنا یا تاڑنا یہ شیطان کا تیر ہوتا ہے)

قنطار کے معنی

"جو شخص رات میں سو ۱۰۰ آیتیں نماز میں پڑھے، خدا اس کے لیے لکھتا ہے کہ وہ پوری رات عبادت میں جاگتا رہا۔

جو شخص رات میں نماز کی حالت میں دو سو قرآن کی آیتیں پڑھتا ہے تو خدا لوح محفوظ میں اس کے لیے نیکیوں کی قنطار لکھتا ہے۔ قنطار ۱۲۰۰ اوقیہ ہوتا ہے اور ایک اوقیہ احد کے پہاڑ سے بڑا اور وزنی ہوتا ہے" (امام جعفر صادقؑ)

(معلوم ہوا رات کو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے کا ثواب بے انتہا ہے۔ نفل نمازوں میں قرآن کو دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔)

www.drhasanrizvi.org

رات میں قرآن پڑھنے والا

''۱۔ جو شخص رات میں دس ۱۰ آیتیں پڑھتا ہے اسے غافلین میں نہیں لکھا جاتا۔

۲۔ جو پچاس ۵۰ آیتیں پڑھتا ہے اس کو ذاکرین میں لکھا جاتا ہے۔

۳۔ جو ۱۰۰ سو آیتیں پڑھتا ہے اس کو قانتین یعنی رات بھر عبادت کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ جو دو سو آیتیں پڑھتا ہے اس کو خاشعین (یعنی خدا سے واقعاً ڈرنے والوں) میں لکھا جاتا ہے

۴۔ جو تین سو ۳۰۰ آیتیں رات کے وقت پڑھتا ہے اس کو فائزین (مکمل کامیاب) لوگوں میں لکھا جاتا ہے۔

۵۔ جو ۵۰۰ آیتیں پڑھتا ہے اس کو مجتھدین (یعنی واقعاً کوششیں کرنے والا) لکھا جاتا ہے۔

۶۔ جو ہزار آیتیں پڑھتا ہے اس کے لیے قنطار لکھا جاتا ہے جو ۲۴ قیراط کا ہوتا ہے۔ سب سے چھوٹا قیراط احد کے پہاڑ کی برابر ہے اور سب سے بڑا قیراط ان تمام چیزوں کے برابر ہے جو زمین و آسمان میں ہیں'' (حضرت امام محمد باقرؑ)

شرب الھیم

''یعنی پانی کو پیاسے اونٹ کی طرح پینا) اس وقت کہتے ہیں جب اس پر خدا کا نام نہ لیا جائے (اور غٹا غٹ پی لیا جائے) (امام جعفر صادقؑ)

(بغیر بسم اللہ پڑھے)

مرد کا کمال چھ چیزوں میں ہے

دو چھوٹی چیزیں

www.drhasanrizvi.org

۱۔ ایک اس کا دل

۲۔ دوسرے اس کی زبان ہے

دو بڑی چیزیں

۱۔ انسان کی عقل

۲۔ اور ہمت ہیں

دو کیفیتیں

اس کا مال

اور اس کا جمال (خوبصورتی) ہیں۔ (حضرت علیؑ)

بدترین پیشے

۱۔ جو کفن بیچتا ہے وہ میری امت کی موت کی تمنا کرتا ہے جب کہ مجھے میرا ہر امتی تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہے۔

۲۔ سنار میری امت کو دھوکہ دینے کے طریقے نکالتا ہے

۳۔ قصاب (قصائی) ذبح کرنے کی وجہ سے اس کے دل سے رحم چلا جاتا ہے

۴۔ گندم بیچنے والا، میری امت کی خوراک ذخیرہ کرتا ہے (ذخیرہ اندوزی کرتا ہے)

۵۔ غلاموں کا بیچنے والا۔ جبرئیلؑ نے مجھے بتایا کہ آپ کی امت میں سب سے زیادہ برے لوگ وہ ہیں جو انسانوں کو فروخت کرتے ہیں (جناب رسولؐ خدا)

قلیل کے معنی آٹھ

کیونکہ خدا نے فرمایا ان کے اوپر ایمان لانے والے قلیل تھے (سورہ ھود: ۴۰) حضرت ھود پر صرف آٹھ (۸) آدمی ایمان لائے تھے۔ (امام محمد باقرؑ)

www.drhasanrizvi.org

بدبختی تین چیزوں میں ہے

۱۔ عورت کی بدبختی اس کے مہر کا بہت زیادہ ہونا ہے، اور شوہر کی نافرمانی کرنا ہے

۲۔ سواری کی بدبختی اس کی سرکشی ہے

۳۔ گھر کی برائی اس کا صحن چھوٹا ہونا ہے اور پڑوسیوں کا برا ہونا ہے (امام جعفر صادقؑ)

عورت کی برکت

اس کا خرچیلا نہ ہونا اور وضعِ حمل کا آسان ہونا ہے۔ اور عورت کی برائی اس کا خرچیلا ہونا اور وضع حمل کا مشکل ہونا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

کتنا جمع کرنا چاہیے؟

لوگوں کو ایک سال تک کا رزق عطا کیا جاتا ہے۔ اس لیے ہر شخص اتنا جمع کر سکتا ہے کہ جو اس کے اور اس کے گھر والوں کے لیے ایک سال کے لیے کافی ہو۔ (جناب رسولؐ خدا)

ظاہری اور باطنی زکوۃ

ظاہری مال و متاع سے ہزار میں سے ۲۵ درہم دینا اس کی ظاہری زکوۃ ہے۔ باطنی زکوۃ یہ ہے کہ جس چیز کا تمہارا مومن بھائی تم سے زیادہ محتاج ہو، وہ چیز اس کو دے دو (امام جعفر صادقؑ)

رسول خدا سے پوچھا گیا کہ آپ کے حقیقی اصحاب کون ہیں؟

فرمایا "میرے اہلبیت ہیں۔ میرے ان اصحاب کی مثال ستاروں کی سی ہے۔ ان میں سے جن کو بھی حاصل کر لو گے ہدایت پاؤ گے (یعنی ائمہ اہلبیتؑ کا ہر فرد ہدایت کا سرچشمہ ہے) (جناب رسولؐ خدا)

"میری امت کا اختلاف رحمت ہے؟" (الحدیث)

www.drhasanrizvi.org

راوی نے امامؑ سے پوچھا کہ اگر امت کا اختلاف رحمت ہے تو امت کا اتحاد خدا کا عذاب ہے؟ امام نے فرمایا اختلاف سے مراد ایک شہر سے دوسرے شہر جانا آنا ہے۔ خدا فرماتا ہے "ہر گروہ سے ایک جماعت اس کام کے لیے کیوں نہیں نکلتی کہ دین کا علم حاصل کرے اور پھر پلٹ کر آئے اور اپنی قوم کو (خدا کی سزاؤں سے) ڈرائے۔ شاید کہ اس طرح وہ لوگ ڈرنے سمجھنے لگیں۔" (سورۃ توبہ: ۱۲۲)

مطلب یہ ہے کہ خدا حکم دے رہا ہے کہ کچھ لوگ رسولؐ خدا کے پاس آنے کے لیے گھروں سے نکلیں اور آپ کے پاس آئیں اور تعلیم حاصل کریں۔ اس لیے اختلاف کے معنی شہروں میں آنا جانا ہے۔ اللہ کے دین میں اختلاف کرنا مراد نہیں (امام جعفر صادقؑ)

(میری امت کا اختلاف رحمت ہے کا مطلب یہ ہے کہ میری امت کے لوگوں کا مختلف شہروں میں جا کر علم حاصل کرنا رحمت ہے۔ اولین مراد علم دین ہے)

خدا کا ابلیس سے فرمانا کہ "میرے بندوں پر تیرا کوئی اختیار نہیں" القرآن

کا مطلب یہ ہے کہ خدا فرما رہا ہے کہ اے ابلیس تجھے یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ تو مسلمانوں کی نگاہوں میں کفر و شرک کو محبوب یا پسندیدہ بنادے (امام جعفر صادقؑ)

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ شیطان امت کو بہکا کر ان میں خرابیاں پیدا نہیں کرسکتا۔ تمام دوسری خرابیاں پیدا کرسکتا ہے مگر کفر و شرک کو ان کی نگاہوں میں محبوب نہیں بنا سکتا۔" (جناب رسولؐ خدا)

جہادِ اکبر کے معنی

رسولؐ خدا سے پوچھا گیا کہ جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنا۔ (یعنی اپنی بری خواہشات کو دبائے رکھنا) (جناب رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

افضل ترین جہاد اس شخص کا ہے جو اپنے نفس (نفی) اپنی بری خواہشوں کے خلاف جنگ کرے اور نفس سے مراد دل جو اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا)

(نہنگ واژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا؟)

پاک اولاد کی نشانی

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ''اے علی!'' جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور تم سے اور تمہاری اولاد میں سے جو ائمہؑ (معصومین) ہیں ان سے محبت کرتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے پاک (حلال) ہونے پر خدا کا شکر ادا کرے۔ کیونکہ ہم سے کوئی محبت نہیں کرسکتا جب تک ہم اس کی ولادت پاکیزہ نہ ہو، اور ہم سے کوئی نفرت نہیں کرسکتا جب تک وہ حرام زادہ نہ ہو۔ (جناب رسولؐ خدا)

جو شخص ہماری محبت کی ٹھنڈک دل میں محسوس کرے اس کو چاہیے کہ اپنی ماں کو دعا دے کہ اس نے اس کے باپ کے ساتھ خیانت نہیں کی (امام جعفر صادقؑ)

خدا کی سب سے افضل اور پسندیدہ عبادت

وہ ہے جو تقیہ کے عالم میں کی جائے (امام جعفر صادقؑ)

(یعنی وہ عبادت جو دشمن آل محمدؐ کے خوف کی وجہ سے چھپ کر کی جائے۔ یا خوف کی وجہ سے اپنے عقائد بدل کر بتائے جائیں، تو یہ عبادت سب سے افضل ہے، کیونکہ ایسی حالت میں

۱۔ خوف کو برداشت کرنا پڑتا ہے

۲۔ اپنے اصل عقائد اور طریقہ عبادت کو چھپانا یا بدلنا پڑتا ہے

۳۔ ناگواری سے عبادت کرنی پڑتی ہے

www.drhasanrizvi.org

۴۔ خدا کا حکم تقیہ پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس لیے تقیہ کے اندر عبادت کرنا افضل عبادت ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(کیونکہ یہ عبادت مشکل ناگوار اور کئی دوسرے کاموں کی حامل ہوتی ہے)

مزاح

"کوئی مومن نہیں ہوتا مگر اس میں مزاح کا شوق ہوتا ہے ایسا مزاح جس میں جھوٹ یا دل آزادی نہ ہو، یہ روشن فکر اور ذہانت کا لازمی نتیجہ ہے" (امام جعفر صادقؑ)

عقدین

تم میں کوئی نماز نہ پڑھے جب کہ وہ عقدین میں ہو۔ یعنی جب اس کو پیشاب یا پاخانے کی حاجت ہو۔ (حضرت علیؑ)

ابوذرؓ نے فرمایا

لوگ تین (۳) چیزوں سے نفرت کرتے ہیں جب کہ مجھے یہ تین چیزیں پسند ہیں

۱۔ فقر

۲۔ موت

۳۔ بیماری

(حضرت ابوذرؓ)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ مجھے ایسی موت پسند ہے جو خدا کی اطاعت میں ہو، ایسی زندگی کے مقابلے میں جو خدا کی فرمانی میں گذرے۔ مجھے ایسا فقر و فاقہ پسند ہے جو خدا کی اطاعت میں ہو، ایسی دولتمندی سے جو خدا کی نافرمانی میں گذرے۔

مجھے وہ بیماری پسند ہے جو خدا کی اطاعت میں ہو، ایسی صحتمندی سے جو گناہوں میں

www.drhasanrizvi.org

گزرے (امام جعفر صادقؑ)

جھوٹ روزے کو توڑ دیتا ہے

مراد وہ جھوٹ ہے جو اللہ رسولؐ اور آئمہؑ پر بولا جائے گا (امام جعفر صادقؑ)

(یعنی یہ کہا جائے کہ خدا رسولؐ یا ائمہؑ نے یہ فرمایا ہے اور وہ جھوٹ ہو۔ ایسے جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔)

پڑوسی کون؟

تمہارے گھر کے ہر طرف سے چالیس ۴۰ گھر والے تمہارے پڑوسی ہیں (امام جعفر صادقؑ)

سبیل اللہ کے معنی

خدا کا راستہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد ہیں۔ اس لیے جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت میں قتل کیا جائے گا وہ فی سبیل اللہ یعنی خدا کے راستے میں قتل ہوا۔ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت میں فطری موت مرے گا وہ بھی سبیل اللہ (اللہ کے راستے) میں مرے گا'' (حضرت امام محمد باقرؑ)

(کیونکہ آل محمدؐ کی محبت کرتے ہوئے وہ خدا کی اطاعت کر رہا ہوگا)

تم حج پر مال خرچ کرو

کیونکہ خدا کی طرف جانے والے راستوں میں کسی ایسے راستے کو نہیں جانتا جو حج سے افضل ہو (امام جعفر صادقؑ)

ایک شخص نے وصیت کی تھی کہ اس کا مال فی سبیل اللہ خرچ کیا جائے۔ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا سبیل اللہ اللہ کا راستہ

ہمارے شیعہ ہیں (امام حسن عسکریؑ)

www.drhasanrizvi.org

(یعنی مال ہمارے غریب شیعوں پر خرچ کرنا مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے)

حج کے معنی فلاح

"فلاں نے حج کیا یعنی اس نے فلاح (یعنی) مکمل کامیابی حاصل کی" (امام محمد باقرؑ)

اغلب اور مغلوب

(یعنی "سب سے زیادہ طاقتور) وہ ہے جو نیکیاں کرنے پر غلبہ حاصل کرلے۔ اور مغلوب وہ ہے جس پر برائی غلبہ حاصل کرلے۔ جب کہ مومن اغلب ہے۔" (یعنی مومن خدا کی اطاعت کرتا ہے اور حرام سے رکتا ہے) (امام جعفر صادقؑ)

جو نماز عصر کو ضائع کرے گا

یعنی نماز عصر پڑھنے میں اتنی دیر کرے گا کہ سورج زرد ہوجائے یا غروب ہوجائے۔ اس کے لیے جنت میں نہ تو اس کے گھر والے ہوں گے نہ مال ہوگا۔ اس لیے جو نماز عصر پڑھنے میں اتنی دیر کرے گا کہ سورج زرد ہوجائے یا غروب ہوجائے اس کے لیے جنت میں نہ تو اس کے گھر والے ہوں گے نہ مال ہوگا۔ اس لیے نماز عصر پڑھو اس وقت جب سورج سفید چمکدار اور پاکیزہ ہو۔ یاد رکھو کہ نماز عصر کے سلسلے میں کوئی چیز تم کو دھوکہ نہ دے۔ (اس میں دیر نہ کرو) (حضرت امام محمد باقرؑ)

کونسی چیز محدث بناتی ہے؟

فرمایا فہم و فراست (عقلمندی) انسان کو محدث یعنی حدیث کا ماہر بناتی ہے۔ (امام علی رضاؑ)

جو شخص سانپ کو دیکھے اور اس کو نہ مارے

جب کہ اس کو یہ خوف بھی ہو کہ وہ کسی اور کو نقصان پہنچائے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (جناب

www.drhasanrizvi.org

رسولؐ خدا)

توبۃ النصوح

صحیح معنی میں توبہ کرنا یہ ہے کہ انسان کا باطن اس کے ظاہر جیسا ہو جائے، بلکہ باطن ظاہر سے بہتر ہو۔ دوسرے توبۃ النصوح یہ ہے کہ انسان گناہوں سے ایسی توبہ کرے کہ پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی گناہوں کی طرف نہیں لوٹے گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

دنیا اور آخرت کی حسنہ (بھلائی)

معاش میں وسعت اور اچھے اخلاق کا ہونا دنیا کی بھلائی (حسنہ) ہے۔ اور اللہ کی رضا مندی اور جنت آخرت کی (حسنہ) بھلائی ہے

دنیا کا قرض تو ہم جانتے ہیں مگر آخرت کا قرض حج نہ کرنا ہے" (جب کہ انسان حج کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہو) (امام جعفر صادقؑ)

نماز کے آخر میں سلام

سلام خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور نمازی آخر میں جو سلام بھیجتا ہے وہ خدا کی جانب سے ان فرشتوں کے لیے ہوتا ہے جو اس پر معین کیے گئے ہیں۔

نیز سلام کرنا، امن میں آنے اور نماز سے باہر آنے کی نشانی ہے۔ جب کوئی آنے والا سلام کرتا تھا تو مطلب یہ تھا کہ تم سب لوگ میرے شر سے محفوظ ہو۔ جب لوگ سلام کا جواب دیتے تھے تو مطلب یہ تھا کہ سلام کرنے والا ہمارے شر سے محفوظ ہے۔ عربوں کا یہی طریقہ تھا (امام جعفر صادقؑ)

دارالسلام کے معنی

"دارالسلام یعنی امن وسکون کا گھر، جو جنت ہے کیونکہ وہاں تمام قسم کی بلاؤں اور

www.drhasanrizvi.org

بیماریوں سے سلامتی ہے۔اور موت سے سلامتی ہے۔وہاں ذلت نہیں عزت ہی عزت ہے۔ محتاجی نہیں دولت ہی دولت ہے۔

یہ بدبختی نہیں بلکہ سعادت ہی سعادت ہے۔بدحالی نہیں خوش حالی ہی خوش حالی ہے۔ زندگی ہی زندگی ہے۔(حضرت ابن عباسؓ) بے شک خدا تمہیں دارالسلام یعنی جنت کی طرف بلاتا ہے جو اس نے اپنے دوستوں کے لیے بنائی ہے۔(امام محمد باقرؑ)

سات عظیم کلمات

۱۔ حق آسمان سے زیادہ بلند ہے

۲۔ عدل زمین سے زیادہ وسیع ہے

۳۔ دل کا لوگوں سے بے پرواہ ہونا سمندر سے بھی زیادہ بڑی بے نیازی ہے

۴۔کافر کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے

۵۔اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جانا سخت سے سخت سردی سے بھی زیادہ ٹھٹھرا دینے والی چیز ہے۔

۶۔ پاک عورت یا مرد پر الزام لگانا اونچے سے اونچے پہاڑوں سے زیادہ بھاری اور سخت گناہ ہے(امام محمد باقرؑ)

میری امت میں سب سے اشرف (افضل)

(۱) حاملان قرآن یعنی قرآن کو سمجھ کر پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے والے اور

(۲) اصحاب الیل یعنی نماز تہجد پڑھنے والے ہیں۔

انسان کی عزت لوگوں سے بے نیاز (بے پرواہ) ہو جانے میں ہے) یعنی لوگوں کا محتاج نہ ہونے میں ہے)(جناب رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

علماء حقیقی

آل محمدؐ کے سلسلے کے ائمہ اہلبیتؑ ہیں جن کی مودت (محبت) کو خدا نے قرآن میں واجب فرمایا ہے۔ رہے وہ لوگ جو اس لیے علم حاصل کرتے ہیں تاکہ علماء سے جھگڑے کر کے لوگوں پر فخر کریں اور لوگ ان کی طرف جھکیں وہ جہنمی ہیں۔ قسم خدا کی اس سے اصل مراد وہ علماء ہیں جو امامت کو جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو بھی یہ کام کرے گا وہ لازماً جہنم کی آگ میں ہے

(حضرت امام جعفر صادقؑ)

علم دین کو ذریعہ معاش بنانے کے معنی

رسولؐ خدا نے فرمایا "جو علم دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائے گا وہ محتاج ہو جائے گا۔

(الحدیث)

راوی امام سے پوچھا کہ آپ کے دوستوں میں ایسے لوگ ہیں کہ جو آپ کے علوم شیعوں میں پھیلاتے ہیں۔ ان کو عطیات (تحفے) دیئے جاتے ہیں اور عزت واحترام سے بھی محروم نہیں رہتے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: "یہ لوگ علم دین کو ذریعہ معاش بنانے والے نہیں۔ علم دین کو ذریعہ معاش بنانے والے وہ لوگ ہیں جو بغیر علم یعنی اللہ سے ہدایت حاصل کئے بغیر لوگوں کے حقوق باطل کر کے دنیا کے سامان کی لالچ میں (غلط) دیتے ہیں (حضرت امام جعفر صادقؑ) (یعنی غلط فتوے دے کر مال وصول کرتے ہیں)

(رہے وہ لوگ جو دین کی خدمت کرتے ہیں اور لوگ از خود ان کو عطیات یا تحفے دیتے ہیں اور وہ صحیح علم یعنی محمد آل محمدؐ کے علوم کو پھیلاتے ہیں، یہ لوگ علماء سو یعنی دین فروش علماء میں شامل نہیں)

(پھرتی ہیں جہالتیں نہ معلوم کتنی؟

www.drhasanrizvi.org

کاندھوں پہ عبائے علم وحکمت ڈالے (جوش))

جب تم حق کو پہچان لو

توجو چاہو نیک کام انجام دو، تم سے قبول کرلیا جائے گا (امام جعفر صادقؑ)

(معلوم ہوا نیک کام کے قبول ہونے کی پہلی بنیادی شرط یہ ہے کہ انسان اصول دین کو سمجھے اور اس کا ان پر اصول دین پر صحیح سچا اعتقاد ہو۔ اصول دین کو سمجھ کر دل سے مانتا ہو اور اس کے نتیجہ میں خدا کی عملاً اطاعت کرتا ہو)

سنت خدا سنت رسولؐ اور سنت آئمہؑ کے معنی

"جب تک کسی مومن میں تین عادتیں نہ پائی جائیں وہ مومن نہیں۔ اس میں ایک خدا کی سنت (طریقہ) ضرور ہونا چاہیے اور وہ

ا۔ یہ ہے کہ خدا رازوں کو جانتے ہوئے بھی کسی کے راز فاش نہیں کرتا۔ اس لیے مومن پر لازم ہے کہ لوگوں کے عیب چھپائے رکھے۔

۲۔ رسولؐ خدا کی سنت یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے۔ کیونکہ خدا نے رسول کو حکم دیا ہے کہ معاف کرو، اچھے کاموں کی ترغیب دو اور جاہلوں سے الگ تھلگ رہو (القرآن)

۳۔ خدا کے ولی یعنی امام کی سنت (طریقہ زندگی) یہ ہے کہ وہ سختی اور تنگ دستی میں صبر کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

"سختی اور تنگ دستی اور لڑائی کے موقع پر صبر کرنے والے ہی سچے مومن ہیں کیونکہ یہی لوگ حقیقی متقین ہیں (القرآن: بقرۃ: ۱۷۷) (امام علی رضاؑ)

دو (۲) چہروں دو (۲) زبانوں والا

www.drhasanrizvi.org

کتنا برا آدمی ہے جو اپنے بھائیوں کے سامنے کو ان کی تعریف اور خوشامد کرتا ہے اور ان کے پیٹ پیچھے ان کو کھا جاتا ہے۔ یعنی جب ان کو کچھ ملتا ہے تو وہ جلتا ہے اور اگر وہ کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو ان کو چھوڑ بھاگتا ہے۔ لوگوں کے سامنے کسی اور انداز میں بات کرتا ہے اور لوگوں کے پیٹھ پیچھے کسی اور لہجے میں بات کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی دو (۲) زبانیں آگ سے بھڑک رہی ہوں گی (حضرت امام محمد باقرؑ)

(دیکھتے ہی دیکھتے کیسے بدل جاتے ہیں لوگ؟

ایک چہرے پر کئی چہرے چڑھا لیتے ہیں لوگ؟)

اسلام کے معنیٰ

اسلام خدا کے سامنے سر جھکا دینے (یعنی) خود کو خدا کی مکمل اطاعت کے لیے پیش کر دینے کا نام ہے۔

۲۔ خدا کو تسلیم کرنے کے معنی خدا کے احکامات کی دل سے تصدیق کرنا ہے

۲۔ دل سے خدا کے احکامات کی تصدیق کرنے کے معنی خدا پر یقین کرنا اور خدا پر یقین کرنے کے معنی خدا کے احکامات کی عملاً ادائیگی یعنی ان پر عمل کرنا ہے (حضرت علیؑ)

(عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے) اقبال

خدا کے دین سے تعلق رکھتے ہوئے برائی کرنا

لادینی کے عالم میں نیکی کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ دین کو دل سے ماننے کی وجہ سے گناہ معاف کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن دین (اصول دین پر سچے اعتقاد کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی (حضرت علیؑ)

www.drhasanrizvi.org

(نوٹ جب انسان خدا اور قیامت کے دن کو سمجھ کر دل سے مانتا ہی نہ ہوگا تو وہ کوئی بھی نیک عمل خدا کو خوش کرنے یا قیامت کے دن خدا سے اجر حاصل کرنے کے لیے نہیں کر سکے گا۔ اس لیے وہ خدا سے کسی اجر حاصل کرنے کا مستحق نہ ہو سکے گا۔ وہ نیک کام لوگوں کی تعریفیں یا اپنے دل کو خوش کرنے کے لیے کرے گا۔ تو پھر یہی جھوٹی تعریفیں اس کا اجر ہے)

اسلام اور ایمان کی حقیقت

ایمان دل کا عقیدہ ہے، زبان سے اصول دین کے اقرار کرنا اور اعضا و جوارح سے عملاً (خدا کی اطاعت) کرنے کا نام ہے۔ اس کے علاوہ ایمان کی کوئی اور تعریف ممکن نہیں (حضرت امام علی رضاؑ)

ایمان قول و فعل (دونوں) کا نام ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے شریک بھائی ہیں (جناب رسولؐ خدا)

حقیقی مومن کی پہچان اور ایمان کی حقیقت

رسولؐ خدا نے حارثہ سے پوچھا کہ تمہارے ایمان کی حقیقت (کیفیت) کیا ہے؟ حارث نے کہا میں نے اپنے آپ کو دنیا کی سخت محبت اور طمع سے دور کر دیا ہے۔ راتوں کو جاگتا ہوں دن میں پیاسا (روزہ سے) رہتا ہوں۔ گویا میں اللہ تعالیٰ کو عرش پر دیکھ رہا ہوں کہ وہ حساب لے رہا ہے۔ لوگ جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ جہنمیوں کو سزائیں دی جا رہی ہیں۔ یہ سن کر جناب رسولؐ خدا نے فرمایا

''تم واقعی ایک مومن ہو۔ خدا نے تمہارے دل کو ایمان سے روشن کر دیا ہے۔ تم اپنی اسی حالت پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کرو۔ خدا تم کو ثابت قدم رکھے۔''

جناب رسولؐ خدا سے ایک گروہ ملا اور پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ ہم مومن ہیں۔ رسولؐ خدا

www.drhasanrizvi.org

نے پوچھا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا

ا۔ ہم نے خدا کے قضا و قدر کے فیصلوں کو دل سے مان کر سر جھکا دیا ہے۔ ہم خدا کے فیصلوں پر راضی ہیں (اس لیے کہ خدا کا ہر فیصلہ صحیح اور ہمارے فائدے کے لیے ہوتا ہے)

۲۔ نیز ہم نے اپنے تمام معاملات خداوند عالم کے سپرد کر دیے ہیں۔

یہ سن کر جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ''یہ لوگ علماء ہیں حکماء (عقلمند) ہیں۔ قریب ہے کہ اپنی اسی عقلمندی کی وجہ سے انبیاءؑ میں شامل ہو جائیں۔ اب اگر تم اپنے عقیدے میں سچے ہو تو جس دنیا میں تم کو ہمیشہ نہیں رہنا ہے اس کو نہ سجانا نہ بنانا۔ جو کھانا نہیں ہے اس کو جمع نہ کرنا۔ اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے (جناب رسولؐ خدا)

صبغۃ اللہ

یعنی اللہ کا رنگ۔ اس سے مراد اسلام یعنی خدا کو دل سے مان کر اس کی عملاً اطاعت کرنا ہے (امام جعفر صادقؑ)

خلق عظیم

''سب سے بلند اخلاق سے مراد اسلام ہے (یعنی) خدا کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم و اطاعت جھکا دینا۔ خدا کے ہر حکم کی اطاعت کرنا۔ یہی خلق عظیم اور دین عظیم ہے (امام جعفر صادقؑ)

قرآن و فرقان

قرآن خدا کی مکمل کتاب کا نام ہے اور فرقان ان محکم آیتوں کو کہتے ہیں (جو بالکل واضح ہیں اور جن پر عمل کرنا واجب ہے'' (امام جعفر صادقؑ)

''جس کو خدا قرآن (پڑھنے سمجھنے) کی توفیق عطا کر دے اور پھر وہ یہ خیال کرے کہ کسی

www.drhasanrizvi.org

اور کو خدا نے اس سے افضل چیز عطا کی ہے، تو اس نے بہت ہی بڑی چیز کو چھوٹا سمجھا اور بہت چھوٹی چیز کو بڑا سمجھا۔" (حضرت امام زین العابدینؑ)

ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھنے کا طریقہ

جناب رسولؐ خدا نے پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی ہر رات ایک تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا قل ھو اللہ احد ایک دفعہ پڑھنا ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

مکارم اخلاق یعنی اعلیٰ اخلاق

سے مراد یقین، قناعت، صبر، شکر، رضا، غیرت، بہادری اور مروت (لوگوں سے ہمدردی اور ان کی مدد کرنا) ہے (جناب رسولؐ خدا)

وہ مومن جو سخت آزمائش (نقصان) میں ہے) جس میں تین باتیں نہ ہوں

۱۔ اس کے پاس جو مال ہو اس میں دوسروں کی برابر کا شریک نہ سمجھے

۲۔ اپنے آپ سے انصاف نہ کرے (یعنی جو سلوک اپنے ساتھ ہونا چاہتا ہے وہی سلوک دوسروں کے ساتھ نہ کرے)

۳۔ کثرت سے اللہ کا ذکر نہ کرے۔ یعنی حلال حرام کے موقع پر خدا کو یاد نہ رکھے) (یعنی جب حرام کام کر سکے تو خدا کو بھول کر حرام کام کرے۔" (امام جعفر صادقؑ)

ہر حال میں خدا کے ذکر کرنے کا طریقہ

یہ ہے کہ جب گناہ کرنے پر تم قادر ہو تو خدا کی یاد تمہارے اور گناہ کے درمیان حائل ہو جائے۔ خدا نے فرمایا جو لوگ تقویٰ کی صفت رکھتے ہیں جب ان کو کوئی شیطانی خیال چھوتا ہے تو وہ فوراً خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اور اس طرح حقیقت کو دیکھنے لگتے ہیں (یعنی گناہوں کی سزائیں

www.drhasanrizvi.org

اور نتائج ان کی آنکھوں میں پھر جاتے ہیں)(سورہ اعراف:۲۰۱)(حضرت امام محمد باقرؑ)

جب بھی خدا کی اطاعت یا گناہ کا ارادہ کرو، اللہ کو یاد کرلو، یہی ذکر کثیر ہے(امام جعفر صادقؑ)(یعنی خدا کی عظمت کو یاد کرکے گناہ کو چھوڑ دو)

سخت ترین اعمال تین (۳) ہیں

۱۔ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا۔یعنی لوگوں کے ساتھ بالکل ویسا ہی سلوک کرنا جیسا سلوک تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کیا کریں

۲۔ مومن بھائیوں کے ساتھ اپنے مال میں برابری کا سلوک کرنا

۳۔ ہر حال میں خدا کو یاد رکھنا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جس کام کا حکم دیا ہے اس کو عملاً کرتے رہنا اور جس کام سے روکا ہے اس سے عملاً رکے رہنا(امام جعفر صادقؑ)

تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھنا بھی اللہ کا ذکر کثیر کرنا ہے جس کے لیے خدا نے فرمایا ہے کہ تم مجھے یاد کرو تو میں تم کو یاد کروں گا۔(سورۃ بقرۃ ۱۵۲) (الحدیث)

(مطلب یہ ہے کہ زبانی خدا کا ذکر کثیر تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھنا ہے اور عملاً خدا کا ذکر کثیر خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض کو عملاً ادا کرنا اور حرام کاموں سے عملاً بچتے رہنا ہے)

پہلی جلد کا خلاصہ ختم ہوا

www.drhasanrizvi.org

سب سے افضل اور بدترین صفات کا بیان

ا۔ سب سے افضل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہے۔ سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی یعنی سب سے زیادہ برائیوں سے بچنے والا ہے سب سے اہم آدمی وہ ہے جو بےکار باتوں کو چھوڑ دیتا ہے

سب سے زیادہ متقی وہ ہے جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے نہیں کرتا (اپنا جائز حق لینے کے لیے)

۵۔ سب سے کم مردانگی والا وہ ہے جو جھوٹ بولتا ہے

۶۔ بدبخت ترین آدمی وہ ہے جو حکومت کرے (مگر انصاف نہ کرے)

۷۔ سب سے زیادہ نفرت کی قابل متکبر آدمی ہے

۸۔ سب سے بڑا مجتہد (کوشش کرنے والا) وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے۔

۹۔ سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو جاہلوں (علم دشمنوں) سے دور رہے۔

۱۰۔ سب سے زیادہ خوش قسمت انسان وہ ہے جو سخی مہربان اور کریم لوگوں کی صحبت میں رہے۔

۱۱۔ سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو سب سے زیادہ نرمی کا سلوک کرنے والا ہے

۱۲۔ سب سے زیادہ تہمت لگائے جانے کا مستحق وہ ہے جو برے لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے

۱۳۔ سب سے زیادہ سرکش وہ ہے جو ناحق کسی بے گناہ کو قتل کرے یا اس کو مارے

www.drhasanrizvi.org

جس نے اسکونہ مارا ہو۔

۱۴۔ سب سے زیادہ معاف کرنے کا مستحق وہ شخص ہے جو بدلہ لینے پر پوری طرح قادر ہو(اور پھر بھی معاف کردے کہ یہی فتح حاصل کرنے کا حقیقی شکر ہے)

۱۵۔ گناہوں میں مبتلا ہونے کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے،جوغیبت کرتا ہے

۱۶۔ سب سے زیادہ کمینہ شخص وہ ہے،جولوگوں کوذلیل کرتا ہے

۱۷۔ دوراندیش اور گہری عقل والا وہ ہے جوسب سے زیادہ غصے کوپی جانے والا ہے

۱۸۔ لوگوں کی بھلائی چاہنے والا وہ ہے جوسب سے زیادہ لوگوں کوفائدے پہنچاتا ہے

۱۹۔ سب سے بہترین آدمی وہ ہے،جس سے لوگ فائدے اٹھاتے ہیں(حضرت امام محمد باقرؑ)

جوشخص چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ عزت والا بن جائے

تواس کوچاہیے کہ خدا سے ڈرے۔ جوچاہتا ہے کہ سب سے زیادہ متقی بن جائے تواس کو چاہیے کہ اللہ پر پورا بھروسہ کرے۔ جو چاہتا ہے کہ کسی کامحتاج نہ رہے تواس کواللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے،اس چیز کے مقابلے میں جواس کے پاس موجود ہے۔

بدترین آدمی وہ ہے

جولوگوں سے نفرت کرے اورلوگ اس سے نفرت کریں۔ یا پھر وہ شخص بدترین ہے جو معذرت قبول نہ کرے اور نہ کسی کے قصور کومعاف کرے۔ یا پھر بدترین وہ ہے،جس کے شر (نقصان) سے کسی کوامان نہ ملے۔ اوراس سے کسی خیر (فائدے) کی امید نہ ہو۔

(ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں)

www.drhasanrizvi.org

حضرت عیسیٰ نے فرمایا جاہلوں کے ساتھ حکمت کی باتیں نہ کرو۔ کیونکہ یہ حکمت پر ظلم کرنا ہے۔ اور عقل کی باتیں ان کو ضرور سناؤ جو اس کے اہل ہیں، ان کو نہ سنانا ان کے اوپر ظلم کرنا ہوگا۔ ظالموں کی مدد نہ کرو کہیں تمہاری فضیلتیں (نیک کام) ضائع نہ ہو جائیں۔ (ظالم کی مدد کرنے سے نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں)

۱۔ جو بات تم پر واضح اور روشن ہو اس پر عمل کرو۔

۲۔ جس کام کی برائی تم پر واضح ہو اس سے رکے رہو۔

۳۔ جس بات میں اختلاف ہو، اس کو خدا کی طرف لوٹا دو۔

(یعنی جو خدا کا حکم ہو وہ کرو۔) (جناب رسولِ خدا)

بہترین تعلیمات

جس کے دو دن برابر ہوں وہ نقصان میں ہے۔ جس کی فکر کا مرکز صرف دنیا ہے اسکو مرتے وقت سخت حسرت (افسوس ہوگی) جس کا آنے والا دن گزرے دن سے برا ہو وہ محروم ہے۔

جس نے اپنے اندر کی برائیوں کی پرواہ نہ کی اس پر اس کی بری خواہشات غالب آ جائیں گی۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو خود اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا جائے۔ بہت سے لوگ دنیا کے طالب ہیں جب کہ موت ان کو طلب (تلاش) کر چکی ہے۔ بہت سے لوگ خدا سے غافل ہیں جب کہ ان سے غفلت نہیں برتی جا رہی ہے (ان کا ہر عمل لکھا جا رہا ہے) (حضرت علیؑ)

بے حد قیمتی سوالات و جوابات

زید: پست ترین حاکم کون ہے؟

www.drhasanrizvi.org

حضرت علی: تمہاری نفسانی بری خواہشات

زید: سب سے زیادہ بڑی پستی کون سی ہے؟

حضرت علی: دنیا کی حرص وطمع (لالچ)

زید: سخت ترین فقیری کون سی ہے؟ فرمایا ایمان کے بعد کفر

زید: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا تقویٰ (برے کاموں سے بچنا)

زید: سب سے کامیاب عمل کون سا ہے؟ فرمایا اس چیز کو طلب کرے جو خدا کے پاس ہے۔ (خدا سے دعا کرنا)

سوال: سب سے بڑا شریر کون ہے؟ فرمایا جو تمہارے سامنے خدا کی نافرمانی کو سجا بنا کر دکھائے برے کام کو اچھا کام بتائے)

سوال: بدترین مخلوق کون ہے؟ فرمایا جو دنیا کی خاطر اپنا دین بیچ دے

سوال: سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ فرمایا جس پر ہدایت کے راستے واضح ہو جائیں اور وہ ہدایت کی طرف مائل ہو جائے۔ سب سے بردبار کون ہے؟ فرمایا جو غصہ نہ کرے۔

سوال: سب سے زیادہ احمق کون ہے؟ فرمایا دنیا کا عاشق اور دنیا سے دھوکہ کھایا ہوا جب کہ دنیا کے بدلنے کی حالت وہ خود دیکھ رہا ہے۔

سوال: سب سے زیادہ افسوس کس کو ہوگا؟ حضرت علیؑ نے فرمایا جو دنیا اور آخرت دونوں سے محروم رہا۔

(نہ خدا ہی ملا، نہ وصالِ صنم)

سوال: اندھا کون ہے؟ حضرت علیؑ نے فرمایا جو غیر خدا کے لیے کام کرے اور پھر اللہ سے اس کا اجر طلب کرے۔

سوال: بہترین قناعت کیا ہے؟ فرمایا خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر قناعت کرنا۔ (ان کو

www.drhasanrizvi.org

غنیمت اور کافی سمجھ کر ان سے مطمئن ہو جانا)

سوال: سخت ترین مصیبت کیا ہے؟ فرمایا دین پر مصیبت (یعنی خدا کی اطاعت نہ کرنا آخرت کو بھلا دینا اور دین کو اہمیت نہ دینا عملاً شیطان کی مرضی پر چلنا)

سوال: خدا کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کیا ہے؟

حضرت علی: انتظار فرج (یعنی خدا کی طرف سے خوشیاں ملنے کا انتظار کرنا امام عصرؑ کے ظہور کا انتظار کرنا بھی اس میں شامل ہے)

سوال: خدا کے نزدیک بہترین انسان کون ہے؟

حضرت علی: جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرے، نتیجتاً برائیوں سے سب سے زیادہ بچے اور سب سے زیادہ دنیا سے دور رہے۔

سوال: خدا کے نزدیک سب سے افضل کلام کیا ہے؟

حضرت علی: کثرت سے خدا کا ذکر کرنا، خدا کی بارگاہ میں رونا اور گڑگڑا کر دعا کرنا

سوال: سب سے زیادہ سچا کون ہے؟

حضرت علی دل سے اس بات کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔

سوال: خدا کے نزدیک افضل ترین عمل کون سا ہے؟

حضرت علی: خدا کے سامنے سر تسلیم واطاعت جھکانا اور برائیوں گناہوں سے سب سے زیادہ بچنا۔

سوال: سب سے سچا کون ہے؟

حضرت علی: جو میدان جنگ میں اپنی سچائی ثابت کرے (یعنی ثابت قدم رہے)

پھر حضرت علی نے فرمایا خدا نے کچھ ایسے (بلند و عظیم) لوگ پیدا کیے ہیں کہ ان کی نظر میں خدا نے دنیا کو معمولی کر دیا ہے۔ اس طرح ان کو دنیا سے دور رکھا ہے۔ وہ دنیا کے سامان کا

www.drhasanrizvi.org

شوق نہیں رکھتے بلکہ جنت دارالسلام کا شوق رکھتے ہیں جس طرف خدا نے خود ان کو بلایا ہے۔ وہ کم روزی پر صبر کرتے ہیں، دنیا کی سختیوں پر صبر کرتے ہیں۔ اللہ کی خاص نعمتوں اور عزتوں کا شوق رکھتے ہیں۔

اپنی تمام کوششیں اللہ کو راضی اور خوش کرنے میں خرچ کرتے ہیں۔اس لیے ان کے اعمال کا خاتمہ شہادت پر ہوتا ہے۔ وہ خدا سے اس حال میں ملتے ہیں کہ خدا ان سے راضی ہوتا ہے اور وہ خدا سے راضی ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ موت گزرنے والوں اور باقی رہنے والوں کا راستہ ہے۔ اس لیے انہوں نے دنیا میں آخرت کا سامان جمع کر لیا ہے۔ یہ سامان سونا چاندی نہیں ہے۔ (بلکہ نیک کام ہیں) وہ معمولی لباس پہنتے ہیں۔ ذلتوں پر صبر کرتے ہیں۔ نیک کاموں کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اللہ کی خاطر دوستی دشمنی کرتے ہیں۔ یہی لوگ دنیا کے چمکتے چراغ اور آخرت کی نعمتوں کے حقیقی مستحق ہیں (حضرت علیؑ)

وہ خزانہ جو دیوار کے نیچے دفن تھا

وہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر لکھا تھا "شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوا اللہ کے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ میں تعجب کرتا ہوں اس پر جسے معلوم ہے کہ موت سچی حقیقت ہے، پھر بھی وہ دنیا سے خوش رہتا ہے؟ مجھے تعجب ہے اس پر جو خدا کے قضا و قدر کے فیصلوں کو دل سے مانتا ہے پھر وہ کیوں غمگین رہتا ہے؟

مجھے تعجب ہے اس پر جسے جہنم یاد ہے پھر وہ کیونکہ ہنستا رہتا ہے؟ مجھے حیرانی ہے اس پر جو دنیا والوں کو مرتے دیکھتا ہے، پھر بھی موت سے بے فکر اور مطمئن رہتا ہے؟ (حضرت علیؑ)

کمزور کون ہے؟

www.drhasanrizvi.org

۱۔ جو مسلمان ناصبی نہ ہو وہ کمزور بنا دیا گیا ہے

۲۔ جو اختلافات کی حقیقت کو جانتا ہے وہ کمزور نہیں

۳۔ جو شخص ایمان کی طرف آنے کی ہدایت نہیں رکھتا وہ کمزور ہے۔

۴۔ وہ مرد عورتیں بچے جن کی عقل بچوں کی طرح کمزور ہے وہ مرفوع القلم ہیں (یعنی ان پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے)

۴۔ جن کو راہ حق کی ہدایت نہیں مل سکی وہ لوگ اپنے اچھے کاموں کی وجہ سے اور برے کاموں سے رکنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے۔ مگر وہ ابرار یعنی بلند درجہ نیک لوگوں تک نہ پہنچ سکیں گے، بشرطیکہ وہ دشمن آل محمد نہ ہوں۔ مگر اہلبیتؑ تک پہنچنے کی ہدایت حاصل نہ کر سکتے تھے (امام جعفر صادقؑ)

۵۔ کمزور وہ لوگ بھی ہیں جو قرآن کو اچھی طرح سمجھ کر نہیں پڑھ سکتے

۶۔ وہ لوگ بھی کمزور ہیں جو نماز روزے رکھتے ہیں برے جنسی اعمال سے بچتے ہیں مگر یہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں کے پاس بھی حق ہے۔ خدا سے امید ہے کہ خدا ان کو معاف فرمائے گا۔ یہ خدا کی رحمت ہوگی لیکن اگر خدا نے ان کو عذاب دیا تو یہ خود ان کی گمراہی کی وجہ سے ہوگا کیونکہ خدا نے ان کو ہماری معرفت عطا کر دی تھی مگر پھر بھی انہوں نے ہمارا راستہ پوری طرح اختیار نہ کیا۔

۶۔ وہ نادان کم عقل لوگ مثلاً نوکر چاکر کہ جب تم ان سے کہتے ہو کہ نماز پڑھو تو پڑھ لیتے ہیں مگر سمجھتے کچھ نہیں۔ بس اتنا جانتے ہیں جتنا تم نے بتا دیا ہے۔ مثلاً بوڑھے بچے وغیرہ۔ یہ کمزور لوگ ہیں۔ لیکن جو آدمی جھگڑے کرتا ہے، کاروبار کرتا ہے، خرید و فروخت کر سکتا ہے، دھوکہ نہیں کھاتا، وہ کمزور نہیں۔ اگر وہ دین کو نہ سمجھے تو اس کے لیے کوئی شرافت اور عزت نہیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

(۷) وہ لوگ جن کے پاس کوئی طریقہ نہیں کہ وہ کافر ہو جائیں اور نہ ہی ہدایت یافتہ ہیں کہ پوری طرح ایمان میں داخل ہو سکیں، ایسے لوگ کمزور و ایمان کے درمیان ہیں (امام جعفر صادقؑ)

جنت میں اکثریت سادہ لوگوں کی ہے

جب میں جنت میں داخل ہوا (معراج کے موقع پر) تو میں نے دیکھا کہ وہاں اکثریت سیدھے سادھے لوگوں کی ہے یعنی وہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں اور قدرے عقلمند ہیں مگر برائیوں کو نہیں جانتے تھے (جناب رسولؐ خدا)

ان میں وہ شخص بھی شامل ہیں جو ہر ماہ تین روزے رکھتا ہے

اے ابوذرؓ

تم جنتی ہو، میرے بعد تم کو میرے حرم سے سے نکالا جائے گا۔ صرف اس لیے کہ تم کو میرے اہلبیتؑ سے محبت ہوگی۔ پھر تم تنہائی کی زندگی گزاروگے اور اسی تنہائی میں دنیا سے چلے جاؤ گے۔ تمہارے ذریعہ ایک قوم عزت اور ہدایت پائے گی۔ وہی لوگ تمہیں دفن کریں گے۔ یہ لوگ جنت میں میرے ساتھی ہوں گے، اس جنت میں جس کا وعدہ برائیوں سے بچنے والوں سے کیا گیا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

کریم اور بدترین کون؟

حضرت سلیمان فارسیؓ سے کسی نے پوچھا تم کون ہو؟ فرمایا جہاں تک میرے تیرے انجام کا تعلق ہے تو وہ بد بودار مردار (لاش) ہے

ہاں جب قیامت ہوگی عمل کے تولنے والے ترازو وجیں گے تو وہاں جس کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوا وہ لئیم (پست) بد بخت ہے اور جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوا وہ کریم یعنی عزت والا

www.drhasanrizvi.org

ہے۔(حضرت سلمان فارسیؓ)

قانع اور معتبر

قانع وہ فقیر ہے کہ جسے آپ جو کچھ دے دیں اس پر قناعت کرے۔تمہارے دیئے پر راضی ہو جائے ناراض نہ ہو۔تیوری نہ چڑھائے۔غصہ میں نہ آئے۔اور معتر یعنی مانگنے والا وہ ہے کہ جو خود نہ مانگے۔صرف تمہاری طرف سے جارہا ہو اور تم نے اسے کھانا کھلا دیا ہو(امام جعفر صادقؑ)

معتر وہ ہے جو تم سے امید رکھتا ہو مگر سوال نہ کرے(امام صادقؑ)

معتر وہ ہے جو حاجت تو پیش بیان کرے مگر سوال نہ کرے(یعنی اشارہ اپنی حاجت بیان کرے)امام صادقؑ)

حضرت ابراہیمؑ کا فرمانا کہ میں بیمار ہوں

کا مطلب یہ تھا کہ میں عنقریب بیمار ہو جاؤں گا۔جس طرح خدا نے رسولؐ خدا کے لیے فرمایا کہ تم میت ہو یعنی عنقریب میت ہو جاؤ گے۔

حضرت ابراہیمؑ کا مطلب یہ بھی تھا کہ میں حسین ابن علیؑ کی مصیبتیں سن کر سخت تکلیف میں ہوں(امام جعفر صادقؑ)

حرام مال اور خیانت

۱۔ ہر وہ چیز جو امام سے خیانت کر کے حاصل کی جائے وہ حرام مال ہے(یعنی وہ مال جس میں سے سہم امام یعنی امام کا حصہ نہ دیا جائے)

۲۔ یتیم کا مال کھانا حرام مال ہے۔

۳۔ ظالم حاکموں کا کام کر کے جو مال کمایا جائے وہ حرام ہے۔

www.drhasanrizvi.org

۴۔ قاضیوں کی اجرتیں (جو غلط فیصلے کرتے ہیں) حرام ہیں

۵۔ بدکار عورتوں کی اجرتیں حرام ہیں۔

۶۔ شراب اور نشہ آور چیزوں کے بیچنے کی قیمت حرام ہے۔

۷۔ واضح ہو جانے کے بعد کہ یہ سودی ہے سود کا مال حرام ہے۔

۸۔ رشوت کا مال خاص کر اگر قاضی فیصلے کرنے کے لیے لے تو اللہ رسول کا کفر و انکار ہے (امام جعفر صادقؑ)

مبارک کے معنی

بہت زیادہ فائدے پہنچانے والا (امام جعفر صادقؑ)

اللہ کا فرمانا کہ پھر ہم نے توبہ قبول فرمائی

یعنی خدا نے گناہوں کو چھوڑ کر اپنی اطاعت کی طرف لوٹنے کی توفیق (صلاحیت) عطا فرمائی (امام جعفر صادقؑ)

(نوٹ: یہ توفیق جب ملتی ہے کہ جب انسان خدا کے سامنے شرمندہ ہو کر خدا سے اپنے گناہوں کی دل سے معافیاں بار بار مانگتا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ اس کو اپنی اطاعت کی طرف لوٹنے اور گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے اور عملاً گناہ چھوڑ دیتا ہے۔)

مال کثیر ہونے کے معنی

کثیر سے مراد اسی (۸۰) ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ نے آپ کی کثیر مقامات پر مدد کی (القرآن سورۃ توبہ ۲۵) اور خدا نے رسول کی ۸۰ مقامات پر مدد کی تھی (امام جعفر صادقؑ)

(مطلب ہوا کہ مال کثیر سے مراد کم سے کم ۸۰ روپیہ کا ہونا ہے)

www.drhasanrizvi.org

اللہ کی طرف دوڑنے کے معنی

اللہ کی خوش کرنے کے لیے حج کرنا اللہ کی طرف دوڑنا ہے۔(امام محمد باقرؑ)

حقیقی عالم یا فقیہ

وہ ہے جو لوگوں کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرے

۲۔ خدا کے عذاب اور سزاؤں سے بے خوف نہ بنا دے۔لوگوں کو گناہ کرنے کی اجازت نہ دے۔

۳۔ قرآن کی طرف راغب رہے اور قرآن کو نہ چھوڑ دے

یاد رکھو کہ ایسے علم میں کوئی اچھائی نہیں ہے جس میں غور و فکر نہ ہو۔جس کو اچھی طرح سمجھا نہ گیا ہو۔ایسی عبادت میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جسے دین کے مسائل کو بغیر جانے کیا گیا ہو (امام جعفر صادقؑ)

بلغ اشدہ

یعنی جب موسیٰ ۱۸ سال کے ہوئے اور استویٰ کے معنی جب چہرے پر بال نکل آئیں (امام جعفر صادقؑ)

سردیوں کا موسم مومن کی بہار ہے

کیونکہ سردیوں میں راتیں لمبی ہوتی ہیں اس لیے نماز شب پڑھنا آسان ہوتا ہے۔اور دن چھوٹے ہوتے ہیں اس لیے روزے رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔(امام جعفر صادقؑ)

ہر چیز کی ایک بہار ہوتی ہے

قرآن کی بہار رمضان کا مہینہ ہے(امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

شعبان کے مہینے میں ہر روزہ ۷۰ مرتبہ یہ استغفار پڑھا جاتا ہے۔

تو اس کو افق مبین پر لکھا جائے گا۔افق مبین عرش کے سامنے ایک جگہ ہے جہاں نہریں ہیں جن میں ستاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہیں۔وہ استغفار یہ ہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھوالرحمٰن الرحیم الحی القیوم واتوب الیہ

(یعنی میں اللہ سے معافیاں طلب کرتا ہوں جس اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔وہ بڑا مہربان ہے بے حد رحم کرنے والا ہے۔ہمیشہ زندہ رہنے والا ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔میں اسی سے توبہ کرتا ہوں (یعنی گناہوں کی زندگی چھوڑ کر اس کی اطاعت کی طرف لوٹتا ہوں)

(حضرت امام جعفر صادقؑ)

تمام النعمہ (یعنی) خدا کی نعمتوں کا مکمل ہونا

یہ ہے کہ جہنم سے نجات (چھٹکارا) مل جائے اور انسان جنت میں داخل ہو جائے

(جناب رسولؐ خدا)

انسان کی سب سے بڑی کامیابی جنت کا حصول ہے۔اسی کے لیے خدا نے فرمایا کہ جنت جیسی چیز کے حاصل کرنے کی کوششیں کرنی چاہییں۔(القرآن) (جناب رسولؐ خدا)

ایک شخص خدا سے صبر مانگ رہا تھا

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا تو بلائیں مانگ رہا ہے۔تجھے عافیت مانگی چاہیے (جناب رسولؐ خدا)

ایک شخص یاذوالجلال والاکرام

کہہ کر خدا سے دعا مانگ رہا تھا۔رسولؐ خدا نے فرمایا تیرے حق میں اس دعا کو یقیناً قبول کر لیا گیا ہے (ذوالجلال والاکرام) کے معنی اے وہ خدا جو بڑی زبردست شان و شوکت

www.drhasanrizvi.org

بزرگی اور عزت والا ہے) (جناب رسولؐ خدا)

لوگوں کو چار (۴) چیزیں چاہیے ہوتی ہیں

۱۔ بے نیازی یعنی محتاج نہ ہونا۔ یہ دولتمندی قناعت میں پائی جاتی ہے۔ جو مال کی کثرت میں بے نیازی تلاش کرتا ہے اس کو نہیں ملتی۔

۲۔ آسائش یعنی آرام اور بوجھ کا ہلکا ہونا جو بھاری بوجھ (یعنی کثرت مال اولاد) میں اس کو تلاش کرے گا اس کو آسائش (وآرام) نہ مل سکے گا۔

۳۔ کم غمگین ہونا یہ کام کی کمی میں ملتا ہے جو اسے کام کی زیادتی میں تلاش کرتا ہے اس کو یہ بے غمی نہیں ملتی۔

۴۔ عزت، یہ خدا (خالق) کی اطاعت اور خدمت میں ملتی ہے جو اس کو مخلوق کی اطاعت میں تلاش کرتا ہے اس کو عزت نہیں ملتی (امام جعفر صادقؑ)

مسلمان کے تین دوست ہوتے ہیں

ایک دوست کہتا ہے کہ میں زندگی موت دونوں میں تیرا ساتھی رہوں گا۔ یہ اسکا عمل ہے

دوسرا دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں جب تک تجھے موت آئے۔

یہ اس کا مال ہے کیونکہ جب وہ مرجاتا ہے تو مال وارثوں کا ہوجاتا ہے۔

تیسرا دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ قبر کے دروازے تک ہوں پھر تجھے چھوڑ دوں گا یہ اس کی اولاد ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

عورتوں کی عقل ان کے حسن و جمال میں ہے

اور مردوں کا حسن و جمال ان کی عقلوں میں ہے (امام جعفر صادقؑ)

(یعنی مرد کا کمال اور جمال اس کی عقلمندی ہے)

www.drhasanrizvi.org

میں ہر مہینے تین روزے رکھتا ہوں

کیونکہ خدا نے فرمایا کہ جو ایک نیکی لائے گا، اسکے لیے اس جیسی دس (۱۰) نیکیاں ہیں (سورہ انعام: ۱۶۰)

اس طرح میں سال بھر روزے سے رہتا ہوں۔ پھر میں شعبان کے آخری دنوں کے روزوں کو رمضان سے ملا دیتا ہوں اس طرح مجھے عمر بھر روزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے جو پاک پاکیزہ ہو کر سو جاتا ہے وہ ایسا ہے کہ گویا رات بھر جاگتا رہا تھا۔ میں رات کو پاک و پاکیزہ ہو کر سوتا ہوں اس لیے رات بھر جاگنے کا ثواب پاتا ہوں۔ میں روز قرآن ختم کرتا ہوں اسطرح کہ میں ۳ مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھتا ہوں۔ کیونکہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے قل ھواللہ احد ایک تہائی قرآن ہے۔ (حضرت سلمان فارسیؓ)

جو شخص اپنے روزے کو قول صالح اور عمل صالح پر ختم کرے

اس کا روزہ قبول ہے۔ قول و صالح اور عمل صالح دل سے سمجھ کر لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے (امام جعفر صادقؑ)

جو خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے

خدا اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ جو خدا سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا خدا اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا (حدیث رسولؐ)

راوی نے امامؑ سے پوچھا کہ میں تو موت کو پسند نہیں کرتا۔ امامؑ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ موت کے وقت جب کوئی شخص ایسی چیز دیکھتا ہے کہ جسے وہ پسند کرتا ہے (یعنی خدا کی خاص نعمتیں) تو اس کو آگے بڑھنے سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ اس وقت اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اگر مرتے وقت وہ کوئی ایسی چیز (خدا کا عذاب) دیکھتا ہے جسے

www.drhasanrizvi.org

وہ پسند نہیں کرتا تو اس وقت خدا سے ملاقات کرنے سے زیادہ اسے کوئی چیز ناپسند ہوتی (امام جعفر صادقؑ)

مومن کی آنکھوں سے مرتے وقت خوشی سے آنسو نکل آتے ہیں کیونکہ وہ پسندیدہ چیز دیکھتا ہے۔(امام جعفر صادقؑ)

(یہ آنسو بے انتہا خوشی کے آنسو ہوتے ہیں غم کے آنسو نہیں ہوتے جو جنت کی نعمتیں دیکھنے کی وجہ سے نکلتے ہیں)۔

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا:

مومن مرتے وقت رسولؐ خدا اور آئمہ اہلبیتؑ کو دیکھتا ہے جو اس کو خوشخبریاں سناتے ہیں اور وہ جنت کی نعمتیں دیکھتا ہے۔"

حقیقی پاگل

وہ ہے جو تکبر کی چال چلتا ہے۔ آنکھوں کے کناروں سے دیکھتا ہے۔ اپنے شانوں کو مٹکاتا ہے۔ وہ حقیقی پاگل ہے۔ رہے عام دیوانے تو وہ بیمار ہیں یا مصیبتوں میں مبتلا ہیں (جناب رسولؐ خدا)

"جو ہر سوال کا جواب دے (کبھی نہ رکے اور کبھی نہ کہے کہ مجھے یہ بات معلوم نہیں وہ یقیناً پاگل ہے)(امام جعفر صادقؑ)

(اور اس سے بھی کہیں بڑھ کر جنوں کی انتہا کیا ہے؟

کہ دیوانے بھی اب کہنے لگے ہیں مجھ کو دیوانہ)

خائف کے معنی

اصل خدا سے ڈرنے والا وہ ہے جس نے اپنے فائدے کے لیے زبان کے (غلط استعمال

www.drhasanrizvi.org

کے) خوف کو ترک نہ کر دیا ہو (یعنی بولتے وقت ڈرے کہ کہیں گناہ کی بات تو نہیں بول رہا ہوں)(امام جعفر صادقؑ)

مسلمان وہ ہے

جس کے ہاتھ پاؤں زبان سے مسلمان سلامت (محفوظ) ہوں ۔(جناب رسولؐ خدا)

اور مومن وہ ہے

جس سے لوگ اپنے مال اور جانوں کی طرف سے امن میں ہوں ۔اور اس کو اپنے مال کا امین بنائیں ۔ وہ بھی مومن ہے جس کی اذیت سے اس کے پڑوس (ساتھی) امان میں ہوں ۔(امام جعفر صادقؑ)

عقل کے معنی

عقل وہ چیزہ ہے کہ جس کے ذریعہ خدا کو (پہچان کر) اس کی عبادت ،غلامی ،مکمل اطاعت) کی جائے اور جس کے ذریعہ جنت (جیسی سب سے عظیم نعمت) کو کمایا جائے ۔

راوی نے امامؑ نے پوچھا پھر وہ کیا چیز تھی جو معاویہؒ کے پاس تھی ؟

امامؑ نے فرمایا" وہ عقل نہیں) ہے بلکہ شیطنت ہے جو بظاہر عقل سے مشابہ ہے (وہ عقل کا مسخ ہو کر اس کا غلط استعمال ہے)(امام جعفر صادقؑ)

(عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے
عشق بیچارہ نہ ملاں ہے نہ زاہد نہ حکیم) اقبال

" یہ بھی عقل ہے کہ انسان غم اور مصیبتوں میں آہستہ آہستہ چلے اور ان کو اچھی طرح برداشت کرے یہاں تک کہ ان سے نجات پالے (امام حسنؑ)

(انسان سمجھ لے کہ مصیبتیں ہماری ترقی کا راز ہیں

www.drhasanrizvi.org

تندی بادِ مخالف سے نہ گھرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے) اقبال

اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے (القرآن)

یعنی خدا کی ایسی اطاعت کرو کہ پھر اس کی نافرمانی نہ ہو

۲۔ ہر وقت خدا کو یاد رکھو اور کبھی خدا کو نہ بھولو۔

۳۔ خدا کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرو اور کبھی ناشکری نہ کرو۔ (امام جعفر صادقؑ)

عبادت کے اصل معنی

"اللہ کی جیسی اطاعت و عبادت (غلامی) ہونی چاہیے ویسی عبادت (غلامی) کرنے کی اچھی پکی نیت یا ارادہ ہی اصل عبادت ہے" (امام جعفر صادقؑ)

کبر کے معنی

"اصل تکبر حق کا انکار کرنا ہے اور اصل ایمان یہ ہے کہ ابدی حقیقتوں کو سمجھ کر ان کا دل سے اقرار کیا جائے۔" (امام جعفر صادقؑ)

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر کفر ہے، یعنی حق کا انکار ہے وہ کبھی جنت میں نہ جائے گا۔

مومن کی چھپی ہوئی چیز دوسرے مومن پر حرام ہے (الحدیث)

اس سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ مومن دوسرے مومن کی شرم گاہ کو نہ دیکھے۔ بلکہ یہ مراد بھی ہے کہ کوئی مومن کسی دوسرے مومن کی خفیہ چھپی ہوئی باتوں کو نہ بیان کرے۔ کوئی مومن دوسرے مومن کے خلاف کچھ نہ کہے

آخری مطلب یہ ہے کہ مومن مومن کے رازوں کو ظاہر نہ کرے اور مومن کا عیب دیکھ کر

www.drhasanrizvi.org

اس کو بیان نہ کرے۔ اس طرح مومن کو ذلیل نہ کرنا اصل مراد ہے (امام جعفر صادقؑ)

سخاوت کے معنی یہ ہیں کہ

مال میں سے وہ حق نکالنا جو خدا نے تم پر ادا کرنا واجب کیا ہے اور اس کو حقدار کو دے دینا (امام جعفر صادقؑ)

(یعنی خمس و زکوٰۃ کا ادا کرنا، ماں باپ بیوی بچوں، غریب عزیزوں کا حق ادا کرنا اولین مراد ہے۔

اس لیے کریم اور سخی وہ ہے جو اپنے مال کو حقوق العباد کے ادا کرنے پر خرچ کرے۔)

۲۔ سخاوت یہ بھی ہے کہ اپنے مال کو حرام پر خرچ کرنے سے روکے تاکہ اس کا دل خدا کی اطاعت کے کاموں میں خرچ کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے" (امام جعفر صادقؑ)

"سخاوت ایک درخت ہے جس کی جڑ جنت میں ہے۔ وہ درخت دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ جو بھی سخاوت کے درخت کی شاخ سے تعلق پیدا کرے گا (یعنی اپنا مال خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض پر خرچ کرے گا) تو سخاوت کا درخت اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ (جناب رسولؐ خدا)

سماحہ

یہ ہے کہ تنگی اور آسانی ہر حال میں غریبوں کو عطا کرے" (امام حسنؑ)

"جواد (سخی)

وہ انسان ہے کہ جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اس پر خرچ کرے۔ خدا تو ہر حال میں جواد ہے چاہے وہ عطا کر رہا ہو یا نہ عطا کر رہا ہو۔ کیونکہ جب وہ ہمیں کچھ کرتا ہے تو ہم اس کے حقدار نہیں ہوتے اور اگر وہ کچھ نہیں دیتا، تو وہ وہ چیز نہیں دیتا جس کے ہم حقدار نہیں ہیں۔" (امام موسیٰ کاظمؑ)

www.drhasanrizvi.org

مروت کے معنی

۱۔ انسان کا اپنے دین کا حریص (شوقین) ہونا

۲۔ اپنے مال کی اصلاح کرنا۔ (یعنی حلال سے کمانا فرائض پر خرچ کرنا

۳۔ دوسروں کے مالی حقوق ادا کرنے کی پوری کوشش کرنا (امام حسنؑ)

مروت (مردانگی) کے دوسرے معنی

۱۔ انسان کا اپنے دین کی پوری طرح حفاظت کرنا

۲۔ اپنے (ذریعہ معاش) کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے رہنا

۳۔ جھگڑوں کو اچھی طرح نمٹانا

۴ سلام کو عام کرنا (ہر شخص کو سلام کرنا)

۵۔ نرمی سے کلام کرنا

۶۔ بھیک مانگنے سے بچنا

۷۔ لوگوں سے اظہار محبت کرنا (امام حسنؑ)

تیسری روایت یہ ہے کہ مروت (یعنی مردانگی) کے معنی پاک دامنی

اور مال کی اصلاح (یعنی حلال سے کمانا، حلال اور فرائض پر خرچ کرنا) (حضرت علیؑ)

۸۔ دین میں پاکدامنی اختیار کرنا

۹۔ زندگی بھر اپنے اعمال محاسبہ کرتے رہنا

۹۔ مصیبتوں پر صبر کرنا

۱۰۔ وطن میں مروت (مردانگی) یہ ہے کہ قرآن کو سمجھ کر پڑھے اور مسجدوں میں حاضر رہے۔ نیک لوگوں میں اٹھے بیٹھے اور خدا کے کاموں پر غور و فکر کرے۔

www.drhasanrizvi.org

۱۱۔ سفر میں مروت (مردانگی) یہ ہے کہ اپنا سامان سفر اور مال ہمسفر پر خرچ کرے، اس طرح مزاح کرے کہ خدا ناراض نہ ہو، ساتھیوں کی مخالفت نہ کرے، لوگوں سے الگ ہو کر بھی ان کے خلاف باتیں نہ کرے۔" (امام جعفر صادقؑ)

فقر کیا ہے؟

"فقر سرخ موت ہے۔ یہ درہم و دنیا کا نہ ہونا نہیں بلکہ دین کی فقیری ہے" (یعنی دین کی تعلیمات کا نہ ہونا اور دین پر عمل نہ کرنا کیونکہ اس کا نتیجہ دائمی فقر و فاقہ اور عذاب الٰہی میں رہنا ہے) (امام جعفر صادقؑ)

جب زکوٰۃ نہیں دی جائے گی تو امیر غریب دونوں کا حال خراب ہوگا۔

(الحدیث)

راوی نے پوچھا کہ جب زکوٰۃ نہ دی جائے گی تو فقیر کا حال ضرور خراب ہوگا مگر امیر کا حال کیسے خراب ہوگا؟ امام نے فرمایا "زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے امیر آدمی کا حال قیامت کے دن بے حد خراب ہوگا۔ (امام محمد باقرؑ)

جو کم رزق پر راضی ہو جائے گا۔

خدا اس کے کم عمل پر راضی ہو جائے گا (الحدیث رسولؐ) مطلب یہ ہے کہ "اگر وہ کم مال پر راضی ہو جائے تو اگر اس نے مال میں کچھ نافرمانی کی ہوگی تو خدا اس کو معاف کر دے گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

خدا کے عظیم ترین تحفے

صبر، قناعت، رضا زہد اخلاص یقین

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ "جبرئیل نے کہا کہ خدا نے مجھے ایسے تحفے کے ساتھ آپ کے پاس بھیجا ہے کہ جو پہلے کسی کو نہیں دیا۔ سب سے پہلا تحفہ صبر ہے۔ اس سے بہتر رضا ہے۔ اور خدا کے کاموں پر راضی رہنا ہے ۳۔ اس سے بہتر زہد و تقویٰ دنیا سے بے رغبتی ہے

۴۔ اس سے بہتر اخلاص ہے (یعنی صرف اللہ کے لیے ہر کام کرنا)

۵۔ اس سے بہتر یقین ہے۔ (یعنی خدا رسول امام آخرت قرآن سب کو سمجھ کر دل سے ماننا ہے۔"

میں (رسولؐ خدا) نے پوچھا یقین تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

جبرئیل نے کہا "توکل کے ذریعہ" میں نے پوچھا توکل کیا ہے؟

جبرئیل نے کہا کہ "یہ جان لینا کہ کوئی مخلوق نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ جب انسان ایسا ہو جائے گا تو خدا کے سوا کسی کے لیے عمل نہ کرے گا۔ نہ خدا کے سوا کسی سے ڈرے گا نہ خدا کے سوا کسی سے کوئی امید رکھے گا۔ وہ کسی سے امید، توقعات اور لالچ نہیں رکھے گا۔ اس کی تمام توقعات صرف اور صرف خدا سے وابستہ ہو جائیں گے۔"

میں (رسولؐ خدا) نے پوچھا صبر کیا ہے؟ فرمایا صبر کرو سختیوں پر اور فقیری پر۔ یعنی اپنی حالت کی شکایت مخلوق سے نہ کرو۔ میں نے پوچھا قناعت کیا ہے؟ فرمایا جو خدا دنیا میں سے

دے دے

(یعنی اپنی تمام کوششوں کے بعد جو مل جائے) اس کو کافی سمجھے۔

اس پر قناعت کرے کم پر قناعت کرے اور تھوڑے پر شکر کرے"

www.drhasanrizvi.org

میں نے پوچھا رضا کیا ہے؟

فرمایا دنیا میں جو نہ ملے اس پر خدا سے ناراض نہ ہونا مگر تھوڑے عمل پر راضی نہ ہو۔ (جتنا زیادہ ممکن ہو نیک عمل کرے) (جناب رسولؐ خدا)

زہد

میں نے پوچھا زہد کیا ہے؟ فرمایا زاہد وہ ہے جو اس سے محبت کرے جس سے خدا محبت کرے۔ اس سے نفرت کرے جس سے اس کا خالق نفرت کرتا ہے۔ دنیا کے حلال سے بچے اور حرام کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔ کیونکہ دنیا کے حلال کا حساب دنیا ہے اور حرام پر خدا کی سزائیں ہیں۔ تمام مسلمانوں پر اس طرح رحم کرے جیسے اپنے اوپر رحم کرتا ہے۔ (بے ہودہ) باتیں کرنے سے اس طرح بچے جیسے مردار سے بچتا ہے۔ دنیا کے سامان اور سجاوٹوں سے اس طرح بچے جیسے آگ سے بچتا ہے۔ اس کی امیدیں مختصر اور موت نگاہوں کے سامنے ہونی چاہیے۔ (جناب رسولؐ خدا)

رسولؐ خدا نے پوچھا اخلاص کیا ہے؟

فرمایا ''مخلص وہ ہے جو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرے۔ جو پالے اس پر راضی رہے۔ جو بچے اس کو خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔ جس نے مخلوق سے سوال نہ کیا اس نے حقیقتاً خدا کی ربوبیت کا اقرار کیا۔ جب جو پائے راضی رہے گا۔ تو اللہ بھی اس سے راضی رہے گا۔ پھر جب اللہ اس کو دیتا ہے تو وہ خدا پر بھروسہ کرنے والا بن جاتا ہے۔'' (جناب رسولؐ خدا)

میں نے پوچھا یقین کیا ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا ''یقین کرنے والا خدا کے لیے اس طرح عمل کرتا ہے کہ جیسے وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا اگر خدا کو نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ یہ دیکھتا ہے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ وہ یہ بات جان لیتا

www.drhasanrizvi.org

ہے کہ جو کچھ خدا سے اس کو ملنے والا ہے وہ اس کے پاس ضرور پہنچ کر ہی رہے گا اور جو نہیں ملنے والا ہے وہ کبھی نہیں پہنچے گا۔ یہ سب توکل کی شاخیں اور قسمیں ہیں اور زہد کے مدارج ہیں (جناب رسولؐ خدا)

صدقہ لینا حلال نہیں ہے

اس کے لیے جو قدرت رکھتا ہے اپنے کو صدقے سے بچا نے کی۔ کیونکہ صدقہ غنی (دولت مند) کے لیے حلال نہیں۔ (جناب رسولؐ خدا)

ایک ساتھ تین طلاق والی سے بچو

جب کہ وہ تمہارے عقیدے پر نہ ہوں (اہلسنت سے ہو) اس لیے کہ جو کسی قوم کا دین رکھتا ہے اس پر اسی فقہ کے احکام عائد ہوتے ہیں" (امام علی رضاؑ)

ہجرت کے بعد اعرابی (جنگلی) بننے والا شخص وہ بھی ہے

جو ہماری ولایت (امامت) پر ایمان لانے کے بعد اس عقیدے کو ترک کر دے" (امام جعفر صادقؑ)

غفلت کے وقت نافلہ پڑھا کرو

چاہے وہ دو (۲) رکعت ہی کیوں نہ ہو۔ یہ رکعتیں کرامت کے گھر کا مالک بنا دیتی ہیں۔ غفلت کا وقت مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت ہے" (کیونکہ یہ تفریح کے اوقات ہیں) (جناب رسولؐ خدا)

پرسکون رہو جب تک آسمان و زمین پرسکون ہیں۔ الحدیث

یعنی جب تک آسمان سے تمہارے زمانے کے امام مہدیؑ کے ظہور کر لینے کی آواز نہ

www.drhasanrizvi.org

آجائے اور زمین پر صفیانی کا لشکر نہ دھنس جائے تم پرسکون رہو۔ (جنگ شروع نہ کرو) (امام علی رضاؑ)

تمہارے دل میں لوگوں کی محتاجی اور بے نیازی جمع ہونی چاہیے (حضرت علیؑ)

یعنی لوگوں کی محتاجی اس طرح دل میں ہو

۱۔ کہ تمہارے کلام میں نرمی اور مٹھاس ہو

۲۔ اور سب سے مسکرا کر ملو۔ اور لوگوں سے بے نیازی اس طرح کی ہو کہ ان سے کچھ نہ مانگ کر اپنی عزت آبرو بچاؤ تا کہ تمہاری عزت باقی رہے (امام جعفر صادقؑ)

رسولؐ خدا نے فرمایا "میری قبر اور ممبر کے درمیان جنت کا باغ ہے

اور میرا ممبر جنت کا ایک دروازہ ہے" یہ اس لیے ہے کہ جناب فاطمہؑ کی قبر رسولؐ خدا کی قبر اور ممبر کے درمیان ہے۔ اصل میں جناب فاطمہؑ کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جنت کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے (امام صادقؑ)

"جناب فاطمہؑ کو ان کے گھر میں دفن کیا گیا تھا جب بنی امیہ نے مسجد کو وسعت دی تو گھر کا وہ حصہ مسجد میں شامل ہو گیا" (امام علی رضاؑ)

کرامت یا عزت ملنے پر کوئی انکار نہیں کرتا مگر گدھا (الحدیث)

مطلب یہ ہے کہ خوشبو یا تکیہ پیش کیا جائے تو صرف گدھا احمق اس کے لینے سے انکار کرتا ہے" (کیونکہ خوشبو اور تکیہ پیش کرنا کسی کی عزت کرنا ہے۔ اور عزت کو ٹھکرانا سخت حماقت ہے)

زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ

حلال کو حساب کے خوف سے چھوڑ کر دے اور حرام کو عذاب کے خوف سے چھوڑ دے۔

(امام موسیٰ کاظمؑ)

www.drhasanrizvi.org

یعنی دنیا کی نعمتوں سے رغبت اور محبت کو چھوڑ کر آخرت کی نعمتوں سے محبت اختیار کرے۔ اسلام میں زہد دنیا کو عملاً چھوڑ دینا نہیں بلکہ حرام کو عملاً چھوڑ دینا اور دنیا کی دولت کو زندگی کا مقصد نہ سمجھنا ہے۔)

موت کے معنی

''موت مومن کے لیے خوشبو سونگھنا ہے جس کو سونگھ کر مومن اونگھنے لگتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا سارا رنج و غم بالکل ختم ہو جاتا ہے۔'' (جیسے سونے سے انسان وقتی طور پر غم بھول جاتا ہے۔ اس طرح مومن موت سے ہمیشہ کے لیے اپنے غموں سے نجات پالیتا ہے)

جب کہ کافر کے لیے موت سانپ کے ڈسنے اور بچھو کے کاٹنے کی طرح (سخت تکلیف) ہے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اس کے لیے موت آریوں سے چیرے جانے اور پتھروں سے توڑے جانے کی طرح ہے۔ ان کے لیے موت دنیا کی تمام سختیوں سے کہیں زیادہ سخت ہوتی ہے۔

البتہ مومن کو اگر موت کے وقت تکلیف ہوتی ہے تو وہ اس کو گناہوں سے پاک کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ اگر کافر پر موت کے وقت کچھ نرمی ہوتی ہے تو وہ اس لیے کہ اس نے کچھ نیکیاں کی ہوتی ہیں۔ خدا اسکا اجر دنیا میں دے دیتا ہے تاکہ آخرت میں کافر کے لیے سزا ہی سزا ہو اور مومن کے لیے ثواب و راحت کے سوا کچھ نہ ہو۔'' (امام موسیٰ کاظمؑ)

موت تین چیزوں میں سے ایک ہے

۱۔ یا ہمیشہ ہمیشہ نعمتوں میں رہنے کی خوشخبری

۲۔ یا ہمیشہ عذاب اور سزاؤں میں رہنے کی اطلاع

۳۔ یا خوف اور غم میں مبتلا رہنا یعنی معاملہ یا انجام کا غیر واضح رہنا۔

www.drhasanrizvi.org

البتہ جو ہمارے دوست ہیں اور ہمارے احکامات کی عملاً اطاعت کرتے ہیں ان کو ہمیشہ ہمیشہ نعمتوں میں رہنے کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ جو ہمارا دشمن ہے یا مخالف ہے اس کو ابدی سزاؤں کی اطلاع دی جاتی ہے۔

رہا وہ جس کا معاملہ غیر واضح ہے، جو اپنا مستقبل نہیں جانتا، یہ وہ گناہگار مومن ہے جو ظلم اور زیادتیاں کیا کرتا تھا۔ اس کو پتہ نہیں چلتا کہ اس کے اعمال اسے کہاں لے جائیں گے؟ اس کو ڈرانے والی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ مگر خدا اس کو ہمارے دشمنوں کے برابر قرار نہیں دے گا۔ ہماری شفاعت کی وجہ سے اس کو جہنم کی آگ سے نکال لیا جائے گا۔ اسلیے اگر تم اچھی موت مرنا چاہتے ہو تو ہمارے احکامات پر عمل کر کے خدا کی اطاعت کرو، مگر مطمئن نہ ہو جاؤ۔ خدا کی سزاؤں کو معمولی چیز نہ سمجھو۔ کیونکہ کچھ ایسے بھی سخت گناہگار مومن ہیں کہ جن کو ہماری شفاعت تین لاکھ سال عذاب جھیلنے کے بعد ملے گی (امام زین العابدینؑ)

موت سب سے بڑی خوشی ہے جو مومن کے پاس آتی ہے۔ کیونکہ موت کے آنے پر مومن دنیا کی تکلیفوں سے نجات پا کر ابدی نعمتوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اور موت کافروں کے لیے سب سے بڑی تباہی ہے کیونکہ وہ جہنم کی آگ میں منتقل ہو جاتے ہیں جو دائمی سزا ہے'' (حضرت امام حسنؑ)

''موت ایک پل ہے جو تم کو دنیا کی تمام پریشانیوں اور تنگیوں سے نکال کر جنت کی وسیع اور دائمی نعمتوں تک پہنچا دیتی ہے۔ بھلا کون ہوگا جو قید خانے سے محل میں منتقل ہونا پسند نہ کرے گا؟ تمہارے دشمنوں کے لیے موت محل سے قید خانے میں منتقل ہونا ہے۔ اسی لیے جناب رسول خدا نے فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ اور موت مومنین کے لیے جنت میں پہنچانے والا پل ہے اور کافروں کو جہنم تک پہنچانے والا پل ہے۔

(جناب رسولؐ خدا بروایت حضرت امام حسینؑ)

www.drhasanrizvi.org

(جس طرح سرنگ پل کو عبور کر کے ہم دوسرے علاقے میں پہنچ جاتے ہیں موت کے پل کو عبور کر کے جنت میں پہنچ جائیں گے)

''موت مومن کے لیے کانٹوں بھرے میلے کپڑے کو اتارنے اور قید خانے کی تکلیف دہ زنجیروں سے آزاد ہونے کا نام ہے۔ گندے چیتھڑے کپڑے اتار کر نرم بہترین خوشبودار لباس پہننے کا نام ہے۔ تیز سواریوں پر سوار ہو کر پسندیدہ محلوں میں منتقل ہونے کا نام ہے۔ جب کہ کافروں کے لیے اچھا لباس اتارنے، تکلیف دہ کپڑے پہننے اور خوفناک گھروں میں منتقل ہونے کا نام ہے۔'' (امام زین العابدینؑ)

''موت نیند کی مانند ہے مگر یہ طویل عرصے کے لیے ہوتی ہے۔ قیامت کے دن بیدار ہو گے مگر اس عرصے میں خواب کی طرح مومن خوشی کی مختلف چیزیں دیکھتا رہتا ہے مگر بیان نہیں کر سکتا۔ اور کافر خوفناک چیزیں خواب کی طرح دیکھتا ہے مگر بیان نہیں کر سکتا۔ موت کی اس نیند میں خوشی یا تکلیف کی کیفیت ہوتی ہے اس لیے موت کی تیاری کرو (امام محمد باقرؑ)

(یعنی خدا کے پسندیدہ کام کرو تا کہ خدا کے پسندیدہ بن جاؤ۔ پھر موت جو خدا سے ملاقات کا نام ہے تمہارے لیے لذیذ ترین تجربہ بن جائے گی۔)

موت زبردست لذت بخش ہے

اگر موت کی پوری تیاری کر لینے کے بعد وہ لوگ جان لیتے کہ موت ان کو کتنی بڑی نعمتوں تک پہنچانے والی چیز ہے اور جو آفتوں بلاؤں کو دور کر دیتی ہے، تو وہ دوا سے کہیں زیادہ موت سے محبت کرتے۔'' (حضرت امام علی رضاؑ)

(مرگ مومن چیست؟ ہجرت سوئے دوست
ترک دنیا اختیار کوئے دوست) اقبال

www.drhasanrizvi.org

رفث جماع ہے اور فسوق جھوٹ (امام جعفر صادقؑ)

''خدا فرماتا ہے اے ایمان لانے والو اگر کوئی فاسق (مراد جھوٹا) کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ کرو کہ کسی قوم پر ناواقفیت کے عالم میں حملہ کر دو'' (القرآن ۔ سورۃ حجرات ۶) (امام جعفر صادقؑ)

حج اکبر

''حج اکبر دس ذی الحجہ ہے (امام جعفر صادقؑ)

اور حج اصغر عمرہ کرنا ہے۔

غرض حج اکبر بقر عید کا دن ہے'' (جسے عید الاضحی کہتے ہیں) (امام صادقؑ)

ایام معلومات اور ایام معدودات

ایک ہی چیز ہیں ان سے مراد ایام تشریق'' (یعنی ۱۱۔۱۲۔۱۳۔ ذی الحجہ ہیں) (امام جعفر صادقؑ)

اللہ اور رسول کی جانب سے اذان

سے مراد اعلان عام کرنے والے علی علیہ السلام ہیں (امام زین العابدینؑ)

جب سورہ برأت میں خدا نے مشرکوں سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان فرمایا تو رسولؐ خدا نے حضرت ابو بکر کو مقرر کیا کہ وہ اذان سعی پیغام عام مشرکوں تک پہنچائیں۔

مگر جبرئیل آئے اور خدا کا یہ پیغام لائے کہ سوا آپ کے ایسے مرد کے جو آپ سے ہو اس پیغام کو کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ اس حکم پر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور حضرت ابو بکرؓ سے خدا کا یہ پیغام لے کر اس صحیفہ کو مکہ تک پہنچائیں۔ اس طرح خدا نے حضرت علیؑ کو اذان من اللہ (اللہ کی طرف سے اذان) فرمایا اس لیے اذان علیؑ کا وہ نام ہے جو اللہ نے

www.drhasanrizvi.org

علیؑ کے لیے مخصوص کیا ہے

(انہیں الفاظ سے سورہ برات شروع ہوتی ہے (امام جعفر صادقؑ)

(اب جسے خدا خود اذان میں اذان کہے اسی کا نام اذان میں نہ ہو؟ یہ کتنی عجیب بات ہے)

مشہود

یہ وہ دن ہے جس دن لوگ جمع کیے جائیں گے (القرآن) مشہود جس دن لوگ جمع کیے جائی گے۔ اس سے مراد یوم عرفہ بھی ہے۔ اور مشہود وہ دن ہے جس میں تمام لوگ جمع کیے جائیں گے وہ قیامت کا دن ہے" (امام جعفر صادقؑ)

۲۔ شاہد سے مراد جمع کا دن بھی ہے اور مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے (امام صادقؑ)

۳۔ مشاہد رسولؐ خدا ہیں اور مشہود حضرت علیؑ ہیں (امام محمد باقرؑ)

اللہ نے عقل کو ایک ایسے نور سے پیدا کیا ہے جو چھپا ہوا تھا

جیسے نہ تو کوئی جانتا تھا نہ کوئی مقرب فرشتہ پہچانتا تھا۔ پھر خدا نے عقل کے نور کا نفس علم کو قرار دیا۔ اس کا فہم اس کی روح کو قرار دیا۔ زہد کو عقل کا سر قرار دیا۔ حیا کو عقل کی دو آنکھیں قرار دیا حکمت کو اس کی زبان اور مہربانی کرنے کو اس کا منہ اور رحم کرنے کو اس کا دل قرار دیا۔

پھر عقل کو دس (۱۰) چیزوں سے سجایا سنوارا اور قوت عطا کی

(۱) یقین (۲) ایمان (۳) صدق (۴) سکینہ (۵) اخلاص

(۶) رفق و مہربانی (۷) بخشش اور عطا (۸) قناعت (۹) تسلیم و قبول (۱۰) شکر

پھر عقل سے کہا پیچھے جاؤ وہ پیچھے ہٹی۔ پھر فرمایا آگے آؤ تو وہ آگے آئی۔ پھر فرمایا کلام کرو تو عقل نے کلام کیا کہ میں تعریف کرتی ہوں اس خدا کی جس کی کوئی مثل و نظیر نہیں ہے۔ نہ اس کی

www.drhasanrizvi.org

کوئی مثال ہے۔ نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ برابر ہے نہ اس کا کوئی بدل ہے۔ نہ اس کی کوئی مانند ہے۔ ہر چیز خدا کی عظمت کے سامنے حقیر و ذلیل ہے۔ یہ سن کر خدا نے فرمایا "مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ میں نے کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا تو تجھ (عقل) سے بہتر ہو، یا تجھ سے زیادہ میری اطاعت کرنے والی ہو، نہ تجھ سے اشرف یا عزت والی ہو، تیرے ہی ذریعہ مجھ یکتا مانا جائے گا۔ تیرے ہی ذریعہ میری عبادت کی جائے گی۔ تیرے ہی ذریعے مجھ کو جانا جائے گا تیری ہی وجہ سے مجھ سے امیدیں باندھی جائیں گی۔ تیرے ہی ذریعہ مجھ سے دعائیں طلب کی جائیں گی۔ تیرے ہی ذریعہ مجھ سے (یعنی میری سزاؤں سے) ڈرا جائے گا۔ تیرے ہی ذریعہ ثواب ملے گا اور عقاب ملے گا۔ یہ سن کر عقل سجدے میں گر گئی اور سجدے میں ہزار سال گزرے تو خدا نے فرمایا سر اٹھا اور سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ تو شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہے۔ عقل نے کہا مالک میں تجھ سے شفاعت کا سوال کرتی ہوں ہر اس شخص کے لیے جس میں تو نے مجھے پیدا کیا ہے خدا نے ملائکہ سے فرمایا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ضرور اس کی شفاعت قبول کی۔ یعنی میں نے نجات دے دے جس میں میں نے عقل کو پیدا کیا (جناب رسولؐ خدا)

نوٹ: معلوم ہوا اصل عقلمند وہ ہے جو خدا کے عذاب سے نجات حاصل کر لے اس طرح کہ خدا کے مقرر کیے ہوئے حلال و حرام کے حکم کو عملاً مانے۔ خدا کی تعریف کرے۔ اور خدا کی عملاً اطاعت کرے خدا سے امیدیں باندھے، خدا سے دعائیں کرے، خدا کے لیے سجدے کرے۔)

کفارات (یعنی گناہوں کے ختم کرنے کے طریقے)

(۱) ٹھنڈی ہوا میں وضو کرنا۔

www.drhasanrizvi.org

(۲) رات دن نماز جماعت پڑھنے کے لیے چلنا

(۳) نماز کے اوقات کی حفاظت کرنا۔

(یعنی وقت پر نماز پڑھنا) (امام محمد باقرؑ)

ہلاک کرنے والی چیزیں

مال حقداروں پر خرچ کرنے میں کنجوسی کرنا

بری خواہشات کی پیروی کرنا

خود کو پسند کرنا (یعنی اپنے ہر کام کو قابل تعریف سمجھنا)

نجات دینے والی چیزیں

(۱) اکیلے اور ظاہر دونوں میں اللہ سے ڈرنا

(۲) دل کا غنی ہونا (یعنی مال سے محبت نہ ہونا) اور

(۳) امیری غریبی میں میانہ روی سے کام لینا

(۴) خوشی اور ناراضی دونوں میں حالتوں میں انصاف کی بات کہنا۔ (امام محمد باقرؑ)

رمضان کے معنی

"رمضان اللہ کا ایک نام ہے جو نہ آتا ہے نہ جاتا ہے۔ اس لیے کبھی نہ کہو کہ رمضان آگیا رمضان چلا گیا۔ بلکہ کہو کہ رمضان کا مہینہ آگیا یا رمضان کا مہینہ چلا گیا۔ خدا نے اس مہینے میں قرآن اتارا جو خدا کی حجت اور دلیل ہے۔ اور اس کو اپنے دوستوں کے لیے عہد قرار دیا کیونکہ یہ بخششوں اور خدا کی عطاؤں کا مہینہ ہے۔ (امام محمد باقرؑ)

لیلۃ القدر کے معنی

اسی رات میں خدا نے جو کچھ قیامت کے دن تک ہونے والا ہے اس کو مقرر فرمایا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

اسی رات خدا نے اے علیؑ تمہاری اور تمہاری اولاد کے اماموں کی ولایت (امامت، حکومت، محبت) کو مقدر فرمایا ہے (جناب رسولؐ خدا)

راوی نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ سورۃ قدر میں کون سی چیز اس کو فضیلت دیتی ہے فرمایا اسی رات میں امیرالمومنین علیؑ کی ولایت کو نازل کیا گیا۔

گوہر میں آگے سبزے سے بچو (الحدیث)

مطلب یہ ہے کہ بری تربیت میں پلنے والی خوبصورت عورت سے بچو۔ (امام جعفر صادقؑ)

امام سے پوچھا گیا کہ میں کس عورت سے شادی کروں؟

فرمایا دیکھو کہ کس پر تمہارا نفس مائل ہوتا ہے یعنی کون سی عورت تم کو پسند آتی ہے اور اچھی لگتی ہے۔ پھر دیکھو کہ کیا وہ تمہارے معاملات اور کاموں میں تمہارا ساتھ دے سکتی ہے یا نہیں؟ یعنی تمہارے دین تمہارے راز اور تمہاری امانتوں یا مال کی حفاظت کر سکتی ہے یا نہیں؟ اگر تم کو گناہ میں پڑ جانے کا خطرہ ہے تو ایک نیک حسن اخلاق والی دوشیزہ سے شادی کرو۔ (امام صادقؑ)

(عرب شاعر نے کہا ہے جو شخص کسی نیک پاک کردار عورت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا وہ سعادتمند اور خوش قسمت ہے۔ اور جو اس میں دھوکہ کھا گیا اس کے لیے انتقام لینے کا کوئی موقع نہیں)

رسولؐ نے فرمایا ”لپکو دوڑو جنت کے باغوں کی طرف“ (الحدیث)

”اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی یاد اور ذکر میں ڈوب جاؤ (اتنا دل سے سمجھ کر خدا کا ذکر کرو کہ گویا خدا کی یاد میں تم ڈوب گئے ہو (امام حسنؑ)

www.drhasanrizvi.org

جس کو چار (۴) چیزیں دی گئیں اس کے لیے چار چیزیں حرام نہیں

یعنی جس کو دعا کرنے کی توفیق دی گئی اس پر دعا کی قبولیت حرام نہیں

جس کو گناہوں پر معافی مانگنے (یعنی دل سے شرمندہ ہو کر استغفر اللہ ربی پڑھنے کی توفیق) دی گئی اس پر توبہ کی قبولیت حرام نہیں (توبہ ضرور قبول ہوگی)

جس کو خدا کی عطاؤں پر شکر کی توفیق دی گئی اس پر نعمتوں میں اضافے حرام نہیں ہوں گے

جسے صبر عطا کیا گیا اس پر خدا کا بے انتہا اجر حرام نہیں۔ یعنی صبر کرنے پر بے حد و بے حساب اجر ضرور ملے گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

وہ چیز جس کی جڑ زمین میں ہے اور شاخ آسمان میں ہے

وہ یہ ہے کہ فرض نماز کے پڑھنے کے بعد تیس مرتبہ کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنی اللہ ہر عیب سے پاک ہے تمام تعریفیں خدا کے لیے ہیں کوئی لائق عبادت نہیں سوا اللہ کے وہ بے حد و بے انتہا بڑا ہے۔ اس کا پڑھنا غرق ہونے کنویں میں گرنے اور ہر بری موت سے بچاتا ہے اور یہی باقیات الصالحات ہیں یعنی ان کلمات کے پڑھنے کا اجر ہمیشہ ملتا رہتا ہے (جناب رسولؐ خدا)

مال اولاد دنیا کی زینت (خوبصورتی) ہیں اور رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھنا

آخرت کی زینت ہے کبھی کبھی خدا دونوں زینتوں (کمالات) کو کسی کے لیے جمع بھی کر دیا کرتا ہے (یعنی مال اولاد بھی دیتا ہے اور نماز تہجد پڑھنے کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔ یہ تمام نعمت ہے۔ بے انتہا نعمتوں کا ملنا ہے) (امام جعفر صادق)

تین کام جاہلیت کے کام ہیں

www.drhasanrizvi.org

۱۔ اپنے نسب اور اپنے خاندان پر فخر کرنا

۲۔ اپنے حسب (کمائی) کی وجہ سے دوسروں پر طعنے کسنا

۳۔ اور آسمانی ستاروں کے ذریعہ بارش (یا فائدے) حاصل کرنا، (نجومیوں کی باتوں پر عمل کر کے فائدے حاصل کرنے کی کوشش کرنا) (امام محمد باقرؑ)

(ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ آپ وسعت افلاک میں ہے خوار و زبوں) اقبال

تین (۳) آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے

۱۔ ہمیشہ شراب پینے والا

۲۔ ہمیشہ جادو کرنے کرانے والا

۳۔ قطع رحم کرنے والا (یعنی رشتہ داروں کا حق نہ ادا کرنے والا) (جناب رسولؐ خدا)

صلاۃ الوسطیٰ

یعنی درمیانی نماز، نماز ظہر ہے یہی پہلی نماز ہے جو خدا نے اپنے نبیؐ پر نازل کی تھی (امام جعفر صادقؑ)

(اسی نماز کی حفاظت کا خاص طور پر حکم قرآن میں دیا گیا ہے۔ اسکو اول وقت یعنی دوپہر ایک دو بجے پڑھنا چاہیے)

اسکو درمیان کی نماز اس لیے فرمایا کہ ظہر کی نماز صبح اور عصر کی نماز کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال

(۱) اللہ پر دل سے سمجھ کر ایمان لانا اور

www.drhasanrizvi.org

(۲) صرف خدا کے لیے جہاد کرنا (یعنی سخت کوششیں کرنا)

(۳) ایمان میں سب سے کامل مکمل وہ مومن ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔

(۴) مومنین میں سب سے افضل وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام مسلمان محفوظ ہوں۔

(۵) خدا کی سب سے عظیم آیت، آیت الکرسی ہے۔

(۶) رات کا سب سے افضل حصہ آخری حصہ ہے۔

(۷) سب سے افضل نماز وہ ہے جس کا قنوت سب سے طویل ہو۔

۵۔ سب سے افضل صدقہ وہ صدقہ ہے جو تنگدستی یعنی طاقت نہ ہوتے ہوئے کسی فقیر کو چھپا کر دیا جائے یا اس کے لیے کوشش کی جائے۔ (جنابِ رسولؐ خدا)

آسمان سے ۱۲۸:۴+۱۲۴ کتابیں اتریں۔ حضرت شیثؑ پر ۵۰ صحیفے، حضرت ادریسؑ پر ۳۰، حضرت ابراہیمؑ پر ۲۰ صحیفے اترے۔ نیز توراۃ انجیل، زبور اور قرآن کو نازل کیا گیا۔

رسولؐ خدا سے پوچھا گیا کہ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے میں کیا پیغام خاص تھا۔ فرمایا اس میں لکھا تھا۔

"اے امتحان میں مغرور بادشاہ میں نے تجھے اس لیے حاکم نہیں بنایا کہ جوڑ جوڑ کر خوب دولت جمع کرے، بلکہ تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ مظلوم کی فریاد سنے، اس کی تکلیف دور کرے، چاہے وہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔ عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ کچھ وقت خدا سے چپکے چپکے باتیں اور دعائیں کرے کچھ وقت اپنا محاسبہ کرے، کچھ وقت اللہ کے کاموں اس کی اور آیتوں پر غور و فکر کرے اور کچھ وقت حلال لذتوں کو حاصل کرے تا کہ پہلے کے تین کام کر سکے۔ یعنی اپنے دل کو خوش کر سکے اور اچھے کاموں (مثلاً روزی کمانے) کے لیے اپنے کو آمادہ تیار کر سکے۔

www.drhasanrizvi.org

۳۔ عقلمند پر لازم ہے کہ تین چیزوں کو طلب کرے۔ حلال روزی یعنی معاش کی درستگی اور آخرت کے لیے نیک کام کرے۔

جو اس کا سامان سفر ہے اور حرام چیزوں کو چھوڑ کر صرف حلال چیزوں سے لطف اٹھائے۔ (جناب رسولؐ خدا)

جناب رسولؐ خدا سے پوچھا گیا کہ حضرت موسیٰ کے صحیفے میں کیا خاص بات تھی؟ فرمایا ''اس میں حیران کر دینے والی زبردست نصیحتیں تھیں۔ مثلاً مجھے تعجب ہوتا ہے اس پر جو موت پر یقین رکھتا ہے، پھر خوش کیونکر رہتا ہے؟ اس پر تعجب ہوتا ہے جو جہنم کی آگ پر یقین رکھتا ہے پھر کیونکر ہنستا رہتا ہے؟ اس پر تعجب ہے جو دنیا والوں کی حالتیں بدلتے دیکھتا ہے پھر بھی کیسی دنیا کی زندگی پر راضی مطمئن اور خوش رہتا ہے؟ اس پر حیرانی ہے جو خدا کے قضا و قدر کے فیصلوں پر یقین رکھتا ہے، پھر ادھر ادھر بے کار بھاگتا پھرتا ہے۔ دوسروں سے فائدے حاصل کرنے کی ناجائز کوششیں کرتا ہے۔ تعجب ہے اس پر جو خدا کے حساب لینے کو تو مانتا ہے مگر خدا کے احکامات پر عمل نہیں کرتا (جناب رسولؐ خدا)

میں نے کہا یا رسولؐ اللہ کوئی نصیحت کیجئے۔ فرمایا میں تم سے اللہ سے ڈرنے، اس کی سزاؤں سے بچنے، اس کے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہی کام تمام بھلائیوں کی جڑ بنیاد ہے۔

نیز تم پر لازم ہے کہ قرآن سمجھ کر پڑھو۔ اللہ کو کثرت سے ہمیشہ یاد رکھو۔ اگر ایسا کیا تو تمہارے لیے آسمان میں ذکر ہے (یعنی آسمانوں میں خدا تمہارا ذکر کرے گا) اور زمین میں تمہارے لیے نور (ہدایت) ہے۔

نیز یہ کہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور چہرے کا نور (رونق) ختم ہو جاتی ہے۔

اپنے سے کم دولتمندوں کو دیکھو۔ اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھو۔ اس طرح تم اللہ کی

www.drhasanrizvi.org

نعمتوں کو جو تم کو ملی ہیں، ہلکا معمولی نہ سمجھو گے۔ اپنے رشتہ داروں سے ملتے جلتے رہو، چاہے وہ تم سے نہ ملیں حق بات کہو چاہے کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے سلسلے میں (یعنی اللہ کی اطاعت پر) کسی برا بھلا کہنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔

جو برے کام تم خود کرتے ہو، ان کو دوسروں میں تلاش نہ کرو۔ کسی شخص کے عیب دار ہونے کے لیے اس میں تین باتیں ہونا کافی ہیں۔

۱۔ اپنی برائیوں سے واقف ہوتے ہوئے اور دوسروں کی برائیاں ڈھونڈنا

۲۔ جو کام دوسروں کے لیے بے شرمی سمجھتا ہو، وہی خود انجام دے

۳۔ اپنے ساتھیوں کو تکلیف پہنچائے۔

اے ابوذرؓ تدبیر، اور غور و فکر کرنے سے بہتر کوئی عقلمندی نہیں۔ ہر حرام کام سے بچنے سے بہتر کوئی زہد و ورع نہیں۔ اچھے اخلاق سے بہتر کوئی شرف (عزت) نہیں" (جناب رسولؐ خدا)

جہد البلا یعنی سخت مصیبتوں کی انتہا

یہ ہے کہ

۱۔ کسی شخص کو زندگی کی ضمانت دینے کے بعد قتل کر دینا

۲۔ قید ہو کر جب تک انسان دشمنی کے رحم و کرم پر ہو

۳۔ وہ مرد جو اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو دیکھے (امام جعفر صادقؑ)

ریاکار

قیامت میں چار ناموں سے پکارا جائے گا۔

۱۔ کافر

www.drhasanrizvi.org

۲۔ فاجر (بدکار)

۳ خیانت کار بے وفا

۴۔ نقصان اٹھانے والا۔

کیونکہ اس کے نیک عمل سب بے کار ہوں گے اور اس کے لیے کوئی بھلائی نہ ہوگی۔ اس سے کہا جائے گا کہ اپنا اجر ان لوگوں سے مانگ جن کو دکھانے کے لیے تو نے اچھے اچھے کام کیے تھے (امام صادقؑ)

ھاویہ

حضرت عیسیٰ نے تباہ شدہ بستی والوں میں سے ایک آدمی کو زندہ کر کے پوچھا ھاویہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ آگ کے سمندر اور آگ کے پہاڑ ہیں جن میں ہم رہتے ہیں۔

پوچھا کیوں ایسا ہوا؟ انہوں نے کہا دنیا کی بے حد محبت اور ظالم بادشاہ کے پوجنے اور اطاعت کرنے کی وجہ سے۔ پوچھا تم کو دنیا سے کتنی محبت تھی؟ کہا جتنی بچے کو ماں سے ہوتی ہے کہ جب ماں اس کی طرف [illegible] کرتی ہے تو بچہ خوش ہوتا ہے اور جب، منہ پھیر لیتی ہے تو بچہ غمگین ہو جاتا ہے۔

پوچھا تم طاغوت کو کس طرح پوجتے تھے؟ کہا جب ظالم بادشاہ ہمیں کوئی حکم دیتا تھا تو ہم اس کی اطاعت کرتے تھے۔

یہ سن کر حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: "دین کے ساتھ کوڑا کرکٹ میں سونا اور جو کی معمولی روٹی کھانا بہت اچھا ہے۔

دولت کما کر عیش کرنے سے (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

مغبون یعنی سخت نقصان اٹھانے والا کون ہے؟

۱۔ رات میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا نہ چھوڑو اس لیے کہ مغبون (نقصان اٹھانے والا) دراصل وہ ہے جو رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں سستی کرے۔ (اس طرح بے پناہ ثواب سے محروم رہ جائے)

۲۔ وہ بھی مغبون ہے جو اپنی عمر کے ایک لمحہ کے بعد دوسرے لمحہ کو سستی میں گزار دے (کوئی اچھا کام نہ کرے)

۳۔ جس کے دو دن برابر گزریں وہ نقصان اٹھانے والا ہے۔ جس کا دوسرا دن پہلے دن سے اچھا بہتر ہو وہ محسود (قابل رشک) ہے۔

جس کے دو دن برے کاموں میں گزریں وہ ملعون ہے جو اپنی خرابیوں اور نقصانات کو نہیں سوچتا وہ نقصان کی طرف جا رہا ہے۔ ایسے آدمی کے لیے زندگی سے مرجانا بہتر ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

تین چیزیں کمر توڑ دینے والی ہیں

۱۔ اپنے نیک عمل کو بہتر اور زیادہ سمجھنا

۲۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا

۳۔ اپنی رائے اور خیالات پر خوش ہونا (خود کو بے حد عقلمند سمجھنا) (امام جعفر صادقؑ)

تمام اچھائیاں تین کاموں میں ہیں

۱۔ غور و فکر کرتے رہنا

۲ خاموشی

۳۔ ہر وہ نگاہ جس میں انسان کوئی سبق نہ سیکھے وہ بھول ہے۔ ہر وہ خاموشی جس میں غور و

www.drhasanrizvi.org

فکر نہ کرے وہ غفلت ہے۔ ہر وہ کلام جس میں خدا رسول کا ذکر نہیں وہ بے ہودہ اور لغو ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

حقیقی سعادت اور کامیابی

یہ ہے کہ انسان کے عمل کا خاتمہ (آخری عمل) نیک ہو (یعنی نیکی کرتے ہوئے موت آئے جیسے کلمہ پڑھتے ہوئے، کسی کی مدد کرتے ہوئے یا جہاد کرتے ہوئے) اور شقاوت یا بد بختی یہ ہے

کہ انسان کا آخری عمل برا کام ہو (حضرت علیؑ)

معاویہ کو جناب رسولؐ خدا نے وحی لکھنے کی اس لیے اجازت دی

کہ وہ دشمنوں کے نزدیک معتبر تھے تا کہ کفار و مشرکین جان لیں کہ (یہ خدا کا کلام ہے) اس میں کوئی نقص، زوال یا کمی نہیں، تا کہ یہ بات لوگوں پر حجت بن جائے۔ اگر رسول صرف اپنے دوستوں جیسے حضرت ابوذرؓ یا حضرت سلمان فارسیؓ سے یہ کام لیتے تو اس کا دشمنوں (مشرکوں) پر اتنا اثر نہ ہوتا کیونکہ مشرک لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو رسول خدا کے خاص لوگ ہیں۔ (امام محمد باقرؑ)

(پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا؟) غالب

دعا پر آمین کہنے کا مطلب

ہے کہ اے ہمارے پالنے والے مالک تو یہ کام کردے (امام جعفر صادقؑ)

خدا کا فرمانا کہ رجس (گندگی) سے بچو

تو گندگی سے یہاں مراد شطرنج بھی ہے۔ خدا کا فرمان کہ قول زور سے بچو یعنی بے ہودہ

www.drhasanrizvi.org

کلام سے بچو۔ تو قول زور سے مراد گانا بجانا بھی ہے۔ اور لہوالحدیث یعنی بے ہودہ لغو بے فائدہ بے کار نقصان دہ کلام سے مراد بھی گانا ہے (سورۂ حج: ۳۰) (امام جعفر صادقؑ)

حکومتیں دو قسم کی ہوتی ہیں

۱۔ جو قوت غلبہ اور ظلم کے ذریعے زبردستی حاصل کی جاتی ہے

۲۔ وہ حکومت جو خدا عطا فرماتا ہے۔ جیسے خدا نے آل ابراہیمؑ کو ملک عطا فرمایا طالوتؑ اور حضرت سلیمانؑ کو حکومت دی۔ حضرت سلیمانؑ پیغمبر کا یہ کہنا کہ مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔ (القرآن)

مطلب یہ ہے کہ

۱۔ حکومت تو مجھے عطا کر کیونکہ مجھے وہ حکومت نہیں چاہیے جو ظلم جبر یا لوگوں کی پسند سے حاصل ہوتی ہے۔

خدا نے ہم محمدؐ و آل محمدؐ کو جو حکومت دی ہے ویسی کسی کو نہیں دی۔ حضرت سلیمانؑ سے تو خدا نے فرمایا تھا یہ سب (حکومت) میری عطا ہے۔ اب جو چاہو لوگوں کو دو اور جو چاہو نہ دو۔ القرآن: سورۂ ص: ۳۹) لیکن حضرت محمد مصطفیٰؐ سے خدا نے فرمایا "جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے روکے اس سے رک جاؤ" (سورۂ حشر: ۷)

(معلوم ہوا کہ حضرت سلیمانؑ کی حکومت صرف ان کے زمانے کے لیے تھی جب کہ محمدؐ و آل محمدؐ کی حکومت ابدی ہے اور زیادہ وسیع ہے)

بیمار کی آہ

"آہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ جو دل سے آہ کرتا ہے وہ یقیناً اللہ سے مدد طلب کرتا ہے (اللہ کو پکارتا کرتا ہے) (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

(دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے۔
خاک سے اٹھتی ہے گردوں پہ گزر رکھتی ہے) اقبال

حضرت فاطمہؑ کا ان کی بیماری کے زمانے کا آخری خطبہ

''خدا کی قسم میں تمہارری دنیا کو بہت تکلیف و کراہت کے عالم میں چھوڑ رہی ہوں تمہارر ے مردوں سے نفرت کرتے ہوئے دنیا سے جارہی ہوں۔ میں نے تمہارے مردوں کو آزمایا پھر ان سے نفرت کی ہے۔ اب میں نے ان کی گردن میں (اس خلافت کا) پھندا ڈال دیا ہے اور اس طرح اس ذلت کو ان پر گرادیا ہے۔ اب ظالموں کے لیے ذلت ہی ذلت ہے اور حیرانی پریشانی اور سرگردانی ہے۔ برا ہو تم لوگوں کا کہ تم نے رسالت کی مظبوط جڑوں اور وحی کے اترنے کی جگہوں سے منہ موڑ لیا۔

اور خلافت پر ٹوٹ پڑے۔ یہی کھلا ہوا نقصان ہے۔ آخر انہوں نے ابوالحسن (علیؑ) سے کس بات کا انتقام کیا؟ انہوں نے مشرکین کے خلاف ابوالحسن کی تلوار چلنے کا بدلہ لے لیا۔ رسول کی بھرپور اطاعت کرنے کا علیؑ سے بدلہ لے لیا۔ ان کی ان سخت جنگوں کا انتقام لے لیا جو علی نے (ان کے مشرک باپ دادا) سے کی تھیں۔

انہوں نے اللہ کی خاطر علیؑ کے چیتے کی طرح دشمنان رسولؑ پر غصہ ہونے کا انتقام لے لیا۔ اگر تم لوگ اس کو خلیفہ مانتے جس کو رسولؑ نے اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا اور ان سے منہ پھیر لینے میں تم لوگ متفق نہ ہوتے۔ تو علی امت رسول کو ایسے نرم اور آسان راستے پر چلاتے کہ ان کی ناک زخمی نہ ہوتی۔ نہ وہ عجیب و غریب کاموں میں مبتلا ہوتے۔ وہ تمہارے پیٹ بھر دیتے۔ وہ تمہارا نہ زیادہ مال لیتے نہ کم۔ وہ تو پانی بھی کم پیتے ہیں اور کھانا بھی صرف اتنا کھاتے ہیں کہ

www.drhasanrizvi.org

بھوک کی شدت کم ہو جائے۔ اس لیے تمہارے لیے آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیے جاتے

عنقریب خدا تم لوگوں کو پکڑے گا ان کاموں کی وجہ سے جو تم کر رہے ہو۔۔ اب تم کو خوشخبری تیز دھار کی تلواروں کے چلتے رہنے کی۔ فتنہ وفساد کے ہمیشہ برپا رہنے کی ہے اور خود کو ظالموں کا ساتھی قرار دینے کی ہے (حضرت فاطمہ زہراؑ)

حضرت فاطمہؑ کی وصیت

جب میں مرجاؤں تو اے علیؑ آپ مجھے رات میں دفن کیجئے گا اور ان دو آدمیوں کو میری وفات کی اطلاع نہ دیجئے گا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ (حضرت علیؑ)

حضرت علیؑ کا خطبہ شقشقیہ

بنی تمیم کے بھائی نے خلافت کی قمیص کو کھینچ تان کر (جبرا) پہن لیا، حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ میری حیثیت چکی کی اس درمیانی کیل کی سی ہے جس پر چکی گھومتی ہے

۔۔۔۔ پھر بھی میں نے خلافت کے اوپر پردہ ڈال دیا۔ اس سے الگ تھلگ رہا۔۔ یہ سوچتا رہا کہ کٹے ہاتھوں سے حملہ کردوں یا اس بھیانک اندھیری گمراہی پر صبر کروں؟۔۔۔ پھر میں نے صبر کرنا ہی عقل کا تقاضا سمجھا (کیونکہ اکثریت میرے عدل کو برداشت نہیں کرسکتی تھی) حالانکہ میری آنکھوں میں کھٹک اور گلے میں رنج وغم کے پھندے پڑے جارہے تھے۔ یہاں تک کہ پہلے نے اپنا راستہ لیا اور خلافت (رسولؐ) کو اپنے بھائی عدی کے لیے باندھ گیا۔ جب کہ خود زندگی بھر معافیاں مانگتا رہتا تھا مگر مرنے پر دوسرے کے لیے خلافت طے کر گیا۔ اس طرح خدا کی قسم اس نے خلافت کو ایسی سخت کڑی جگہ رکھا دیا جس کے زخم گہرے، غلطیاں بہت زیادہ اور معذرتوں کی کثرت تھی۔ پھر بھی اتنے سخت حالات میں، میں نے بہت لمبے

www.drhasanrizvi.org

عرصے تک صبر سے کام لیا۔ پھر وہ بھی چلا گیا اور خلافت کو ایک جماعت (کمیٹی) میں قرار دے گیا۔ میرا اور شوریٰ کا تعلق ہی کیا؟ مجھ میں آخر کون ایسا عیب تھا جس کی بنا پر اس نے مجھے بھی ایسے لوگوں سے ملا دیا (کمیٹی کا ممبر بنا دیا) اس کے باوجود میں نے ان کا ساتھ دیا۔ مگر ایک شخص دامادی کی طرف جھک گیا، دوسرا دلی دشمنی کی وجہ سے مجھ سے کٹ گیا۔ تیسرا اپنے گوبر اور چارہ کے درمیان پیٹ پھلا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ سارے بنی امیہ کے لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور خدا کا مال (بیت المال یا قومی خزانہ) اس طرح کھا رہے تھے جیسے اونٹ بہار کے موسم کی گھاس چرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود اس کے کاموں ہی نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

اس وقت مجھے جس چیز نے ڈرا دیا وہ یہ تھی کہ لوگ بجو کی گردن کے گھنے بالوں کی طرح بکثرت چاروں طرف جمع ہو گئے۔ یہاں تک کہ حسنؑ و حسینؑ کچل گئے۔ میری چادر کے کنارے پھٹ گئے۔ پھر جب میں نے خلافت کی ذمہ دار سنبھال لی تو ایک گروہ نے میری بیعت توڑ ڈالی (مراد طلحہ زبیر) دوسرا گروہ فاسق ہو گیا (مراد امیر معاویہؓ) تیسرا گروہ دین ہی سے نکل گیا۔ (مراد خوارج) گویا سب لوگوں نے خدا کا یہ حکم سنا ہی نہیں تھا کہ "یہ آخرت کا گھر ہم نے صرف ان لوگوں کے لیے قرار دیا ہے جو دنیا میں بلندی اور فساد نہیں چاہتے۔ اور عاقبت صرف برائیوں سے بچنے والے متقین کے لیے ہے" (سورۂ قصص: ۸۳)

ہاں ہاں ان کو خدا کا یہ ارشاد ضرور معلوم تھا مگر دنیا ان کی آنکھوں میں سج گئی تھی۔ دنیا کی چمک دمک نے ان کو اپنا قیدی بنا لیا تھا۔ اگر اللہ نے علم والوں سے یہ عہد نہ لے لیا ہوتا کہ خبردار ظالم کے ظلم سے پیٹ بھرنے اور مظلوم کی مظلومی پر چین سے نہ بیٹھنا، تو میں آج بھی اس خلافت کے اونٹ کی رسی کو اسی اونٹ کی گردن میں ڈال کر ہنکا دیتا۔ کیونکہ تمہاری دنیا میری نظر میں بکری کی چھینک سے بھی زیادہ بے قیمت ہے" (حضرت ابن عباسؓ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب خطبہ یہاں تک پہنچا تو ایک شخص نے آپ کو ایک

www.drhasanrizvi.org

تحریری درخواست پیش کردی۔ اس طرح آپ کو وہ کلام کٹ گیا۔ آپ درخواست پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔ پھر میں نے عرض کی حضور آپ اپنا کلام جاری فرمائیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا "افسوس یہ تو شقشقہ تھا جو ابھر کر دب گیا۔ شقشقہ اونٹ کے بلبلانے کو کہتے ہیں۔"

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس خطبے کے نامکمل رہنے کا مجھے اس قدر افسوس ہوا کہ کسی بات پر اتنا افسوس نہ ہوا تھا (حضرت ابن عباسؓ)

نشے کی چار قسمیں

۱۔ شراب کا نشہ

۲۔ مال کا نشہ

نیند کا نشہ

حکومت، کرسی یا اقتدار کا نشہ (امام جعفر صادقؑ)

ناصبی

وہ نہیں جو ہم سے دشمنی رکھے۔ کیونکہ تم کسی کو نہ پاؤ گے کہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ سے دشمنی کا اعلان کرے۔ اصل میں ناصبی وہ ہے جو تم (شیطان علی) سے دشمنی رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تم ہم آل محمدؐ سے محبت کرتے ہو۔ اور تم ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ جس نے ہمارے کسی دشمن کو پیٹ بھر کے کھانا کھلایا اس نے گویا ہمارے دوست کو قتل کیا۔" (امام جعفر صادقؑ)

ایام اللہ

خدا کے دن وہ زمانہ ہے جب ہمارے قائم (امام مھدیؑ) خروج فرمائیں گے یا جب تمام ائمہ اہلبیتؑ دنیا میں لوٹ کر آئیں گے، مراد رجعت

www.drhasanrizvi.org

یا پھر قیامت کا دن خدا کا دن ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(کیونکہ ان دنوں میں خداوند عالم کی حکومت ظاہر بظاہر دکھائی دے گی)

شدید اور قوی ترین

شخص وہ ہے کہ جب وہ کسی بات پر راضی (خوش) ہو جاتا ہے تو اس کی یہ رضامندی اس کو کسی گناہ میں داخل نہیں کرتی اور جب وہ کسی سے ناراض ہو جاتا ہے تو اس کا ناراض ہونا اس کو حق بات کہنے سے نہیں روکتا۔ اور جب وہ کسی کام کے کرنے پر قادر ہوتا ہے تو وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کا کرنا مناسب نہیں۔"

عبادت کے سب سے افضل اجزاء

میں سے ایک حلال روزی کمانے کے لیے کوشش کرنا بھی ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

دو (۲) باتوں کو صبر سے برداشت کرلیا کرو

کبھی کوئی احمق حکمت کی بات کہدے تو اس کو قبول کرلو

اور کبھی عقلمند آدمی کوئی احمقانہ بات کہدے تو اس کو معاف کر دیا کرو۔ (جناب رسولؐ خدا)

(انسان کمزور مخلوق ہے اس لیے کبھی کبھی بڑی بڑی غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں)

پچھلی امتوں کی دو بیماریاں

تم میں بھی داخل ہو گئی ہیں

(۱) بغض

(۲) دلی نفرت اور حسد (جناب رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

درود کا مطلب

خدا کی طرف سے جو صلوۃ ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) پر بھیجی جاتی ہے وہ خدا کی خاص الخاص رحمتیں ہیں (جو ہم پر اترتی ہیں) اور فرشتے جو صلوۃ بھیجتے ہیں وہ ہماری پاکیزگی کا اعلان ہے اور لوگ جو ہم پر صلوۃ بھیجتے ہیں وہ اصل میں خدا سے دعا کرتے ہیں (کہ وہ ہم پر اپنی خاص الخاص رحمتیں نازل فرمائے۔)

اور خدا کا آخر میں فرمانا وسلموا تسلیما اس کا مطلب یہ ہے کہ رسولؐ خدا کی طرف خدا کے بھیجے ہوئے تمام احکام تسلیم کرو اور ان کو دل سے ماننا ضروری ہے

(کیونکہ وہی اصل خدا کے احکامات میں جن پر عمل کرنا ہی ہماری اصل کامیابی ہے)

(امام جعفر صادقؑ)

امامؑ سے پوچھا گیا کس طرح نبی پر صلوۃ پڑھی جائے؟ فرمایا

صلوات اللہ وصلوت ملائکتہ وانبیاءہ ورسلہ وجمیع خلقتہ علی محمدؐ وآل محمدؐ والسلام علیہ وعلیھم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یعنی اللہ کی خاص الخاص رحمتیں نازل ہوں فرشتوں، مرسلین اور انبیاء کرام کی طرف سے محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر اور سلام ہو محمدؐ پر اور ان کی آل پر اور ان پر اللہ کی رحمت ہو اور ان کی آل پر بھی اللہ کی خاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

امام سے پوچھا گیا کہ اس طرح درود پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟ امام نے فرمایا اس طرح اپنے گناہوں سے نکل جائے گا کہ جیسے بچہ ابھی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو (یعنی اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہیگا" (حضرت امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

خدا کی وہ مضبوط رسی جس کے ٹوٹنے کا کوئی امکان نہیں

''جو یہ چاہے کہ ایسی رسی کو پکڑ لے جس کے ٹوٹنے کا کبھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کو چاہیے کہ میرے بھائی اور میرے وصی (جانشیں) علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت، اطاعت اور محبت سے تعلق جوڑے رکھے۔ کیونکہ یقیناً علیؑ سے محبت اور اطاعت کرنے والا کبھی برباد نہ ہوگا اور علی سے دشمنی رکھنے والا ہرگز نجات نہ پائے گا'' (جناب رسولؐ خدا)

صبر کرو

۱۔ مصیبتوں پر

۲۔ اور تقیہ کرنے پر صبر کی تعلیم دو۔ یہ مصابرہ ہے اور

۳۔ مرابطہ یہ ہے کہ جن اماموں کی تم پیروی کرتے ہو اس پیروی کو ہمیشہ جاری رکھو۔ پھر اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ مکمل کامیابی حاصل کرو۔ یہ تفسیر ہے قرآن کی اس آیت کی کہ اے صاحبانِ ایمان صبر کرو، صبر کراؤ اور ربط برقرار رکھو، (سورۃ آل عمران: ۲۰۰)

اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے معنی؟

یہ ہیں کہ تم ان کاموں سے رکے رہو جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ جو شخص اس اخلاص کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اخلاص یہ ہے کہ حرام کاموں سے رکا رہے۔ (امام جعفر صادق نے روایت فرمائی اور قول ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

(زبان نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل؟

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں) اقبال

خدا کے قلعے میں میں داخلہ

خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ کلمہ (یعنی عقیدہ) لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو میرے

www.drhasanrizvi.org

قلعے میں داخل ہوگیا وہ میری سزاؤں سے بچ گیا۔"

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ یہ بات مجھ سے جبرئیل نے کہی ہے اور جبرئیل سے خدا نے فرمائی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب امام علی رضاؑ کی سواری نیشاپور سے چل پڑی تو امام نے فرمایا "مگر کلمہ لا الہ الا اللہ کی شرطیں ہیں اور میں بھی ان شرطوں میں سے ایک شرط ہوں۔

(حضرت امام علی رضاؑ)

(مطلب یہ ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا سمجھ کر اسے مان کر پڑھنا اس وقت مکمل ہوتا ہے جب انسان رسول خدا کے سچے حقیقی جانشینوں یعنی ائمہ اہلبیت کو مان لیتا ہے کیونکہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے پڑھنے کے معنی خدا کو اپنا مالک حاکم ماننا ہے جس کا منطقی تقاضا خدا کی اطاعت کرنا ہے اور خدا کی اطاعت اس وقت تک ممکن ہی نہیں ہے جب تک خدا کے احکامات بالکل صحیح جوں کے توں معلوم نہ ہوں، جو رسولؐ خدا پر خدا نے بھیجے تھے۔ ان احکامات کا جاننا بغیر ان اماموںؑ کے ممکن نہیں ہے جن کو رسولؐ خدا نے خدا کے حکم پر اپنا جانشین اور امین بنایا تھا اور اپنے علم کا دروازہ اور خازن قرار دیا تھا۔)

دوسری حدیث قدسی ہے

کہ خدا نے فرمایا "علیؑ کی ولایت (امامت واطاعت) میرا قلعہ ہے۔ پس جو میرے قلعے میں داخل ہوگیا (یعنی جس نے علیؑ کی ولایت کو دل سے مان ان کی اطاعت کی) وہ میری جہنم سے امان پاگیا (امام جعفر صادقؑ)

(حضرت علیؑ کی ولایت کو دل سے ماننے کے معنی بارہ (۱۲) ائمہ اہلبیتؑ کو اپنا امام مان کر ان کی اطاعت کرنا ہے کیونکہ باقی ائمہ سب حضرت علیؑ ہی کے جانشین ہیں اور ان کے

www.drhasanrizvi.org

پیغامات وتعلیمات کے حامل اوروارث ہیں)

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا

''لوگو!علیؑ میرے بعد تمہارا امام ہے۔تم پر میرا خلیفہ (حاکم) ہے۔وہی میرا وصی ہے۔ میرا وزیر ہے میرا بھائی اور میرا مددگار اور میری بیٹی کا شوہر ہے، میرے بیٹوں کا باپ میری شفاعت ،حوض کوثر اور میرے جھنڈے کا مالک ہے۔

جس نے علیؑ کا انکار کیا یقیناً اس نے میرا انکار کیا اور جس نے میرا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا۔جس نے علی کی امامت کا اقرار کیا تو اس نے یقیناً میری نبوت کا اقرار کیا اور جس نے میری نبوت کا اقرار کیا اس نے خدا کی وحدانیت (یکتائی) کا اقرار کیا۔اس طرح جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔جس نے علیؑ کے قول یا فعل کی رد کیا اس نے مجھے رد کیا اور اس طرح اس نے یقیناً عرش کی بلندی کے مالک خدا کو رد کیا۔

لوگو علیؑ تمام انبیاء کے اوصیاء کے سردار ہیں۔چمکتی دمکی پے شانیوں والے جنتیوں کے رہنما ہیں۔

مومنین کے مولیٰ (آقا) ہیں۔علیؑ کا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔علی کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

لوگو!علی کے متعلق اللہ نے جو تم سے (اطاعت کرنے کا) عہد لیا ہے اس کو پورا کرو تو اللہ قیامت کے دن تم سے جنت کے دینے کا کیا ہوا عہد پورا فرمائے گا۔(جنابِ رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

صفح الجمیل کے معنی

یہ ہیں کہ بغیر غصہ کئے اور بغیر برا بھلا کہے کسی کی غلطیوں کو معاف کر دینا صفح الجمیل (یعنی بہت اچھی طرح معاف کرنا) کہلاتا ہے (حضرت امام علی رضاؑ)

اس نیکی کے معنی جو جنت میں داخل کرتی ہے

وہ مومن کو اس کی پریشانی اور سختی میں آسانی دینا ہے۔ چاہے وہ ایک کھجور ہی کھلانے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (حدیث قدسی)

جب حضرت داؤدؑ نے خدا کا یہ کلام سنا تو فرمایا "جو شخص تیری معرفت (پہچان) رکھتا ہے وہ کبھی تجھ سے اپنی امیدیں نہیں کاٹتا (یعنی ہمیشہ امید رکھتا ہے کہ تو اس پر ضرور رحم فرمائے گا اس لیے کہ تو اس قدر کریم ہے کہ ایک نیکی پر جنت عطا کر دیتا ہے) (حضرت داؤدؑ)

(رحمت حق بہائی جوید

یعنی اللہ کی رحمت بہا یعنی قیمت نہیں مانگتی

رحمت حق بہانہ می جوید

اللہ کی رحمت تو بہانے ڈھونڈتی ہے کہ کس طرح جنت دے دوں

گناہگار تو ایسے تھے ہم کہ بس توبہ

خدا کریم نہ ہوتا تو مر گئے ہوتے

میں خطا کار گناہگار سیہ کار مگر

کس کو بخشے تری رحمت جو گناہگار نہ ہو؟)

رسول خدا نے تین (۳) دفعہ فرمایا "خدایا میرے خلفاء پر رحم فرما

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد میری

www.drhasanrizvi.org

حدیثیں اور سنت (میرے طریقۂ زندگی) کو بیان کریں گے۔ (حضرت علیؑ)

(اصل مراد وہ لوگ ہیں جو رسولؐ خدا کی وہ حدیثیں اور سنتیں بیان کریں جو ائمہ اہلبیت سے مروی ہیں کیونکہ اہلبیتؑ رسول کے ائمہ

کے بیانات یقیناً درست ہیں کیونکہ خداوند عالم نے ائمہ اہلبیتؑ کی طہارت کا آیۂ تطہیر میں خود اعلان فرمایا ہے۔ خدا نے ان کو ہر قسم کی نجاست سے پاک قرار دیا ہے۔ اس لیے ائمہ اہلبیتؑ کے بیانات سو فیصد درست ہیں۔ ان کے علوم ہی رسولؐ خدا کے علوم ہیں اور ان کی بیان کردہ سنت ہی رسول خدا کی اصل سنت ہے کیونکہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ اور ائمہ اہلبیتؑ ہی کو اپنے علم کا دروازہ قرار دیا ہے۔)

کامل خوراک

وہ ہے جس میں چار (۴) خصوصیات موجود ہوں۔

(۱) حلال سے کمائی گئی ہو

(۲) زیادہ لوگ اس کو کھانے والے ہوں

(۳) کھانے سے پہلے اللہ کا نام لیا جائے

(۴) اس کو کھانے کے بعد خدا کی حمد اور تعریف کی جائے (حضرت علیؑ)

اللہ لعنت کرتا ہے اس پر جو حادثہ پیدا کرے

یعنی جو قتل کرے یا قاتل کو پناہ دے، اس پر خدا کی لعنت بھیجتا ہے (یعنی وہ خدا کی رحمت سے دور، عذاب الٰہی میں ہے۔ (حضرت امام علی رضاؑ)

عقلمند کون ہے؟

"جو غصے کو پی جائے اور دشمنوں سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آئے وہ عقل مند

www.drhasanrizvi.org

ہے" (حضرت امام حسنؑ)

سعادت مندی اس کے لیے ہے جس کی کوئی پرواہ نہ کرے

جو لوگوں کو نہ جانتا ہو، اپنے بدن کے ذریعہ لوگوں سے ملے مگر ان کے برے اعمال میں ان سے نہ ملے (برے کاموں میں ان کا ساتھ نہ دے) لوگ اس کو اس کے ظاہر سے جانتے ہوں جب کہ وہ لوگوں کو ان کے باطن سے جانتا ہو (امام جعفر صادقؑ)

(مشہور جو ہوئے گا تو بدنام بھی ہوگا۔)

ہر وہ شخص مسلمان ہے

جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود یعنی لائق غلامی نہیں ہے

محمدؐ خدا کے رسول ہیں

اور جو کچھ محمدؐ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار کرے، وہ مسلمان ہے۔

(امام محمد باقرؑ)

مگر ایمان یہ ہے کہ

(۱) دل سے سمجھ کر گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (لائق عبادت و غلامی) نہیں ہے

(۲) محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور وہ جو کچھ لائے ہیں صحیح ہے اور وہی خدا کا حکم ہے

(۳) نماز کو عملاً پابندی سے ادا کرتا رہے۔

(۴) زکوۃ ادا کرے

(۵) رمضان کے روزے رکھے

(۶) اگر استطاعت ہو تو حج کرے

(۷) اور اللہ سے اس طرح ملاقات نہ کرے کہ اس نے وہ کام کیے ہوں جن پر خدا

www.drhasanrizvi.org

نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے، وہ مومن ہے (امام محمد باقرؑ)

(نوٹ: یعنی اس نے یا تو گناہان کبیرہ کیے ہی نہ ہوں اور اگر کیے ہوں تو سچے دل سے ان گناہوں پر خدا کے سامنے شرمندہ ہو کر معافیاں مانگی ہوں، اور اپنی اصلاح کر کے ان گناہوں کو بالکل چھوڑ دیا ہو۔ اس عمل سے امید کی جاسکتی ہے کہ خدا اسکے گناہان کبیرہ کو اس کے مرنے سے پہلے معاف کردے گا تاکہ جب وہ خدا سے ملاقات کرے تو اس کے اور خدا کے درمیان گناہان کبیرہ حائل نہ ہوں مگر بہترین انسان وہ ہے جو گناہان کبیرہ سے بچارہا۔

امامؑ سے پوچھا گیا کہ ہم میں کون ہے جس نے وہ گناہ نہ کئے ہوں جن پر خدا نے جہنم کا وعدہ فرمایا ہے؟ امام نے فرمایا ''ایسا نہیں ہے جس پر تم گئے ہو۔ یہ وہ شخص ہے جو اللہ سے نہیں ملے گا ایسے گناہ کے ساتھ جس پر خدا نے جہنم کا وعدہ کیا ہے۔ اگر اس نے ان گناہوں پر خدا سے توبہ کی ہوگی (یعنی اپنی اصلاح کر کے گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت والی زندگی اختیار کی ہوگی) (حضرت امام محمد باقرؑ)

(خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو وہ تمہارے تمام گناہ معاف کردے گا (کیونکہ) خدا بے حد معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے) (القرآن)

خدا جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے

تو لوگوں کو چھوٹ دے دیتا ہے کہ لوگ اس کے بارے میں برائیاں کریں اس طرح لوگ گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور بندہ اجر کا مستحق بن جاتا ہے (امام جعفر صادقؑ)

(جس کی مثال حضرت یحییٰ حضرت علیؑ اور امام حسینؑ ہیں جو اللہ کے محبوب تھے اور لوگ ان کے دشمن تھے)

www.drhasanrizvi.org

جب خدا کسی سے دشمنی رکھتا ہے

تو اس کو لوگوں کا پسندیدہ بنا دیتا ہے (لوگ اس کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں) نتیجتاً لوگ اور وہ خود (اپنے تکبر کی وجہ سے) گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

کبھی ایک آدمی صرف پانی پیتا ہے تو اللہ اسکو جنت عطا کر دیتا ہے

جو شخص تھوڑا سا پانی پئے اور برتن کو دور کرے جب کہ ابھی وہ پیاسا ہو۔ اور اللہ کی حمد و تعریف کرے۔ پھر پانی پئے اور پھر برتن کو دور کرے جب کہ ابھی وہ پیاسا ہو، اور اللہ کی حمد و شکر ادا کرے، پھر پلٹے اور پانی پئے۔ ایسا (بار بار) کرنے سے خدا اس کے لیے اپنی جنت کو واجب قرار دیتا ہے (امام جعفر صادقؑ)

(کیونکہ جنت شکر کرنے والے کا ٹھکانا ہے اور جہنم کفر نعمت کرنے والوں کا ٹھکانا ہے۔ خدا کے نزدیک صرف دو (۲) ہی قسم کے لوگ ہیں۔ خود فرماتا ہے ہم نے راستہ دکھا دیا اب چاہے تم شکر کرنے والے بن جاؤ یا کفر (نعمتوں کا انکار) کرنے والے بن جاؤ" (القرآن)

اللہ گوشت والے گھر اور موٹے گوشت والے کا دشمن ہے

گوشت والا گھر وہ گھر ہے جس میں لوگوں کا گوشت غیبت کر کر کے کھایا جاتا ہے اور موٹا گوشت والا تکبرانہ چال چلنے والے اور گردن پھلا کر تکبر کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(امام جعفر صادقؑ)

رسولِ خداؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا

"جب میں انتقال کر جاؤں تو تم میرے غم میں اپنے چہرے کو زخمی نہ کرنا۔ بالوں کو نہ کھولنا۔ نہ دیل کہہ کہہ کر چیخنا چلانا۔ نہ مجھ پر رونے کے لیے رونے والی عورتوں کو بلانا۔ یہی وہ معروف ہے جس کا ذکر خدا نے قرآن میں فرمایا ہے

www.drhasanrizvi.org

لایعصینک فی المعروف (یعنی) تم معروف میں میری نافرمانی کبھی نہ کرنا"

(جنابِ رسولؐ خدا)

عرفہ کی رات خدارات کی ابتداء میں قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والوں پر رحمت کی نگاہ ڈالتا ہے

میں نے پوچھا کیا خدا عرفات میں ٹھہرنے والوں سے پہلے حسینؑ کے زائروں پر رحمت کی نگاہ ڈالتا ہے؟ امام نے فرمایا" ہاں اس لیے کہ عرفات میں ٹھہرنے والوں میں اولادِ زنا بھی ہوتے ہیں مگر امام حسینؑ کی قبر کے زائروں میں کوئی اولادِ زنا نہیں ہوتا (امام جعفر صادقؑ)

جنابِ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ "ہم سے کوئی ولد الزنا محبت نہیں کرسکتا"

خدا کا فرمانا کہ "عمل کرتے رہو

تمہارے عمل کو اللہ اس کا رسول اور صاحبان ایمان دیکھ رہے ہیں" (القرآن سورہ توبہ: ۱۰۵) یہ آیت پڑھ کر امام خاموش ہو گئے تو ابوبصیر نے کہا کہ اس آیت میں مومنین سے مراد آئمہ اہلبیتؑ ہیں۔ (ابوبصیر صحابی امام جعفر صادقؑ)

ہر جمعرات کو رسولؐ خدا کے سامنے صبح کے وقت امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں نیک لوگوں کے بھی اور برے لوگوں کے بھی (امام جعفر صادقؑ)

تم میں ایسا شخص بھی ہے کہ جس کا نامہ اعمال بغیر عمل کئے بھرا ہو گا

یہ وہ شخص ہو گا جو کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے گا جو ہمیں (ائمہ آلِ محمدؐ کو) برا بھلا کہہ رہے ہوں گے۔ جب وہ لوگ اس کو دیکھیں گے تو کہیں گے یہ آدمی شیعہ ہے۔ پھر اس کو ماریں گے اور برا بھلا کہیں گے۔ تو خدا اس وجہ سے اس کے لیے نیکیاں لکھے گا اور اس طرح اس کا نامۂ اعمال نیکیوں سے بھر جائے گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

(کیونکہ اس کو حق پر ہونے کی وجہ سے بے گناہ مارا گیا ہوگا اور برا بھلا کہا گیا ہوگا)

وہ کم سے کم چیز جس سے انسان مومن بن جاتا ہے؟

وہ اس بات کی سمجھ کر دل سے گواہی دینا ہے کہ بے شک کوئی لائق عبادت اور غلامی نہیں ہے سوا اللہ کے اور بے شک محمدؐ اس کے بندے ہیں اور اس کے رسولؐ ہیں۔

پھر وہ خدا رسولؐ کی اطاعت کرنے کا اقرار کرے (یعنی عملاً خدا رسولؐ کی اطاعت کرے)

اپنے زمانے کے امام کو پہچانے اور دل سے ان کو امام مانے۔ جب وہ یہ کام کرے گا تو وہ مومن ہے (امام جعفر صادقؑ)

وہ کم سے کم چیز جس کی وجہ سے انسان ایمان سے بالکل نکل جاتا ہے؟

وہ ایسی رائے (عقیدہ) ہے جو حق کے خلاف ہو مگر وہ پھر بھی اس پر قائم رہے۔ جب کہ وہ سمجھ بھی رہا ہو کہ میرا یہ عقیدہ حق کے خلاف ہے۔

وہ کمترین چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے؟

اس کا بدعت ایجاد کرنا (یعنی دین کے اندر نئی باتیں ایجاد کرنا) ہے

پھر اس کی ذمہ داری اٹھانا ہے

اور اس کی مخالفت کرنے والے سے علیحدگی اختیار کرنا" (امام جعفر صادقؑ)

وہ کمترین چیز جس کی وجہ سے کوئی گمراہ ہو جاتا ہے؟

ا۔ وہ اس بات کو نہ جاننا ہے کہ اللہ نے کسی کی اطاعت کا حکم دیا ہے؟

کن کی ولایت (حکومت اور محبت) فرض کی ہے؟

یعنی کن لوگوں کو خدا نے اپنی زمین پر اپنی حجت (دلیل) اور اپنی مخلوق پر اپنا گواہ بنایا ہے

یعنی اہلبیت کو نہ ماننے سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

وہ لوگ جن کی خدا نے اپنے نبی کے ساتھ ساتھ اطاعت اور ولایت (حکومت) کو فرض قرار دیا ہے۔ اور اپنے نبی کے ساتھ جن کو خدا نے اطاعت کے سلسلے میں ملایا ہے ان کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے اے ایمان لانے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو الوالامر (حکم دینے کے اہل ہیں ان کی اطاعت کرو) (امام جعفر صادق)

کمترین الحاد (دین خدا سے پھر جانا)

امام نے فرمایا تکبر کرنا اسی میں سے ایک ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(یعنی تکبر کرنے کی وجہ سے بالآخر انسان دینِ حق سے پھر جاتا ہے)

کمترین چیز جس سے انسان ایمان سے نکل جاتا ہے

یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے برادر دینی (مومن بھائی) سے دوستی کرے، پھر اس کی غلطیوں کو گنتا اور یاد کرتا رہے تا کہ ایک دن انہیں باتوں کے ذریعہ مومن بھائی پر ملامت کرے (اس کو برا بھلا کہہ کر ذلیل کرے" (امام جعفر صادقؑ)

تمام حقیقی علوم کو میں نے چار (۴) چیزوں میں پایا

(۱) اپنے پالنے والے مالک کی معرفت حاصل کرنا

(۲) تمہارا یہ جاننا کہ تم کو کیوں پیدا کیا گیا ہے۔؟

(۳) اور تمہارا یہ جاننا کہ تمہارا پالنے والا مالک تم سے کیا چاہتا ہے؟

(۴) تمہارا یہ جاننا کہ کون سی چیز تم کو تمہارے دین سے نکال دے گی؟

(امام جعفر صادقؑ)

(یعنی ان چار باتوں کو صحیح طور پر جان لینا حقیقی علم حاصل کر لینا ہے رہے۔ باقی علوم تو ان کا تعلق صرف دنیا کے فوائد سے ہے۔ انکا تعلق حقیقی نجات اخروی سے نہیں ہے۔ ہماری ابدی

www.drhasanrizvi.org

نجات کا دارو مدار ان چار (۴) باتوں کو جاننے ماننے اور سمجھنے اور عمل کرنے سے ہے)

دل تین قسم کے ہیں

۱۔ الٹا دل (عقل) جس میں کوئی نیکی سما ہی نہیں سکتی یہ کافر کا دل ہے۔

۲۔ جس میں کالا نقطہ ہے گویا نیکی اور بدی کے درمیان کشمکش ہو رہی ہے۔ جو زیادہ طاقتور ہوگا وہ غالب آجائے گا۔

۳۔ کھلا ہوا دل دماغ جس میں چمکتا ہوا عقل کا چراغ ہے جس کی روشنی قیامت تک نہیں بجھے گی یہ مومن کا دل دماغ ہے (امام محمد باقرؑ)

اللہ نے حضرت فاطمہؑ کو اپنے نور سے حضرت آدمؑ سے پہلے پیدا کیا

جب صرف روحیں ہی روحیں تھیں۔ پھر جب خدا نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو حضرت فاطمہؑ کے نور کو ان کے سامنے پیش کیا۔ لوگوں نے پوچھا یارسولؐ اللہ اس وقت حضرت فاطمہؑ کہاں تھیں؟ فرمایا ''ان کا نور عرش الہیٰ کے نیچے چھوٹے سے ظرف میں چمک رہا تھا۔'' پوچھا وہاں آپ لوگوں کا کھانا پینا کیا تھا؟ فرمایا

''خدا کی تسبیح (سبحان اللہ) پڑھنا

تہلیل (لا الہ الا اللہ) پڑھا

تحمید: الحمد للہ یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کا دہرانا۔

پھر اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور مجھے ان کے صلب سے نکالا۔ جب اللہ نے پسند کیا کہ (حضرت) فاطمہؑ کو میرے صلب میں رکھے تو ان کو (ان کے نور کو) ایک جنت کے ایک سیب میں قرار دیا۔ اس سیب کو جبرئیل میرے پاس لائے اور فرمایا کہ خدا نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور یہ سیب تحفہ کے طور پر بھیجا ہے۔ یہ سن کر میں نے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ جبرئیل نے کہا

www.drhasanrizvi.org

خدا فرماتا ہے کہ آپ اس کو کھائیں۔ جب میں نے اسکو دو ٹکڑے کیا تو دیکھا کہ اس میں ایک بہت تیز چمکتا نور ہے۔ میں گھبرا گیا تو جبرئیلؑ نے کہا آپ کھائیں اور خوف نہ کریں۔ یہ ایسا نور ہے جو آسمان میں منصور ہے (اللہ کی مدد) ہے اور زمین میں فاطمہؑ ہے۔۔۔ خدا نے اس نور کا نام زمین پر فاطمہؑ اس لیے رکھا ہے کیونکہ یہ اپنے شیعوں کو (جہنم سے) الگ کر کے نجات دلائیں گی اور ان کے دشمن ان کی محبت سے الگ ہو جائینگے۔ یہ نور آسمان میں منصور ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے اس دن مومنین خوش ہوں گے۔ اللہ کی نصرت (مدد) کی وجہ سے کہ وہ جس کی چاہے گا مدد فرمائے گا۔ (سورہ روم: ۴۔۳)

مطلب یہ ہے کہ فاطمہؑ اپنے دوستوں کے لیے (خدا کی) نصرت (مدد) ہیں۔

(جنابِ رسولؐ خدا)

نوٹ: منصورہ کے معنی جس کی مدد کی جائے کیونکہ حضرت فاطمہؑ اپنے محبوں کی مدد فرمائیں گی اور ان کو جہنم سے بچائیں گی، اس لیے آسمان میں ان کا نام منصورہ ہے اور زمین میں فاطمہؑ نام اس لیے کہ فاطمہ کے معنی کاٹ کر الگ کر دینا۔

کیونکہ حضرت فاطمہؑ اپنے شیعوں کو جہنم سے الگ کر دیں گی اس لیے ان کا نام فاطمہ ہے۔ اور ان کے دشمن ان سے کاٹ کر بالکل علیحدہ کر دیے جائیں گے۔ اس طرح وہ ان کی محبت اور شفاعت سے محروم رہیں گے۔)

ایمان کا کون سا حصہ سب سے زیادہ قابلِ اعتبار ہے؟

”ایمان کا سب سے زیادہ مضبوط گوشہ (حصہ) یا شاخ یہ ہے کہ کسی سے محبت کرو تو صرف اللہ کے لیے کرو، دشمنی کرو تو صرف اللہ کے لیے کرو۔ اللہ کے دوستوں سے دوستی رکھو، اللہ کے دشمنوں سے علیحدگی اختیار کرو“۔ (جنابِ رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

جس نے خدا کی عملاً اطاعت کی اس نے حقیقتاً خدا کو یاد رکھا

چاہے اس نے نماز روزے تلاوت کم ہی کیوں نہ کیے ہوں۔ مگر جس نے خدا کی عملاً نافرمانی کی اس نے حقیقتاً اللہ کو بھلا دیا۔ چاہے اس کی نمازیں روزے اور تلاوتیں بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں (امام جعفر صادق)

(معلوم ہوا خدا کو یاد رکھنے کا اصل مطلب خدا کی عملاً اطاعت کرنا ہے۔ خدا کی اطاعت وہی شخص کرتا ہے جو خدا کو یاد رکھتا ہے۔ جو گناہ پر گناہ کرتا رہتا ہے وہ حقیقتاً خدا کو یاد نہیں رکھتا۔ وہ صرف رسماً نماز روزے تلاوتیں کرتا ہے۔

رہ گئی رسم اذان روح بلالی نہ رہی۔ کیونکہ خدا کو یاد رکھنے کا مطلب خدا کو اپنا مالک حاکم ماننا، اور اس کی اطاعت کرنا ہے۔

اور یہ بات یاد رکھنا ہے کہ ہم کو خدا نے اپنی اطاعت اور قرب کے لیے پیدا فرمایا ہے۔)

کوئی شخص ایمان کے ذائقے کو اس وقت تک نہیں چکھ سکتا

اور خدا کی دوستی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ ہی کے سلسلے ہی دشمنی رکھے۔ جب تک وہ ایسا نہ ہو جائے گا خدا کی دوستی حاصل نہ کر سکے گا چاہے بے حد نمازیں روزے رکھے۔ لوگ دنیا کے لیے لوگوں سے تعلقات بناتے ہیں۔ دنیا کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور دشمنی مول لیتے ہیں۔ یہ محبت ان کو اللہ سے بے نیاز کرنے والی نہیں ہے۔ (جناب رسول خدا)

(یعنی دنیاداری کی محبت کی وجہ سے ان کو اللہ سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔)

ایک صحابی نے پوچھا میں یہ کیسے معلوم کروں کہ کون اللہ کا دوست ہے تا کہ اس سے محبت کروں؟ اور کون اللہ کا دشمن ہے تا کہ اس سے دشمنی کروں؟ جناب رسول خدا نے حضرت علی

www.drhasanrizvi.org

کی طرف اشارہ کر کے فرمایا علیؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے اس لیے تم علیؑ سے محبت کرو۔ علیؑ کا دشمن خدا دشمن ہے اس لیے تم علیؑ کے دشمن سے دشمنی رکھو۔ (جنابِ رسولؐ خدا)

جمعہ کے دن جب آدھا سورج غروب کو پہنچے

تو یہ ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے کہ اگر اس وقت خدا سے کسی فائدے کا سوال کیا جائے تو خدا اس کو عطا فرماتا ہے (جنابِ رسولؐ خدا)

جنابِ فاطمہؑ زہرا اپنے غلام سے کہتی تھیں کہ چھت پر چڑھ جاؤ جب دیکھو کہ سورج آدھا غروب ہو گیا ہے تو مجھے آواز دے کر بتا دو تا کہ میں دعا کروں (حضرت زید بن علی ابن الحسینؑ)

ہوشیاری اور دور اندیشی کیا ہے؟:

کسی کام کے صحیح وقت کا انتظار کرنا (صحیح وقت پر) جو کام ممکن ہو اس کو جلدی سے انجام دینا (امام حسنؑ) (ہر سخن موقعہ و ہر نکتہ مقامی وارد)

بزرگی کیا چیز ہے؟

نقصانات کو برداشت کرنا اور شرافت کو اپنانا (امام حسنؑ)

فیاضی کیا ہے؟

بغیر مانگے (مستحق کو) دینا

اور سوال کرنے والے کو دینا (امام حسنؑ)

بخل کیا ہے؟

مال کو تلف کرنا (یعنی خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا اور مال کو فضول خرچی میں ضائع کر دینا (امام حسنؑ)

www.drhasanrizvi.org

اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنا

یہ ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ خود کو وابستہ کرنا جو تم پر اعتماد نہ کرے، اور ان چیزوں پر غور و فکر کرنا جو تم کو عافیت (سکون یا فائدہ) نہ دیں (امام حسنؑ)

جہالت کیا ہے؟

وقت سے پہلے کسی کام میں چھلانگ لگا دینا (صلاحیت حاصل کرنے سے پہلے کام شروع کر دینا)

اور علمی سوالات کا جواب نہ دے سکنا۔ (امام حسنؑ)

سرداری کیا ہے؟

اپنے خاندان والوں کو فائدے پہنچانا

ان کی قرضے وغیرہ کی ذمہ داریاں اٹھانا (امام حسنؑ)

بے نیازی کیا ہے؟

اپنی امیدوں کو کم کرنا

اور ان چیزوں پر راضی ہو جانا جو تمہارے لیے کافی ہوں (امام حسینؑ)

فقیری کیا ہے؟

لالچ

اور سخت مایوسی (امام حسینؑ)

بے وقوفی کیا ہے؟

اپنے امیر یا رہبر سے دشمنی کرنا

www.drhasanrizvi.org

اور اس سے دشمنی کرنا جو تم کو نفع نقصان پہنچا سکتا ہو (امام حسینؑ)

ملامت کیا ہے؟

خود کی حفاظت کرنا اور گھر والوں کو مصیبتوں کے حوالے کر دینا (امام حسینؑ)

جناب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

یہ وہ پہلا شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایا (یعنی ایمان لانے کا اعلان کیا) اور یہی وہ پہلا شخص ہوگا جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ یہی علی امت کا فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرے گا (حق کو باطل سے الگ کرے گا) جب کہ مال ظالموں کا رئیس ہے۔ بے شک یہی صدیق اکبر ہے۔ یہی وہ دروازہ ہے جس سے (خدا کے پاس) آیا جاتا ہے۔ یہی میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔'' (حضرت ابن عباسؓ)

حضرت موسیٰؑ نے پوچھا خدایا تیرا خزانہ کیا ہے؟

خدا نے فرمایا ''میں جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے (یعنی میری لامحدود طاقت میرا خزانہ ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

''ملعون ہے ملعون ہے جو درہم و دینار کا غلام ہے'' (حدیث رسولؐ)

اس سے اصل مراد وہ آدمی ہے جو

۱۔ اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا

۲۔ دینی بھائیوں کی مالی امداد کرنے میں کنجوسی کرتا ہے کیونکہ وہ خدا سے زیادہ مال سے محبت کرتا ہے (شیخ صدوقؒ)

آٹھ (۸) آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

www.drhasanrizvi.org

۱۔ بھاگا ہوا غلام

۲۔ شوہر کی نافرماں عورت جب کہ شوہر ناراض ہو۔

۳۔ زکوۃ نہ دینے والا

۴۔ وضو نہ کرنے والا

۵۔ سمجھدار لڑکی جو بغیر پردے کے نماز پڑھے

۶۔ ایسا امام جماعت جس کو نمازی پسند نہ کریں

حسب شرف اور کرم

حسب انسان کا کردار ہے

شرف مال سے ملتا ہے اگر اس کو صحیح خرچ کیا جائے

کرم یعنی عزت تقویٰ میں ہے (یعنی تمام برائیوں سے بچنا اور خدا کے مقرر کیے ہوئے تمام فرائض کو ادا کرنا) (امام جعفر صادقؑ)

عربی، مولیٰ، مہاجر؟

"عربی وہ ہے جو مسلمان پیدا ہوا اور آزاد ہو۔ مولیٰ (دوست) وہ ہے جس سے کوئی عہد کیا ہے جس کو وہ پورا بھی کرتا ہے۔ اور مہاجر وہ ہے جو اپنے اختیار سے (سمجھ کر) اسلام کو اختیار کرتا ہے۔ (امام محمد باقرؑ)

جس نے اپنی تکلیف کی شکایت کسی مومن سے کی

اس نے خدا کی بارگاہ میں اپنی شکایت پیش کی اور جس نے ولایت محمدؐ و آل محمدؐ کے مخالف (دشمن آل محمدؐ) کے پاس جا کر اپنی کسی تکلیف کی شکایت کی اس نے (اصل میں) خدا کی شکایت کی" (یا خدا پر اعتراض کیا) (امام جعفر صادقؑ)

www.drhasanrizvi.org

جو بچپن میں مر گئے یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل زائل ہو گئی

یا پاگل تھے یا دو نبیوں کی بعثت کے درمیان پیدا ہوئے تھے ایسے تمام لوگوں کو جن تک دین کی صحیح تعلیم نہیں پہنچ سکی تھی مرنے کے بعد ان کے پاس خدا ایک فرشتہ بھیجے گا جو (خدا کی اطاعت کا پیغام ان کو سمجھائے گا) پھر ایک جگہ پر آگ جلائے گا اور ان سب سے کہے گا تمہارا پالنے والا مالک تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم سب اس آگ میں کود پڑو۔ جو کود پڑے گا (یعنی خدا کی اطاعت کرے گا) اس کے لیے آگ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ جو خدا کا حکم نہ مانے گا اس کو جہنم کی آگ کی طرف بڑھا دیا جائے گا'' (امام محمد باقرؑ)

دنیا کی نعمت

امن و سکون اور جسم کی صحت ہے اور آخرت کی نعمت کی انتہا جنت میں داخل ہونا ہے۔ کسی پر خدا کی نعمت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ جنت میں داخل نہ ہو جائے۔'' (امام جعفر صادقؑ)

روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں

ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اس دن جس دن وہ خدا سے ملے گا۔

(جناب رسولؐ خدا)

تمام نیکیوں کا ثواب ۱۰ گنا سے ۷۰۰ گنا تک ہے مگر صبر اور روزہ

میرے لیے ہے۔ میں خود اس کا بدلہ (بے حساب) دوں گا۔ (حدیث قدسی)

''صبر سے مراد روزہ بھی ہے اور صبر کا ثواب خدا کے علم میں ہے جو ہم سے چھپا ہوا ہے۔ جو شخص اپنی خوشی سے ایک دن روزہ رکھے تو اگر اس کو پوری زمین بھر کے سونا دیا جائے تو بھی اس کے اجر کے برابر نہیں ہو سکتا'' (جناب رسولؐ خدا)

www.drhasanrizvi.org

جو شخص خدا سے شرم نہیں کرتا اور کھلم کھلا برا کام کرتا ہے

تو اس کا کوئی دین نہیں" (وہ بے دین) (جناب رسولؐ خدا)

جو شخص ۱۰۰ آیتوں کی تلاوت کرتا ہے

اس کو غافل نہیں لکھا جاتا۔ جو ۲۰۰ آیتوں کو سمجھ کر پڑھتا ہے اس کو جنت کے امیدواروں میں لکھا جاتا ہے۔ جو ۳۰۰ آیتوں کو سمجھ کر پڑھتا ہے تو قرآن اس سے جھگڑا نہیں کرے گا۔ (جناب رسولؐ خدا)

میری موت اور حیات دونوں تمہارے لیے بہتر ہیں

جب تک میں زندہ ہوں تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے باتیں کرتا ہوں۔ جہاں تک میری موت کا تعلق ہے تو تمہارے اعمال پیر اور جمعرات کو عشاء کے وقت میرے سامنے پیش ہوں گے۔ جو اچھے کام کرتا ہے اس پر میں خدا کی حمد کرتا ہوں اور جس کو برے کاموں میں دیکھتا ہوں اس کے لیے میں خدا سے معافیاں کرتا ہوں۔" (جناب رسولؐ خدا)

جو مجھے دو (۲) باتوں کی ضمانت دے، میں اسکو جنت ملنے کی ضماعت دیتا ہوں

جو میرے لیے دونوں پیروں کے درمیان کی چیز اور داڑھی کے نیچے (منہ) کی ضماعت دے (کہ وہ زبان اور جنسی اعضاء کو حرام کے لیے استعمال نہ کرے گا) میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (جناب رسولؐ خدا)

اللہ کو صبح و شام دل سے یاد کرنا

خدا کی راہ میں تلواریں توڑنے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جب وہ صبح کو خدا کو یاد کرے گا تو گزری رات میں اس نے جو برے کام کیے ہیں ان کو بھی ضرور یاد کرے گا۔ پھر خدا

www.drhasanrizvi.org

سے دل سے معافیاں طلب کرے گا اور توبہ کرے گا۔ پھر جب وہ حلال روزی کی تلاش میں نکلے گا تو اس حال میں نکلے گا کہ اس کی برائیاں اس سے ہٹ چکی ہوں گی۔ یعنی اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ پھر جب وہ شام کو خدا کو یاد کرے گا تو اس کا نفس (دل ودماغ) اس کے پورے دن کے کاموں کی طرف ضرور متوجہ ہوگا۔ اس کو یاد آئے گا کہ اس نے کہاں کیا؟ اپنے اوپر کیا زیادتی کی ہے؟ (گناہ کیا ہے) خدا کے کس کس حکم کو ضائع کیا ہے؟

(یعنی کس کس موقعہ پر کس طرح خدا کی نافرمانیاں کی ہیں کتنے جھوٹ بولے ہیں وغیرہ) پھر وہ دن بھر کے گناہوں کی معافیاں خدا سے طلب کرے گا اور توبہ کرے گا وہ اپنے گھر والوں کی طرف اس حالت میں پلٹے گا کہ دن بھر کے اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے" (جناب رسولؐ خدا)

(گناہگار تو ایسے تھے ہم کہ بس توبہ
خدا کریم نہ ہوتا تو مر گئے ہوتے
لین مری بڑھ کے شفاعت نے بلائیں کیا کیا
عرقِ شرم سے ڈوبا جو گناہگار آیا (اقبال)

(نوٹ: جب انسان صبح وشام نماز یا تلاوتِ قرآن کی شکل میں خدا کو یاد کرتا ہے تو لازماً اس کو اپنی وہ تمام نافرمانیاں یاد آنے لگتی ہیں جو اس نے کی ہوتی ہیں۔ نتیجتاً وہ اپنی ہر ہر غلطی پر شرمندہ ہو کر دل سے ہو کر خدا سے معافیاں طلب کرتا ہے۔ خدا کا اصل مقصد سزائیں دینا نہیں ہوتا بلکہ ہماری اصلاح اصل مقصد ہوتا ہے۔ جب بندہ شرمندہ ہو کر گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے یعنی گناہوں سے پلٹ کر خدا کی اطاعت کی طرف آجاتا ہے۔ یہی خدا کا اصل مقصد ہے فھوا المطلوب اس لیے خدا اس کے پچھلے گناہ معاف کر کے اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرماتا ہے جو تمام کامیابیوں کا راز ہے۔)

الحمد للہ رب العالمین

www.drhasanrizvi.org

AL- NAJAF

Advertiser Printer Publisher

اخبارات، جرائد، رسالے
دینی کتب کی چھپائی
اور
اشتہارات کے لیے
رابطہ کریں۔

F-56, Khayaban-e-Mir Taqi Mir,
Rizvia Cooperative Housing Society
Nazimabad, Karachi.
Ph: 021-36701290 Cell: 0300-2459632

اسی مصنف کے قلم سے

١۔ قرآن مبین: قرآن مجید کا آسان ترین واضح اردو ترجمہ

٢۔ خلاصۃ التفاسیر: مختلف مکاتب فکر کی تفاسیر کا خلاصہ با تفسیر اہل بیت (٣٠ جلد)

٣۔ اصول کافی کا منتخب آسان ترین ترجمہ (اردو، انگریزی)

٤۔ روح قرآن: قرآن مجید کے موضوعات کا خلاصہ

٥۔ روح اور موت کی حقیقت

٦۔ کلام شاہ بھٹائی: اردو ترجمہ کا انتخاب اور ترتیب

٧۔ قرآن مجید کا لفظی انگریزی ترجمہ

٨۔ شیعہ عقائد و اعمال کا تعارف سنی کتابوں سے (اتحاد بین المسلمین کی ایک عملی کوشش)

٩۔ قرآن مجید کے (٣٠) اہم ترین سورتوں کی تفسیر

١٠۔ قرآن مجید کے سو (١٠٠) موضوعات کی تفسیر موضوعی

١١۔ اثبات و معرفت خدا (جدید علوم کی روشنی میں)

١٢۔ ائمہ اہلبیتؑ کی معرفت اہلسنت کی کتابوں سے

١٣۔ حضرت امام مہدیؑ کی معرفت اور ہماری ذمہ داریاں

١٤۔ انتخاب صواعق محرقہ (ولایت علی ابن ابی طالب)

١٥۔ اصول دین (تفسیر موضوعی)

اکیڈمی آف قرآنک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
285-B بلاک 13 فیڈرل بی ایریا، کراچی فون 6364519